سلسلۂ اشاعۃ العلوم نمبر (۵۷)

ورتل القرآن ترتیلا

الحمد للہ والمنۃ کہ

جلد اول

ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل

مؤلفہ

فاضل جلیل عالم نبیل مولنا مولوی سید عبدالحی صاحب بخاری قاضی کرنول شریف

حسب الحکم عالیجناب مولنا مولوی محمد انوار اللہ

خان بہادر معین المہام امور مذہبی سرکار عالی

باھتمام

جناب ابوالدرجات مولنا مولوی حافظ محمد ولی الدین صاحب فاروقی مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

در مطبع قانونی پریس طبع شد

ایکہزار جلد

نمبر ۶۹

علم الجمالی یعنی فہرست ابواب جلد اول کتاب ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل

علم اجمالی یعنی فہرست فوائد جلد اول کتاب ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل

اعلان

اہل اسلام کو بشارت دیجاتی ہے کہ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ محمد انوار اللہ صاحب قبلہ کی تصانیف جنکی بحسب اقتضائے زمانہ نہایت سخت ضرورت ہے ۔ مندرجہ ذیل پتہ سے شائقین کی طلب پر روانہ کیجا سکتی ہین

انوار احمدی ۔ اسمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل اور درود شریف کی فوائد اور صحابہ کرام وغیرہم کے آداب اور چند ضروری مسائل پر نہایت محققانہ بیان کیا گیا ہے جنکی عموماً اہل اسلام کو ضرورت ہے جو اپنی خوبی و پسندیدگی کی باعث ہاتون ہاتھ تقسیم ہو چکی تھی اب پھر شائقین کے تقاضے پر بکر اعلیٰ پیمانہ پر رنگین ٹائٹل کے ساتھ طبع کی گئی ہے قیمت .... ۱۲؍

کتاب العقل ۔ اسمین عقل کی حقیقت کھولدی گئی ہے کہ دینی ابواب مین کہانتک چل سکتی ہے اور حکمت قدیمہ و فلسفہ جدیدہ کا اثر جن مسائل پر پڑتا تھا اونکے جوابات عقلی نہایت محققانہ انداز سے دیئے گئے ہین یہ بھی بکر اعلیٰ کاغذ اور رنگین ٹائٹل کے ساتھ چھپی ہے قیمت .... ۸؍

افادۃ الافہام ۔ ہر دو حصہ یہہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ازالۃ الاوہام کا جواب ہے نہایت محققانہ و مہذبانہ طرز سے جوابات دیئے گئے ہین جنکے ضمن مین کئی دینی ضروری مسائل کی تحقیقات اور نیز بہت سے تاریخی حالات مندرج ہین اس کتاب کے دیکھنے سے مذہب قادیانی کے مفاسد سے بخوبی آگاہی ہو جاتی ہے ۔ کاغذ چکنا قیمت عالی

مقاصد الاسلام ۔ ہر چہار حصہ جن مین اخلاق تمدن فقہ کلام فلسفہ اسلام اور تصوف وغیرہ مضامین پر نہایت محققانہ اور دلکش طرز پر بحث کی گئی ہے ۔ قیمت .... ۸؍

حقیقۃ الفقہ ۔ ہر دو حصہ اسمین محققین و محدثین کے فرایض منصبی اونکے کارنامہ اور حدیث و فقہ و اجتہاد کی ضرورت نہایت مدلل طور پر ثابت کی گئی ہے خصوصاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جانفشانیان اور فضائل جو اکابر محدثین کے اقوال سے ثابت ہین نہایت شرح و بسط سے لکھے گئے کاغذ چکنا ولایتی رنگین ٹائٹل قیمت .... ۲؍

انوار الحق ۔ مولوی حسن علی صاحب لکچرار کی تائید الحق جو مرزا صاحب قادیانی کی تائید مین لکھی گئی ہے اس کے جواب مین یہ محققانہ رسالہ لکھا گیا ہے اس کا انداز بیان دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کس قدر دلچسپ ہے قیمت .... ۱؍

المعلن

ابو الدرجات مولوی حافظ محمد ولی الدین مہتمم دفتر اشاعت العلوم حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتَابَ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا وَّ لِلْعَالِمِیْنَ الْعَامِلِیْنَ بَشِیْرًا صَلوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ سید عبد الحی بخاری بن مولوی سید مصطفٰے صاحب بخاری بن مولوی سید خواجہ احمد صاحب بخاری قاضی کرنول شریف عرض کرتا ہے کہ اس کتاب ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل کی تالیف عہدِ سعادت مہدِ نواب میر عثمان علی خان آصفجاہ نظام الملک سادس مالکِ ملکِ حیدرآباد دکن صانہما اللّٰہُ تعالٰی عَنِ الشُّرُوْرِ وَالْفِتَن روز جمعہ ۱۵ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۰ سنہ ہجریہ علٰی صاحبہا الف الف تحیۃ میں کامل ہوئی ۔ اس کتاب میں ایک مقدمہ ہے جس میں قرآن شریف صحیح پڑھنے کی تحضیض اور غلط پڑھنے کی تہدید ہے اور دس باب ہیں ۔ باب اول میں قرآن شریف کے فضائل کے تینتالیس ۴۳ آیات مذکور ہیں ۔ باب دوم میں قرآنِ شریف کی فضیلت کے سات سو پینتالیس احادیث و آثار مرقوم ہیں ۔ باب سوم میں بہت سے وہ مسائلِ فقہیہ مرقوم ہیں جو قرآن شریف سے متعلق ہیں ۔ باب چہارم میں قرآنِ شریف کے دو ہزار دو سو چھپن ایسے لغات کی تفسیر ہے جس کے پڑھنے والوں کو ان کے تلفظ اور معنی اور تکمیل میں دشواری

لاحق ہوتی ہے۔ باب پنجم میں ایسے گیارہ سو آیات اور ان کا ترجمہ درج ہے جو ایک آیت پڑھتے پڑھتے دوسری آیت کو ملا کر پڑھنا شروع کریں تو معنی فاسد اور باطل ہو جاتے ہیں۔ باب ششم میں رسم الخط کا بیان ہے۔ باب ہفتم میں قرآن کے لیے اشارات کا بیان ہے کہ جن سے معانی مجازی کا مفہوم ہوتے ہیں۔ باب ہشتم میں نکات و مطالب نفیس و لطیف بطریق سوال و جواب مذکور ہیں۔ باب نہم میں قرآن مجید کے متعلق چند حکایات لطیفہ مرقوم ہیں۔ باب دہم میں فرقان حمید کے خصائص مسطور ہیں۔ خاتمہ میں تقسیم نظم و ترتیب قرآن کا بیان ہے۔

ف واضح ہو کہ اس کتاب میں روایات حدیث کے رموز مشارق الانوار اور حصن حصین اور کنوز الحقائق کے مطابق درج کئے گئے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ بعض تنبیہات و فوائد کے بیان میں

بعض تلاوت کرنے والے اور تفسیر و ترجمہ بیان کرنے والے اور علم صرف کی رو سے صیغوں کی تعلیل بیان کرنے والے غلطی کرتے ہیں اسلئے بعض کلمات قریب المخرج ہیں جن کے مخرج و صفات خوب ادا کر کے پڑھنا چاہیئے اور بعض الفاظ متشابہ ہیں جن میں ذرہ ذرہ فرق ہے اکثر لوگ ان کو غلط پڑھتے ہیں مثلاً آللّٰہ مد سے قرآن میں دو جگہ واقع ہے اور بغیر مد ہزاروں جگہ پر اور آلْاٰنَ مد سے قرآن میں دو جگہ واقع ہے اور بغیر مد کے اکثر۔ یَوْمِئِذٍ میم کے کسرہ سے دو جگہ اور میم کے فتحہ سے اکثر۔ اسی طرح کِشْفًا سین کے جزم سے ایک جگہ اور سین کے فتحہ سے اکثر۔ اور کُلّ کاف کے فتحہ سے ایک جگہ اور کاف کے پیش سے اکثر۔ اور لَلسَّیِّدُ اور مَیِّتٌ یا کے کسرہ سے ہے اکثر عوام بلکہ خواص یا کے فتحہ سے پڑھتے ہیں۔ ایسے مقامات میں تلاوت کرنیوالے پڑھنے کی رو میں بلا لحاظ صحت اعراب غلط پڑھکر رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ

کے حکم کے مصداق بنجاتے ہیں اَعَاذَنَا اللّٰہُ تعالیٰ وَھَدَنَا وَوَفَّقَنَا لِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَصِحَّتِھَا اور اَرْض ہمزہ اور سکون را سے زمین کے معنی میں قرآن میں صدہا جگہ واقع ہے اور قولہ تعالیٰ مَادَلَّھُمْ عَلٰی مَوْتِہٖ اِلَّا دَابَّۃُ الْاَرْضِ تَاْکُلُ مِنْسَاتَہٗ) میں گھن کے کیڑے لکڑی کو کھانے کے معنی میں ہے - اور عَرْض عین اور سکون را سے سامنے لانے کے معنی میں ہے - وَانْحَرْ حا سے حطی سے فَلَا تَنْھَرْ ہا سے ہوز سے اَسَرُّوْا سین سے وَلَمْ یُصِرُّوْا صاد سے اور بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ دو ہمزہ کے حذف سے ہے - اور اَرَاَیْتَکُمْ تین کلمہ سے مرکب ہے - لَمْ تَکُ اصل میں تکون تھا اور ایسے ہی بہت کلمات ہیں - الغرض مؤلف نے اپنی عمر کے بڑے حصہ میں تلاوت قرآن کی صحت متعدد حفاظ سے کی اور اکثر عام و خاص کو جن کلمات میں غلطی کرتے دیکھا - ان کلمات کی صحت بطریق نمونہ و امتحان اس کتاب میں لکھا تاکہ مسلمان بھائی اُن مقامات کو خیال رکھکر قرآن شریف کو جو ایمان کا اصل اصول ہے صحیح و درست پڑھا کریں -

ف بھائیو! غور کرو اگر کسی شخص کا نام خواجہ صاحب ہے اس کو الف کے حذف کے ساتھ خوجہ صاحب پکاریں تو وہ کس قدر غضبناک ہوگا - علیٰ ہذا قرآن مجید کے پڑھنے میں اکثر لوگ بچپن کی پڑھائی کے موافق اپنے علم کے اعتماد پر مدِ طبعی کو ترک کرکے دراز پڑھنے کے حرف کو کوتاہ پڑھتے ہیں مثلاً اَخَذْنَا کو اَخَذْنَ بلا الف - اور یہ لحاظ نہیں کرتے کہ اَخَذْنَا کے معنے لیا ہم نے صیغہ جمع متکلم ہے اور اَخَذْنَ کے معنے لیا ان عورتوں نے - صیغہ جمع مؤنث غائب ہے -

اگرچہ یہ غلطی سہواً و جہلاً ہے مگر تاہم بہت بُری بات ہے - مثلاً ایک جاہل شخص کسی عالم کو کہے یَا سَیِّدِیْ اَنْتَ کَلْبٌ وَخِنْزِیْرٌ یعنے اے میرے سردار آپ کتے اور سور ہیں - تو کس قدر بُری اور خراب بات ہوگی - اگرچہ سہو و نادانی سے

ہی ہو۔ اگرچہ کہ سہواً جو غلطی ہوتی ہے اس کی سزا نہ ہوگی لیکن اس کی برائی میں تو کچھ شک وشبہہ نہیں ہے۔ اس لئے سہو ونادانی سے جو غلطی ہوتی ہے اس سے نماز کے فاسد ہونے کا حکم کرتے ہیں لیکن عذاب کا خوف نہیں ہے۔

ف وقف لازم کی مثال۔ اردو زبان میں کلمات جدا جدا پڑھنے کی جگہ اگر ملا کر پڑھیں تو معنی متغیر ہوتے ہیں۔ جیسے (ایک گنوار مسجد میں آیا) اس صورت میں گنوار مسجد کی صفت ہوگی۔ اگر جدا پڑھیں جیسے (ایک گنوارہ مسجد میں آیا) اس صورت میں لفظ گنوار شخص کی صفت ہوگی اور مسجد گنوار کا ظرف ہوگا۔ اور ایسا ہی (سالار صاحب فاختہ بٹھا ہے)۔ (سالار صاحب ہ فاختہ بٹھا ہے) اردو میں اس طرح پڑھنے سے معنی متغیر بلکہ گالی ہوجاتی ہے۔ اگر اس طرح کسی کو کہیں تو وہ غصہ ہوگا۔ ایسا ہی (نواب صاحب بے بہادر) یعنے نواب صاحب بہادر نہیں ہیں (نواب صاحب بے بہا ہ دُر) یعنے نواب صاحب بیش قیمت موتی ہیں۔ پس اسی طرح عربی زبان میں بھی منفصل منفصل کلمات کو وقف سے پڑھنے کی جگہ متصل متصل بلا وقف کے پڑھنے سے معانی متغیر ہوجاتے ہیں مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید جو اساس و بنیاد ایمان واسلام ہے اس کی تلاوت میں ایسی بے پروائی ناجائز ہے کہ وقف لازم پر وقف نہ کریں پڑھنے کی۔ او میں بلا وقف ملا کر پڑھتے چلے جائیں جس سے عظمت وشان وصفات باریتعالے کے بیان میں خلل واقع ہوتا ہے۔ تلاوت کرنے والوں کو ان باتوں پر ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ مسلمانو! خدا کے لئے اس مثال پر غور کر کے عبرت حاصل کرو (وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ) میں قالوا پر وقف کریں تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ یہود لعنت کئے گئے یہ کہنے کے سبب سے کہ

ف وقف لازم کی عربی اور اردو مثال ۱۲

اللہ کے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں یعنی اللہ تعالےٰ بخیل ہے۔ اگر قالوا پر وقف کو ترک کرکے بل یداہ سے قالوا کو ملاکر پڑھیں تو قرینہ سے یہ معنی ہونگے کہ یہود لعنت کئے گئے یہ کہنے کے سبب سے کہ اللہ تعالےٰ بڑا بخشش کرنے والا ہے۔ دیکھو وقف نہ کرنے سے معنی میں کتنا بڑا فساد واقع ہوا۔

ف لائے خالص پر وقف کرنے سے فساد اور اس کی آردو مثال

ف لائے خالص کی مثال۔ آردو زبان میں ملاکر پڑھنے کے کلمات کو جدا پڑھیں تو معنی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی مرد کو فصل سے اس طرح کہیں کہ (بیگم۔ بازار کو چلو) وہ کتنا خفا ہوگا۔ اسی طرح قرآن شریف میں بھی ملاکر پڑھنے کی جگہ جدا پڑھیں تو معنی فاسد ہوتے ہیں۔ مسلمان بھائیو! خدا اور رسول کے واسطے ایسی باتوں کا بہت لحاظ رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ دیکھو کہ (اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ) میں شئتم کو جملہ مابعد سے ملاکر پڑھیں تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ تم جو چاہو سو کرو میں تمھارے کاموں کو دیکھ رہا ہوں۔ اس صورت میں امر تہدید اور ڈرانے کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ بچوں کو کہتے ہیں کھیلو کھیلو میں آتا ہوں۔ اگر شئتم پر وقف کریں اور دم لیں تو قرینہ سے یہ معنی ہونگے کہ تم جو چاہو سو کرلو۔ اس صورت میں امر اباحت اور اختیار کے لئے ہوگا۔ بعض لوگ تلاوتِ قرآنِ مجید میں خالص لا کا لحاظ نہیں رکھتے دم توڑ کر پڑھا کرتے ہیں فسادِ معنی کا خیال نہیں کرتے اور اس طرح اپنے نام و صفت میں کسی شخص کے کہنے سے خلل واقع ہو تو رگیں پھلا کر غصہ ہوتے ہیں۔

ف عربی زبان میں و۔ ی۔ ضمہ۔ کسرہ معروف پڑھے جاتے ہیں مجہول پڑھنا کبھی نہ چاہئے۔ مگر حفص مجریہا میں را کے کسرہ کو امالہ کے واسطے مجہول پڑھتے ہیں یہ تمام قرآن میں ایک جگہ ہے اور اکثر قراء امالہ کے قواعد

کے موافق کہیں جگہ کسرہ کو مجہول پڑھتے ہیں۔

ف اور قواعد تجوید بھی ضروری ہیں شلاً سے

اظہارِ نون با حرفِ حلق ادغام آن با یرملون اقلاب آں با حرفِ با در باقی اخفا مصون

اکثر عجمی لوگ قرآن بلسانِ عربی مبین کو برخلاف قواعد بے باک ہوکر پڑھتے ہیں۔ اس صورت میں قرآن کی عربیت میں خلل واقع ہوگا۔ عجمی آمیز ہوجائیگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کی شان میں فرماتا ہے وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ۔ یہ زبان عربی روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربیت سے رونق بخشی ہے عجمی لوگ قرآن کو عجمی آمیز کرکے اس کی رونق و زینت کو بگاڑتے ہیں۔ جس طرح کہ اردو زبان میں واو مجہول سے کہیں رومال سے موہنہ پونچھو اور یائے مجہول سے کہیں کہ پگڑے سر پر رکھو اور تمبا کو کو بغیر قلب نون تنبا کو کہیں تو ہنستے ہیں مگر نہایت شرم کی بات ہے کہ باوجود قدرت ہونے کے اپنے ایمان کے اصل اصول کو بگاڑ کر پڑھنے سے احتراز نہ کیا جائے اور مستند حافظ سے صحت کرنے سے عار ہو۔ بچپن میں جوان کو کم استعداد استاد نے غلط پڑھا دیا ہے اُسی پر قانع رہتے ہیں۔ دیکھو حضرت امام اعظمؒ نے باوجود اس درجہ علم و اجتہاد و امامت کے حضرت حفصؒ سے قرآن کی اجازت و سند لی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے حاجی محمد فاضل صاحب سندی سے سند لی ۔ خذ العلم من افواہ الرجال

ہر علم کو اس کے اہل سے حاصل کرنا چاہئے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ تم کو قران سناؤں۔ عرض کیا ابی بن کعب نے کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کے روبرو میرا نام لیا۔ فرمایا کہ ہاں۔ پھر کہا

ابی نے کیا تحقیق میں میرا ذکر رب العالمین کے پاس آیا؟ فرمایا کہ ہاں۔ پس بہے آنسو ابی کی آنکھوں سے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو کہ سناؤں میں تجھ کو سورۂ لم یکن الذین کفروا۔ کہا ابی نے کیا نام لیا میرا؟ فرمایا ہاں۔ پس روئے ابی۔

ف حضرت سرور عالم کو ابی بن کعب کو قرآن سنانے کا حکم ہونا تعلیم امت کے واسطے تھا ورنہ حضرت کو اور ابی کو کیا نسبت ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ پس امتیوں کو چاہئے کہ حافظوں، قاریوں کو قرآن سنائیں جس کو ہمارے عرف میں اجازت لینا کہتے ہیں۔ عالم شخص حافظ بے علم کو قرآن سنانے سے عار و ننگ نہ کرے۔ اس عاجز نے تحصیل علوم کے بعد قرآن یاد کر کے بعض بے علم حافظوں کو سنایا تو بہت غلطیاں ظاہر ہوئیں۔ حزب البحر اور دلائل الخیرات کی اجازت لینے کا تو رواج ہے لیکن قرآن کی اجازت لینے کا رواج نہیں ہے بعض لوگ بچوں کو قرآن ہی نہیں پڑھاتے بایں خیال کہ علوم ادبیہ و حکمیہ پڑھنے کے بعد سب حقائق قرآن پر قادر ہو جائینگے یہ ان کا زعم فاسد ہے شیطان نے برکت قرآن سے محروم کرنے کے لئے یہ وسوسہ ڈالا ہے۔

ایک صاحب نے کسی مجلس میں قرآن کا ایک جزو پڑھا۔ ہر صفحہ میں کئی غلطیاں کیں مولف کو اس سے بڑی عبرت ہوئی۔ الغرض قرآن کو حفاظ مستند سے صحت کرنا چاہئے۔ جب یہ عاجز مولف علوم ادبیہ وغیرہ سے فارغ التحصیل ہوا اور خدائے تعالیٰ موفق حقیقی نے قرآن کے پڑھنے کی توفیق دی تو قرآن کو یاد کیا جب بے علم سندی حفاظ کے سامنے سننے یا سنانے کا اتفاق ہوا تو صدہا غلطیاں معلوم ہوئیں۔ اور اسی طرح اکثر لوگوں کو پاتا ہوں کہ باوجود دعوئے علم کے وعظ میں آیات غلط پڑھتے ہیں۔ یہ ابلیس کی تلبیس ہے جو دوسرے علوم میں

مشغول کر کے قرآن سے روکتا ہے اور عالموں کو علوم ادبیہ و حکمیہ کے توغل میں مشغول کر کے فریب دیتا ہے۔ یہ بعض نادان عالم قرآن نہیں پڑھتے۔ کہیں کوئی مرے تو زیارت میں مجبوراً کچھ پڑھا تو پڑھ لئے ہے کہ نماز بھی نہیں پڑھتے۔ قرآن کے مطالب سے بے خبر اپنے علم کے بھرے میں رہتے ہیں۔ کوئی آیت پوچھیں تو کہتے ہیں بیضاوی تو لاؤ دیکھا ئی اگر کبھی زبانی کچھ کہا تو (قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ) کا ترجمہ منبر پر وعظ میں یوں کرتے ہیں (اٹھالے ہر ایک سے ایک جوڑا اور ہلاک ہوا) قرآن شریف کا توغل اور مہارت و ممارست نہ ہونے سے اتنی خبر نہیں کہ اہلک یہاں مرکب اضافی ہے۔ اگر بالفرض اھلك ماضی کا صیغہ ہو تو اس کا ترجمہ ہلاک کیا ہوگا نہ کہ ہلاک ہوا۔ ایسی بہت غلطیاں کرتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی تب ان فاضلوں کی آنکھیں کھلینگی۔ اور غریب بے علم حفاظ کی بڑی تعظیم و توقیر ہوگی۔ فضلا ان کو دیکھکر شرمائینگے دنیا میں جن سے ننگ و عار کرتے تھے اور ان کو خوار و ذلیل سمجھتے تھے اس وقت ان کی ایسی وقعت ہوگی تو فاضلوں کو کیا ندامت ہوگی۔ پس آیت اِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ کے مصداق بنیگے۔

جب عالموں کے قرآن پڑھنے کا یہ حال ہے تو بے علموں کا کیا حال بیان کیا جائے جو الفاظ یاد ہو گئے ہیں یا قرآن میں زیادہ آئے ہیں زبان پر چڑھ جانے کی وجہ سے قرآن دیکھکر پڑھتے ہیں تب بھی سبقت لسانی اور پڑھنے کی رو میں غلطی پر نظر نہیں جمتی۔ ہندی مثل مشہور ہے جو من میں بستا سو نین میں دستا۔ اور باوجود علوم ادبیہ کے جو لوگ غلط پڑھتے ہیں یہ ان کی بچپن کی پڑھائی کا فساد ہے۔

ف درالمختار کی فصل القراءۃ میں لکھا ہے کہ قرآن جلد پڑھنے کا یہ حکم ہے کہ مد کمتر درجہ کا جو قراء کے نزدیک ہے ادا ہو (یعنی چھ حرکت یا تین الف کے موافق) اس سے جلد پڑھنا حرام ہے۔ اس لئے کہ ترتیل مامور بہ ترک ہوتی ہے۔

اب یہاں سے قیاس کرنا چاہیے کہ مد ترک کرنے سے معنی بدل نہیں جاتی با ایں مد کا
ترک کرنا حرام ہوا بھلا حرف کا تغیر و تبدل و ترک کرنا کسقدر برا ہوگا۔

تنبیہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ
جب علماء غلط لحنت میں گرفتار ہوتے ہیں تو ہم جاہل لوگ کتنی لحنت میں گرفتار
ہوں گے پس قرآن کے پڑھنے ہی کو ترک کرنا اچھا ہے یہ خیال شیطانی وسوسہ
ہے اس لئے کہ کتنا ہی بڑا جاہل ہو تب بھی کل غلط نہیں پڑھے گا۔ تھوڑا تو صحیح
پڑھے گا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الحَسَنَاتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّئَاتِ
اس آیت والا رایت کے مضمون کو شیخ سعدی شیرازی نے یوں موزوں
فرمایا ہے ع بد انرا بہ نیکاں بہ بخشد کریم ؛ خداوند تعالیٰ صحیح کے طفیل میں
غلطیوں کی خطا کو معاف فرمائے گا۔ اور ایک تصحیح کے ثواب میں ستر درجہ ثواب
عطا فرمائے گا چنانچہ باب دوم کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا۔ بعض لوگ چند سورتیں
اچھی طرح تجوید کے قواعد اور ضوابط سے پڑھتے ہیں باقی قرآن کی تحقیق سے واقف
نہیں ہوتے یہ امر بھی تھاون و تکاسل امور دینیہ سے ہے بلکہ تمام قرآن کی
صحت کے لئے کامل مستند حافظ سے صحت حاصل کر کے اجازت لینی چاہئے
دین کے کام میں کامل شخص سے اجازت و تصحیح ضروری ہے چنانچہ بزرگوں کی
اجازت کی برکت سے خدائے تعالیٰ جو موثر حقیقی ہے اثر دیتا ہے اثر کیلئے
علم و عمل ضروری ہے چنانچہ علماء نے (وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ) سے استدلال کیا ہے کہ دعا
کرنے والے کو الفاظ دعا کا مضمون و مطلب جاننا ضروری ہے ورنہ زاہد
بے علم خانہ بے در کا مصداقہ ہوگا۔ تمثیل قرآن مجید کے حروف اپنے اپنے
مخرج کے بسبب علم تجوید اناج و گوشت و روغن کیطرح ہیں۔ اور قواعد علم صرف

ما نزان زیر علم بے عمل زنبور بے عسل است (؟)

ونحو کے موافق پڑھنا نمک کے مانند ہے اور قواعد اور حسن صوت و مدّات وغیرہ مصالح کی طرح اور مذکورہ قواعد سے تلاوت کرنا کھانا پکانے کے طور پر ہے اور علم بیان و علم معانی و علم بدیع اور علم اصول و تفسیر سے احکام جان کر ان پر عمل کرنا بمنزلہ تناول کرنے کے ہے۔ اور عمل صالح سے بلند درجات اور روح کا پاک ہونا اور تقرب الٰہی حاصل ہونا بمنزلہ قوت سے بدن کو قوت پہنچانے کی ہے۔

تنبیہ بعض عالموں کے اتسامحات سہو نسیان بھول چوک کے منجملہ یہ بھی ایک امر ہی کہ انھوں نے علم تجوید کو سلسلہ تحصیل علوم میں داخل نہیں کیا بلکہ جو دہ فن پرہی علوم کی تحصیل معدودہ منحصر کردی حالانکہ علم تجوید حروف کے ذوات و مخارج کا علم ہے اور علم صرف و نحو حروف کی صفتوں اور اعراب کا علم ہے ذات کا بیان کرنا صفات کے بیان پر مقدم ہے پس علم تجوید علم صرف ونحو پر مقدم ہے اسی سبب سے قواعد تجوید کے لحاظ سے حروف مدّہ کا باقی رکھنا قواعد صرفی یعنے ادغام دو حرف مثلین پر مقدم ہے یعنی اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ میں واؤ کو واؤ میں اور فِیْ یَوْمٍ میں یا کو یا میں ادغام نہیں کرتے اس لئے کہ واؤ اور یا حرف مدّہ ہیں ادغام کرنے سے مد زائل و باطل ہوتا ہے اور عَصَوْا وَّکَانُوْا میں علم صرف کے قاعدہ سے ادغام ہوتا ہے کیونکہ یہاں تجوید کا کوئی قاعدہ زائل نہیں ہوتا علاوہ ازیں نادر کہ بعض علماء قرار کو چڑاتے اور ان پر ہنستے ہیں کہ علم تجوید پڑھنا فرض و واجب نہیں ہے ہمزہ اور عین کو مخرج سے پڑھنا کس حدیث اور کون سی آیت سے ثابت ہے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ میں ادغام کی کیا ضرورت ہے نہایت افسوس ہے ان کے علم پر کہ صرف کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر نون ساکن کے بعد چھ حروف یرملون سے کوئی حرف آجائے تو ادغام کرنا

چاہیئے اور فصول اکبری میں ادغام واجب لکھا ہے وَ لِلّٰہِ دَرُّ مَن قال ؎
نون بحرف حلق مظہر مدغم اندر یرملون ٭ قلب آن یا حرف با در باقی اخفا مصون
قاعدہ اظہار و اخفا، قرآن مجید کی تلاوت سے خاص ہے اور ادغام یرملون زبان عرب سے خاص اور قاعدہ قلب تمام زبانوں میں پایا جاتا ہے مثلاً من بعد ۔ شنبہ ۔ تمباکو ۔ ھٰذَا فَاِنَّہٗ حقیق للتحقیق بعض لوگ تحصیل علوم کرکے عمامہ فضیلت سر پر باندھتے ہیں علم تجوید سے بالکل ۔ بے بہرہ قرآن ایسا غلط پڑھتے ہیں کہ جس سے نماز فاسد و باطل ہوتی ہے اگر ان کو کہا جاوے تو لاطائل دلائل پیش کرکے جدال کرتے ہیں وَالعَیَاذُ باللہ ۔

ف جو لوگ کہ ادائے مخرج کے قائل ہیں اگر ان کی بات صحیح ہو تو غلط مخارج پڑھنے والوں کو عذاب ہوگا اور اگر مخارج حروف کی ضرورت نہیں کہنے والوں کی بات صحیح ہو تو صحیح پڑھنے والوں کو عتاب و عذاب کچھ نہ ہوگا خدائتعالیٰ تحقیق کی توفیق رفیق عطا فرماوے ۔

ف اتحاف میں حضرت مرشد امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ غلو کرنیوالے قاریوں پر ایک شیطان مسلط ہے کہ ان کو فہم معانی قرآن سے اس طور پر روکتا ہے کہ تمام عمر مخارج و الفاظ کی درستی میں صرف کرتے ہیں اور قرآن کے اصل مقصود یعنی فہم معانی سے محروم رہتے ہیں انتہی یہ شیطان کا مہا جال ہے جو مومن کو چھوٹے اور کمتر درجہ میں مشغول کرکے بڑی نعمت سے محروم رکھتا ہے افراط و تفریط میں گرفتار کرکے تباہ کرتا ہے اسی طرح علم صرف و نحو وغیرہ کی تحقیقات میں گرفتار کرکے عمر برباد کرواتا ہے ۔

ف بہت سے صرفی و نحوی و منطقی بڑے بڑے علما و فضلا قرآن سے مس نہیں رکھتے ۔

نقل ایک بڑے فاضل جو بداہتہ بلا تفکر و تردد عربی شعر بولتے تھے یہ عاجز ان کے سامنے کئی دفعہ آیت قرآنی کو پڑھا تو پوچھے کہ یہ کس کتاب کی عبارت ہے۔

نقل ایک بڑے فاضل تھے ان کا ایک مخالف ان کی تحقیق کیواسطے آیت قرآنی کو ایک قطعہ پر لکھا۔ شعر

ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ

اور کسی مجلس میں صاحب موصوف کو دیا کہ یہ شعر کس شاعر کا ہے اور کس دیوان میں ہے مولوی صاحب نے اسکو دیکھکر فرمایا کہ شعر تو بہت اچھا ہے مگر کس شاعر کا اور کس دیوان میں ہے۔ مجھے علم نہیں جو علما کہ اس مجلس میں قرآن سے واقف تھے ان کو بے اختیار ہنسی آئی۔

نقل ہے کہ ایک بڑے افضل الفضلا کو کہیں سے چند پرانے ورق ملے تو انکو غور سے دیکھ رہے تھے کہ مولوی صاحب کے ماموں آگئے اور دیکھا کہ بھانجے صاحب پرانے ورق کو بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں پوچھا کہ میاں کیا دیکھتے ہو عرض کیا کہ ماموں جان کسی کتاب کی شرح معلوم ہوتی ہے شارح تو بہت اچھا ہے اور ماتن ایک غضب کا مضمون اور عبارت لکھتا ہے میں حیران ہوں۔ ماموں صاحب نے ورق لیکر دیکھا اور کہا اے بدبخت یہ تو بیضاوی شریف کا ورق ہے اور متن قرآن شریف ایسے علماء سے دین کی خرابی ہوگی یا درستی؟ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماوے۔

ف تلاوت قرآن کا یہ حق ہے کہ زبان سے تصحیح حروف کریں اور عقل سے معانی والفاظ سمجھیں اور دل میں نصیحت کا اثر ڈالیں حدیث لایقبل اللہ من عملا حتی یشھد قلبہ مع بدنہ۔

حقِ تلاوتِ قرآن ۱۲

(کنوز الحقائق - فو ا اللہ تعالیٰ کسی عامل سے کسی عمل کو قبول نہیں فرماتا یہاںتک کہ اسکا دل اس کے بدن کے ساتھ حاضر ہو۔

ف تلاوت قرآن کی پانچ صورتیں ہیں۔

اول۔ زبان کی صحت دل کے حضور سے۔

دوم۔ زبان کی غلطی دل کے حضور سے۔

سوم۔ زبان کی صحت دل کی غفلت سے۔

چہارم۔ زبان کی غلطی دل کی غفلت سے والعیاذ باللہ تعالیٰ من ذلك

پنجم:۔ محویت یعنی زبان سے کیا کہا جاتا ہے۔ اور اس کے کیا معنی ہیں۔ کچھ معلوم وخبر نہو یعنی صاحب کلام کی طرف ایسا رجوع ہونا کہ اسمیں محو ہو جانا گویا ایک بادشاہ کی بڑی عمدہ مہذب ومطلا عمارت ودربار میں کھڑے ہیں کسی کی طرف سوائے بادشاہ کے خیال نہیں حضرت بلال رض کی اذان اسی محویت پر تھی جو باوجود مخارج ادا نہ ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرغوب ومقبول تھی ع حَیَّ رامیخواند ھَیَّ للفلاح۔

ف غلطی کرنا زبان کی لکنت یا حرف ادا کرنے پر قدرت نہ ہونے یا اور کسی عذر سے ہو تو معاف ہے اور اس کی نماز جائز ہے۔ اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔ اور اگر باوجود قدرت کے سستی وکم توجہی اور دین کے کاموں میں تحقیق کا خیال نہ ہوتا یا بخیلی یا سیکھنے کے ننگ وعار سے غلط پڑھتا ہے تو ایسے شخص کے لئے سخت وعید اور عذاب شدید تیار ہے ایسے غلط پڑھنے والے کی نماز جائز نہیں کذا فی کبیری شرح منیۃ المصلی اور ایسے غلط پڑھنے والے پر رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ

وتلاوت کی صورتیں ١١

غلطی کا عذر ١٢

وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ اور سہ

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی ٭ بہ بری رونق مسلمانی ٭ صادق ہے

ف قرآن شریف کی تلاوت سے بہت سی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں - زبان سے ادا کرنا اپنے کان کو سنانا اور دوسرے کو سنانا دلمیں دھیان وخیال رکھنا ہاتھ سے ورق الٹانا بدن سے مودب بیٹھنا اگر دلمیں پڑھیں تو بدن - زبان - کان - سعادت سے محروم رہتے ہیں اور اسکو تلاوت بھی نہیں کہیں گے اس لئے تلاوت زبان سے پڑھنے کو کہتے ہیں واللہ اعلم وعلمہ اتم - (تلاوت کی سعادتیں ۱۲)

تمثیل

جو لوگ قرآن وتسبیح وتہلیل وغیرہ کے الفاظ برابر ادا نہیں کرتے اور جلد جلد پڑھتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ گویا موٹے چانول ہاتھی کے کھانے کے اور بڈھے بیل کا گوشت اور ہڈیاں اور مرے چوہے پڑا ہوا گھی بے نمک اور بغیر مصالح پلاؤ جلد جلد کچا پکا پکا کر بادشاہ یا مرشد یا استاد کی ضیافت کے لئے روانہ کیا جائے وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یَکْرَھُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُھُمُ الْکَذِبَ اَنَّ لَھُمُ الْحُسْنٰی لَاجَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ وَاَنَّھُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝ اور ٹھیراتے ہیں اللہ کے لئے وہ چیزیں جو آپ ان کو مکروہ و برے جانتے ہیں اور کہتے ہیں اپنی زبان سے جھوٹ کہ انکے واسطے نیکی ثواب ہے بے شک ان کے لئے آگ کا عذاب ہے اور بے شک وہ حد سے زیادہ بڑھنے والے ہیں - فَاعْتَبِرُوْا یَآ اُولِی الْاَلْبَابِ - عقل والو یہ بات سمجھنے کے قابل ہے -

نادر یہ کہ ہم لوگ ایسی عبادت کر کے اللہ کے پاس اس کا ثواب جان کر انبیاء و اولیاء کی ارواح کو ہدیہ بھی کرتے ہیں۔ نہیں نہیں ہمکو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنا چاہیئے ہماری ایسی عبادت موجب عذاب ہے حتی الامکان عبادتوں کے درست کرنے میں کوشش کرنا چاہیئے اور آہستگی سے ادا کرنا کہ تعجیل کار شیاطین بود۔

تمثیل

عبادت روح کی غذا اور اناج وغیرہ بدن کی غذا ہے بدن کی غذا کے لیے کیا کیا احتیاط کرتے ہیں روز بروز تازہ نئی نئی قسم کا کھانا کھاتے ہیں اور روح کی غذا میں جو عبادت رب العلمین ہے کسقدر جلدی و بے پروائی و خرابی کرتے ہیں ذرا تو خیال و فکر ہونا چاہیئے۔

جوع تنویر خانہ دل تست | اکل تعمیر خانہ گل تست
خانہ دل گذاشتی بے نور | خانۂ دل چہ میکنی معمور

اے بھائیو جانو کہ قرآن و حدیث پڑھنا اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا ہے۔

دیکھو بعض لوگ اپنے برابر کے آدمی سے بات کرتے ہیں تو کس خوبصورتی سے الفاظ ادا کرتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں تو ایسی جلدی کرتے ہیں کہ الفاظ برابر ادا نہیں ہوتے گویا و العیاذ باللہ تعالےٰ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ اپنے برابر والے آدمی سے بھی کمتر ہے حدیث شریف میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت اس طرح کر کہ گویا تو اس کو دیکھتا ہے اگر ایسا نہو سکے تو اسطرح کر کہ وہ تجھکو دیکھ رہا ہے اور شیخ سعدی شیرازی

عبادت روح کی غذا ہے ۱۲

عبادت میں جلدی کرنی نا درست ہے ۱۲

فرماتے ہیں ۔ گروز یراز خدا بہ ترسیدے ؛؛ ہمچناں کز ملک ملک بودے
اس زمانہ میں ایسا کہنا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت آہستگی سے
ایسی کرے جیسی اپنے برابر کے آدمی سے بات کرتا ہے تو وہ شخص
ولی و مقبول ہے قرآن زیادہ جلدی پڑھنے میں سوائے ختم و سیپارہ شماری کے
کچھ فائدہ نہیں بلکہ ارتکاب امر حرام کا اندیشہ ہوتا ہے ۔
گفت در شامی کہ ترکِ مدحرام است ای پسر ؛؛ کو خلاف رَتِّلِ القرآن گشتہ سربسر
اور اس زمانہ میں جو رواج نکلا ہے کہ ایک روز کے ختم کرنے پر فخر کرتے
ہیں نہایت بری بات ہے اور کمال غفلت و نادانی ہے ۔ بیت
خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ؛؛ بیخبر کز معصیت جاں میکند
قال تعالیٰ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ
ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ
يُحْسِنُونَ صُنْعًا آپ کہو اے میرے پیغمبر کیا خبر دوں میں تم کو اور حال
بیان کروں میں ان لوگوں کا کہ اکارت ہوگئے ان کے کئے ہوئے
کام دنیا میں وہی لوگ ہیں کہ برا بد کام کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا نیک
کام کرتے ہیں اس پر ہم کو ثواب دیا جائے گا۔

تنبیہ

بعض قرا مجلس میں یا جہریہ نماز میں پڑھیں تو بہت اچھی ترتیل سے
پڑھتے ہیں اور آہستہ سریہ نماز میں پڑھیں تو حدر یعنی جلدی بلکہ غمغمہ
لفظوں کو مطلق ادا کر کے نہیں پڑھتے اگر پوچھیں تو کہتے ہیں کہ آہستہ
پڑھتے ہیں مد و شد ادا نہیں ہوتے اس عاجز نے ترتیل سے آہستہ

پڑھ کر مدات کو ادا کر کے تبلایا مگر شیطان نے جس کو بھکایا ہو اس کو ایسی ایسی بیہودہ حجتیں یاد آتی ہیں کہ العیاذ باللہ تعالیٰ من الریا والسمعۃ دکھانے اور سنانے کی عبادت دوزخ کی کنجی ہے ؎

کلید در دوزخ است آں نماز | کہ در چشم مردم گذاری دراز
اگر خدائے جانرا سمیع میدانی | مکن بلند برائے خدا تلاوت را

اولیاء کرام کی حکایتیں جو جلد ختم کرنے کے متعلق مشہور ہیں وہ ان کے طیّ لسان و کرامت و خرق عادت پر دال ہیں۔ مثلاً آصف بن برخیا کا تخت بلقیس کو صدہا کوس سے یک لمحہ میں منگوانا وغیرہ بزرگوں کے ایسے کاموں کو دیکھ کر آپ بھی ویسا کرنا نہ چاہیئے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر | گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

اگر کوئی شخص ترتیل سے تھوڑے وقت میں ختم کیا تو وہ نورٌ علیٰ نور ہے حضرت امام اعظمؒ رات دن میں دو ختم کرتے تھے اور حضرت علیؓ ایک رکاب سے دوسری رکاب میں قدم رکھتے تک قرآن ختم کرتے تھے یہ کرامت ہے عام خلایق کو نیند میں بڑبڑانے کے مانند بغیر ادائی حروف جلد جلد بغیر مدّ و شد بر خلاف ترتیل پڑھنا جائز نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

اس میں قرآن شریف کے فضائل کی تینتالیس آیات ہیں۔

۱ ۲۲ الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ الٓمّٓ یہ حروف مقطعات ہیں انکے معنی خدا اور رسول اللہ جانیں یہ بعید ہیں وہ یہ کتاب ہے جس میں کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں۔ کافروں اور منکروں کا شک و شبہہ بمنزلہ علام کے ہے معتبر نہیں اسلئے کہ قرآن کے معجزہ ہونے نے سب شک و شبہہ کو رد و باطل کر دیا ہے راہ بتلاتی ہے پرہیزگاروں کو کہ وہ ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں متقین باعتبار مایؤل کہا گیا ہے یعنے جو لوگ قرآن سے راہ پانے والے ہیں ان کو آگے ہی سے متقین کہا گیا باعتبار تحقق وقوع کے۔ جیسے مولوی کے بچہ کو مولوی کہتے ہیں کہ بیشک یہ علم تحصیل کرنے والا ہے۔

۲ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ط سیقول ۲۳

رمضان کا مہینہ جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت واسطے لوگوں کے اور کھلی نشانیاں راہ کے اور فیصلہ۔

۳ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ عم ۱/۲۲

ہم نے یہ قرآن اتارا شب قدر میں۔

۴ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ قال الملأ ۲۴/۱۲

اور جب پڑھا جاوے قرآن تو اس کی طرف کان رکھو اور چپ ہو شاید تم پر رحم ہو۔

ف

قرآن پڑھا جاوے تو خاموش اور سننا واجب ہے انصات کے معنی سننے کے واسطے خاموش رہنے کے ہیں یہ معنی تفسیر القرآن بالقرآن اور تفاسیر اور احادیث اور کتب لغت اور اشعار سے ثابت ہیں۔ قولہ تعالیٰ فلما حضروہ قالوا انصتوا اصغوا الاستماعۃ۔ جلالین اسکتو لتستمعوا بیضاوی۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ـ (یعتذرون)	اور وہ نہیں ہے یہ قرآن کہ کوئی بنا لے اللہ کے سوائے اور لیکن سچا کرتا ہے اگلے کلام کو اور بیان احکام کا جس میں شبہ نہیں جہاں کے صاحب کے پاس سے اتارا گیا لوگ کہتے ہیں یہ بنا لایا ہے آپ کہو تم لے آؤ ایک سورۃ ایسی اور بلا لو جنکو بلا سکو اللہ کے سوائے اگر تم سچے ہو۔
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (ربما)	بے شک ہم نے خود اُتاری ہے یہ نصیحت اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں۔

ف

قرآن میں زیادتی تغیر و تبدیل و تحریف کوئی نہیں کیا اور نہ کر سکے گا۔ اگر بالفرض مصاحف مٹ بھی جاویں تو حفاظ کے سینوں میں محفوظ رہے گا

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ	اور ہم نے دی ہیں آپ کو سات

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ۝ لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(ربما ع ۶)

آیتیں وظیفہ اور قرآن بڑے درجہ کا اون چیزوں پر مد نظر نہ رکھو جو اونکو ہمنے برتنے کے لئے دی ہیں کئی طرح کے اور غم نہ کھاؤ ان پر اور جھکاؤ اپنی بازو ایمان والوں کے واسطے۔

ف

سات آیتوں سے مراد سورہ فاتحہ ہے جو تمام قرآن کا خلاصہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کافروں کی نعمتوں کو دیکھ کر آرزو کی کہ اگر یہ نعمتیں ہم کو ملتیں تو ہم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ان کی تسلی کو یہ نازل فرمایا کہ اس قرآن اور سورہ فاتحہ کے برابر کوئی چیز نہیں اس لئے کوئی وظیفہ اس سے بہتر نہیں ۱۲ خلاصہ تفاسیر۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ

(ربما ع ۱۳/۱۹)

جب آپ پڑھنے لگو قرآن تو پناہ لو اللہ کی شیطان مردود سے اس کا زور نہیں چلتا ہے اون پر جو اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس کا زور انہیں پر چلتا ہے جو اسکو رفیق سمجھتے ہیں اور جو اس کو اللہ کا شریک ٹھیراتے ہیں۔

ف

دنیا میں کسی آدمی کو کوئی شیطان یعنے جن ستانے لگے تو اسکی طرف رجوع نہو وہ اور سر چڑھتا ہے بلکہ اللہ کی پناہ طلب کرے اس کا کلام ہے

اور اس کے نام ہیں۔

۹ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّکَّرُوْاط وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا (سبحن الذی ع۵)	اور پھیر پھیر کر سمجھائیں ہم نے اس قرآن میں مثالیں اور وعدہ وعید تا وہ سوچیں اور اونکو نہیں زیادہ ہوتی ہے مگر نفرت۔

ف

۱۰ اس طور سے پانچ چھ جائے وارد ہے۔

مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا (سبحن الذی ع۸)	اور جو کوئی اس جہاں میں اندھا رہا ہو پچھلے جہاں میں بھی اندھا ہے اور بھٹک گیا راہ سے۔

ف

جو دنیا میں اللہ تعالی کی قدرت اور آیات اور حق اور عبرت سے غافل ہے آخرت میں اندھا ہے نعمتوں سے (معالم ملخصا)

۱۱ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ٥ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا ٥ قَالَ کَذٰلِکَ اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَاط وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی (قال الم اقل لک ع۱۶)	اور جس نے منھ پھیرا میری یاد سے سو اس کو ملتی ہے گذران تنگی کی اور اٹھائیں گے ہم اسکو قیامت کے دن اندھا وہ کہے گا اے رب تو نے مجھکو اندھا کیوں اٹھایا میں تو دنیا میں صاحب بصر تھا فرماویگا جس طرح پہونچی تھیں تجھکو ہماری آیتیں پھر تو نے اس کو بھولا یا اسیطرح آج تو بھی بھلایا جاتا ہے۔

ف

آیتوں کو بھولا یعنے عمل نہ کیا اور یقین نہ لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا میری امت کے سارے گناہ مجھکو دکھلائے گئے اس سے بڑا کوئی
گناہ میں نے نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی آیت کسی شخص کو یاد ہووے پھر اوسے
بھلادے ۱۲ مصح ۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ بچوں کو حفظ کروانا اچھا
نہیں اسلئے کہ اگر بھول جاویں تو بڑے عذاب میں گرفتار ہوں گے ۔ ان کا
یہ جواب ہے کہ تم اپنے بچوں کو دھوبی کے گدھوں کے جیسے چھوڑ دو اگر علم
پڑھاویں اور عمل نکریں تو بھی دونا عذاب ہوگا ۔ دیباچہ میں تنبیہ مرقوم ہے
اس پر نظر کرو اور خناس کے وسوسہ سے بچو۔

۱۲ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (سبحن الذی ع ۹)	اور اتارتے ہیں ہم قرآن شفا اور رحمت ہے مومنوں کے لئے اور گناہ گاروں کو زیادہ کرتا ہے نقصان ۔

ف

قرآن سے دل کے شبہات اور شک مٹتے ہیں اور اس کی برکت سے
بدن کے روگ بھی دفع ہوتے ہیں اور اوس کے انکار سے نقصان ۔

۱۳ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (سبحن الذی ع ۱۰)	آپ کہو اگر جمع ہوویں آدمی اور جن اس پر کہ لاویں ایسا قرآن نہ لاسکیں گے ایسا اگرچہ مدد کریں ایک دوسرے کی۔
وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا ه قُلْ آمِنُوا	اور سچ کے ساتھ اوتارا ہم نے اس قرآن کو اور سچ کے ساتھ اترا اور آپ کو نہیں بھیجا ہم نے مگر خوشی اور ڈرسنانے کو اور پڑھنے کا وظیفہ کیا ہم نے اس کو بانٹ کر۔

بِهٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا (بنی اسرائیل ربع ۱۲)

کر پڑھیں آپ اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر اور اس کو ہم نے اتارتے اتارتے آتارا اے لوگو تم مانو یا نہ مانو جن کو علم حاصل ہے اس کے آگے سے جب اوس قرآن کو ان کے آگے پڑھیں گرتے ہیں ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں اور کہتے ہیں پاک ہے ہمارا رب بےشک وعدہ ہمارے رب کا ہونے والا ہے اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے ان کو عاجزی۔

ف

قولہ لتقرأہ علی الناس علی مکث سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن آہستگی سے پڑھنا چاہیے چنانچہ احادیث میں ہے ؎

در حدیث آمد کہ ترتیل محمد مصطفٰے | بد مفسر ہم بمد و وقف بر آیات لا

(قولہ تعالی یخرون للاذقان) سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر سجدہ کرنا مستحب ہے چنانچہ فقہا نے لکھا ہے کہ کھڑے رہکر سجدہ کرنے میں زیادہ تعظیم ہے (قولہ تعالی خروا سجدا و بکیا) اور خر راکعا و اناب سے بھی یہی کھڑے ہو کر سجدہ کرنا معلوم ہوتا ہے خرور اوپر سے گرنا للاذقان کے یہ معنی ہیں کہ کمال شوق سے بے اختیار ہو کر سجدے میں گرتے ہیں گویا ٹھوڑیوں کے بل کرتے ہیں چنانچہ بچے اوندھے منھ پر گرتے ہیں تو ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں۔ (قولہ تعالی یبکون) سے ظاہر ہے کہ قرآن پڑھتے وقت

روناسنت ہے۔ وَفِی الْحَدِیْثِ اِبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا۔ ف۔ کنوز الحقائق
اے مسلمانو قرآن پڑھتے وقت روتے ہوئے پڑھو اگر رونا نہ آوے تو
بناوٹ سے روو یعنے عذاب الٰہی پر نظر کرتے جاؤ۔ اور قولہ تعالیٰ وَیَقُوْلُوْنَ
سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا) سے معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ میں
(سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا) کہنا چاہیئے (کذا فی الجمل)
سجدہ تلاوۃ کی ادعیہ کی احادیث باب دوم میں مذکور ہوویں گی انشاء اللہ تعالےٰ
کبیری شرح منیۃ المصلی میں لکھا ہے کہ سجدہ تلاوت میں یہ دعا احسن ہے۔

۱۵ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ
مِنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ
حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ
وَاِسْرَآءِیْلَ وَمِمَّنْ ھَدَیْنَا
وَاجْتَبَیْنَا اِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ اٰیٰتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا
(قال الم اقل ۱۶)

وہ لوگ ایسے ہیں جن پر نعمت دی اللہ تعالیٰ نے
پیغمبروں سے ہیں آدم کی اولاد میں سے
اور ان میں سے جن کو اٹھالیا ہم نے
نوح کے ساتھ اور ابراہیم کی اولاد اور
اسرائیل کی اولاد میں سے اور وہ لوگ
جن کو ہدایت کی ہم نے اور پسند کیا جب
ان پر پڑھی جاویں آیتیں رحمٰن کی
گرتے ہیں سجدہ میں اور روتے ہیں۔

ف

اِن دو آیت سے قرآن پڑھتے وقت خصوصًا سجدہ میں رونے کا حکم
ثابت ہوتا ہے باب دوم میں قرآن پڑھتے وقت رونے کی فضیلت کی
احادیث ایک فصل میں مذکور ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۶ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی
اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا۔

اور قیامت کے روز میرا رسول کہے گا
اے میرے رب بیشک میری قوم نے

(وقال الذین پ ۱۹) | ٹھرایا اس قرآن کو بے فائدہ شئے متروک

تارک تلاوت کی مذمت

ف

میری قوم نے قرآن کو ناکارہ ٹھیرایا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص قرآن پڑھا اور چھوڑ دیا یا لٹکا دیا اس کو یعنے اس میں غور و فکر سے معنی نہیں سمجھا تو آ ئے گا وہ شخص قیامت کے دن اسکی گردن میں قرآن لٹکا ہوا کھیگا اے پروردگار یہہ تیرا بندہ مجھکو چھوڑ دیا تھا تو ہم دو نوں کا فیصلہ کر۔ اگرچیکہ یہ آیت شریف کفار قریش کی شان میں اتری ہے جب مسلمان کافر کا کام کرے تو کافر کے حکم میں شامل ہوگا لیکن مسلمان شفاعت ورحمت سے چھٹکارا پا ئیں گے۔

شرعی دلائل اور عموم

ف

دلائل شرعیہ اپنے موارد خاصہ کے ساتھ مختص نہیں بلکہ اپنی معانی عامہ پر محمول ہوتے ہیں مثلاً ایک کافر کوئی بُرا کام کیا اس کے حکم میں آیت نازل ہوی کوئی مسلمان بھی ویسا کام کیا تو اسی کے حکم میں داخل ہوگا۔ قال تعالیٰ لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ تمھاری آرزوونکے موافق ہے اور نہ یہود و نصاریٰ اہل کتاب کی آرزوؤں کے موافق جو برا کام کرے گا سزا پاوے گا اور اپنے واسطے اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی دوست ومددگار نہ پاوے گا۔ اسی سبب سے شیخ سعدی ہادی اس آیت سے جو یہود و نصاریٰ کے علما کے باب میں نازل ہوی ہے امت مرحومہ کے علمائے بے عمل کو تنبیہہ فرماتے ہیں أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ

عالم آں کس بود کہ بد نکند نہ کہ گوید بخلق و خود نکند

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند | او خویشتن گم است کرا رہبری کند

مسلمان کو چاہیئے کہ قرآن کو اپنے کاموں کا قبلہ ٹھہرا وے جو کام کرے اس کا حکم قرآن میں کہاں ہے دریافت کرلے۔ اور احادیث اور تفاسیر وفقہ پر نظر کرے تو ہزاروں مسائل قرآن سے ثابت ہوتے ہیں چنانچہ جلال الدین سیوطیؒ کی تفسیر اکلیل فی استنباط التنزیل کے دیکھنے سے ظاہر ہے کہ ایک صحابیؓ فرماتے ہیں جو مسئلہ میں ڈھونڈھتا ہوں وہ قرآن سے ملتا ہے شعر۔

وکل العلم فی القرآن لٰکن | تقاصر عنہ افہام الرجال

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ میدارد | برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

ائمہ مجتہدین اور فقہائے متقدین بالاتفاق فرماتے ہیں کہ اذا صح الحدیث فہو مذہبی لیکن ہر شخص شتر بے مہار کی مانند حدیث کی کتاب لیکر عمل کرنے لگے تو مشکل ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ۔ وقال الدین مہا

اور بیشک یہ قرآن پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے اوس کو فرشتہ معتبر نے آپ کے قلب پر اتارا ہے تاکہ آپ سریع الفہم زبان عربی میں لوگوں کو تنبیہ کریں اور جو لکھا ہوا ہے کتب سابقین میں کیا ان کو ثابت نہیں ہو چکا یہ کہ اس کی خبر رکھتے ہیں پڑھے ہوئے لوگ بنی اسرائیل کے اور ہم اگر اتارتے ہم یہ کتاب غیر عربی زبان والے پر اور وہ اس کو پڑھتا تو بھی اس کو یقین نہ لاتے۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ
کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ
جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ
ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ
اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ
یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَمَنْ
یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ
(زمر ع ۳)

اللہ نے اتاری بھتر بات کتاب
آپس میں دھرائی ہوئی رونگٹے کھڑے
ہوتے ہیں اسکے سننے سے ان لوگوں
کے جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے پھر نرم
ہوتے ہیں ان کی کھالیں اور ان کے
دل اللہ کی یاد پر یہ ہے راہ بتانا اللہ کا
اسیطرح راہ بتاتا ہے جس کو چاہے اور
جس کو راہ بھلائے اللہ اس کو کوئی نہیں
راہ سمجھانے والا ۔

تلین کا صلہ لام سے چاہئے ۔ مگر یہاں الی سے آیا ہے اسلئے کہ تلین سکون و اطمینان کے معنی کو متضمن ہے کذا فی البیضاوی اس سے صاف ظاہر ہے کہ تلاوت قرآن موجب و باعث اطمینان قلب ہے ۔ حضرت غوث الثقلین نے اپنے مواعظ میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے ۔ ان ھذہ القلوب لتصدأ وجلاءھا تلاوۃ القرآن ۔ قلوب کو زنگ لگجایا کرتا ہے اور اوس کی جلا تلاوت قرآن کے ذریعہ سے ہوتی ہے ۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْہُ
قَالُوْآ اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی
قَوْمِھِمْ مُّنْذِرِیْنَ ط قَالُوْا یٰقَوْمَنَا
اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ یَھْدِیْ

اور جب بھیجا ہم نے آپ کے پاس چند
لوگ جنوں میں سے قرآن سننے کے لئے
جب وہاں پہونچے بولے چپ رہکر سنو
پھر جب تمام ہوا اوٹے پھرے اپنی
لوگ کو تنبیہ کرنے کو بولے اے قوم ہماری
ہم نے ایک کتاب جو موسیٰؑ کے بعد

اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ (حمٓ ۴۶)	اور تری ہے تصدیق کرتی ہے سابقین کے دین حق اور طریق مستقیم کی ہدایت کرتی ہے۔

ف

قرآن شریف اترنے لگا تو جنات آسمان کی کیفیتیں دریافت کرنے سے روکے گئے اس کی تلاش کرتے پھرتے تھے کہ کیا سبب یہ روک ٹوک ہوی ہے ایک روز حضرت بطن نخلہ میں اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے تھے جنات کا وہاں گذر ہوا قرآن سنا اور اس کی عظمت سے آگاہ ہوئے قرآن کی برکت سے جنات آسمان پر جا نہیں سکتے اور وہاں کی کیفتیں لاکر غیب دانی کا دعویٰ نہیں کر سکتے بہت جنات حضرت پر ایمان لائے اور قرآن سیکھا اور بعض کافر شیطان ہیں سو مسلمانوں کے ایمان میں خلل ڈالنے کے درپے ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (تال ع ۱/۱۱)	رحمن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھایا اس کو بات۔

ف

سورت الرحمن میں بہت نعمتوں کا بیان ہے بڑی عظیم الشان نعمت قرآن ہے کہ جس کے سیکھنے سے دنیا اور آخرت کے تمام خوبیاں حاصل ہوتی ہیں اس لئے پہلے اس نعمت کو بیان فرمایا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تشریف لیجانے کے وقت قرآن کے باب میں وصیت فرمائی اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ تم میں بڑا نیک مرد وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔ بعض مسلمان بھائی قرآن کی

ایسی قدر دانی کر رہے ہیں کہ مہینوں برسوں میں ایک بار بھی نہیں پڑھتے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (قال فما ۱)	اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کیواسطے پھر کیوں کوئی یاد نہیں کرتا یہ آیت سورہ قمر میں چار مرتبہ تاکید کیواسطے ذکر کیگئی ہے۔
۲۲ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا (قال الم ۶/۹)	ہم نے آسان کیا یہ قرآن آپکی زبان میں اسواسطے کہ خوشی سنا دیں ڈرنے والوں کو اور ڈرا دیں آپ جھگڑنے والوں کو۔
فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (الیہ یرد ۳/۱۶)	یہ قرآن آسان کیا ہم نے آپکے بولے میں شاید وہ یاد رکھیں۔

ف

ابلیس کے تبلیس و مکر و فریب میں سے یہ ایک بڑا دھوکا ہے کہ اکثر دنکے دلوں میں ڈالا ہے کہ قرآن کے معانی مطالب بہت دقیق مشکل ہیں ذرہ غلطی ہو تو مسلمان کافر ہوتا ہے علوم ادبیہ اور حکمیہ کی تحصیل کر کے تفسیر سے پڑھنا چاہیے ہندی فارسی ترجمہ پڑھنے سے قرآن نہیں سمجھ سکتے اس داؤ سے صدہا مردم کو علوم ادبیہ اور حکمیہ کے توغل کا شوق دلوا کے ان کی عمر ضایع کرتا ہے صدہا آدمیوں میں سے ایک بھی علوم ادبیہ حکمیہ تحصیل کر کے تفسیر وحدیث و فقہ میں توغل نہیں کر سکتا ہے مگر جس کو توفیق رفیق ہو خداوند تعالے رب العالمین کی حضرت رحمت للعالمین پر ایسا قرآن نازل فرمایا ہے کہ ہر شخص اپنے حوصلہ کے موافق اس سے نفع لے سکتا ہے ؎

بہار عالم حسنش دل وجان تازہ میدارد ۔ برنگ اصحاب صورت را ہو ارباب معنی را

پس مسلمان بھائیوں کو چاہیے کہ بحسب ضرورت فی الجملہ نحو صرف و فقہ

پڑھ کر قرآن وحدیث میں اپنی اوقات صرف کریں دوسرے علوم میں عمر عزیز تمام کرنا خسر الدنیا والاخرۃ کے مورد بنا ہے دیکھو بعض کیسے کیسے ادیب وحکیم ولایق وفاضل ہیں ان سے کوئی آیت کوئی حدیث یا مسئلہ پوچھا جائے تو کتابیں ڈہونڈتے ہیں علوم شرعیہ کے مسائل کے مقامات وابواب سے بھی ان کو خبر نہیں ایسے علم بے نفع سے پناہ پناہ پناہ۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔
لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
(قد سمع ع ۳)

اگر ہم اتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو آپ دیکھتے وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے اور یہ مثالیں سناتے ہیں ہم لوگوں کو شاید وہ یاد کریں۔ ہوشیار ہوں۔

ف

غافل لوگوں کے دل پہاڑ سے بھی سخت ہیں اگر پہاڑ کو آدمی کی مانند سمجھ کا مادہ ہوتا اور قرآن اس پر اترتا تو خوف خدا کے مارے پھٹ جاتا افسوس ہے کہ آدمیوں کو خدا تعالی نے سمجھ دی اور قرآن ان پر اوتارا لیکن آدمی غفلت کا پردہ نہیں اٹھاتے اور ان نعمتوں کی قدر نہیں کرتے۔

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيلًا (تبارک ع ۱۳)

اے چھپ رہنے والے کھڑا رہ رات کو مگر کسی رات آدہی رات یا اس سے کم کر تھوڑا سا یا زیادہ کر اس پر اور کھول کھول پڑھ قرآن صاف۔

ف

حضرت علی نے فرمایا ترتیل یہہ ہے کہ قرآن پڑہنے میں ادائے حروف ووقوف کی رعایت کیجائے ترتیل القرأۃ التأنی والتمھل یعنے آہستہ آہستہ سہولت سے پڑہنا بعضوں نے کہا کہ ترتیل حروف اچھے ادا کرنا ترسیل جلدی نہ کرنا اور بعضوں نے کہا کہ ترتیل اور ترسیل ایک ہی ہے یعنے ظاہر جدا جدا پڑھ اور پڑھ باآہستگی اور ساتھ ظاہر کرنے حروف کے اور نگھبانی وقفوں کی اور دراز پڑہنے حرکات کے (۱۲ مدارک) الوقف قطع الصوت آخر الکلمۃ زمنا ما (منار الھدی) اسکی تحقیق کتاب ہادی تجویز میں ہے

ع ۲۶ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ (ع ۲۴/۱۲)

اور جب پڑہا جائے قرآن تو اسکی طرف کان رکھو اور چپ رہو شاید تم پر رحم ہو اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار کم آواز سے صبح اور شام کے وقتوں میں اور مت رہ بے خبر۔

ف

جب کوئی قرآن پڑہے اور لوگوں پر ادب واجب ہے کہ باتیں نکریں دہیان لگا کر سنیں شاید دل میں ہدایت پڑے لیکن پڑہنے والا باتوں کی مجلس میں پڑہنے لگے تو اس کی خطا ہے قرآن سننے کا بیان باب دوم میں مذکور ہوگا انشاءاللہ۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ

کیا تم اس بات سے یعنے قرآن سے

وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ (قال فما ع ۳)	اچنبا کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہیں روتے اور تم کھیل کرتے ہو۔

ف

اس آیت سے بھی قرآن پڑھتے وقت رونے کا استحباب معلوم ہوتا ہے۔
بیضاوی اور معالم التنزیل وغیرہ میں سمود کا معنی غنا یعنے راگ لکھا ہے۔

۲۸ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (والمحصنت ع ۱۱/۷)	کیا غور نہیں کرتے قرآن میں اور اگر یہہ ہوتا اور کسی کا سوائے اللہ تعالیٰ کے تو پاتے اس میں بہت اختلاف۔
۲۹ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (حم ع ۳)	کیا دہیان نہیں کرتے قرآن میں یا اونکے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔
۳۰ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ (ومالی ع ۵/۱۴)	نہیں یہ قرآن مگر تنبیہ سارے جہان والونکو اور معلوم کروگے احوال اس کا تھوڑے زمانہ دیر کے بعد۔
۳۱ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (تبارک ع ۶)	اور یہ قرآن تو تنبیہ ہے سارے جہان والوں کو
اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ (عم ع ۱/۶)	یہ قرآن تو ایک فہمایش ہے جہان کیواسطے جو کوئی تم میں سے چاہے سیدھا چلے۔

ف

قرآن کو سمجھنے کے احوال (فائمابیس منہ) کی آیت ۲۳ کے فائدہ میں مذکور ہوے۔

۴۳ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (ومالی ع۴)

اور نہیں سکھایا ہم نے اسکو یعنی رسول کو شعر کہنا اور یہ اس کے لائق نہیں یہ قرآن تو نری تنبیہ ہے اور قرآن ہے صاف تا ڈرا جائے اس کو جس میں جان ہو اور ثابت ہو بات منکروں پر۔

ف

جس میں جان ہو یعنی جو زندہ دل ہو حق کو مانتا ہو اور اصرار و ہٹ نہ کرتا ہو وہ قرآن کو سمجھے مردہ دل نہیں سمجھتا اگر سمجھا تو بھی ضد کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کے شعر ہونے اور پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاعر ہونے کی نفی فرمائی تو چاہیئے کہ قرآن کو عرب کے لحن و نہج اور لب و لہجہ پر پڑھے نہ کہ شعر کے طور پر موزوں بنا بنا کر جیسا کہ بعض مولوی صاحبان پڑھتے ہیں حدیث شریف میں وارد ہوا کہ قرآن کو عرب کے لحون یعنی عرب کے ڈھب اور آواز پر پڑھو پس چاہیئے کہ حتی الامکان عرب کا لہجہ اختیار کیا جائے واللہ الموفق

۴۴ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ (الیہ یرد ع۲)

تو مضبوط رہ اسی پر جو تجھکو حکم آیا تو بے شک سیدھی راہ پر ہے اور یہ قرآن شرف و عزت ہے تیرے اور تیری قوم کے لئے عنقریب تم پوچھے جاؤ گے۔

ف

قیامت کے روز قرآن کے حقوق کے باب میں سوال ہوگا قرآن کا بڑا حق یہ ہے کہ اسکو آداب سے پڑھنا اور سمجھنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا چاہیئے کسی نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق یعنی چال و چلن کیسے تھے فرمایا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ یعنی حضرت بعینہٖ احکام قرآن پر عمل کرتے تھے۔

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ط ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (یعنی ذٰلک رکوع ۱۱)

اے لوگو آئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور دوا اُس بیماری کی جو دلوں میں ہے اور ہدایت اور رحمت مومنوں کیواسطے بیان کر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کا تاکہ اسی پر خوشی کریں یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جنیروہ اجماع کئے ہوئے ہیں۔

ف

ایمۂ مفسرین نے فرمایا کہ اللہ کا فضل ایمان ہے اور اس کی رحمت قرآن اور بعض نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اور اس کی رحمت یہ کہ ہم کو قرآن کا اہل بنایا اہل القرآن ہمارا لقب ہوا ہے جیسے اہل کتاب یہود و نصاری کا لقب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ
اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ
وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ
تِجَارَةً لَّن تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ
أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم
مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ ٥
وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ
هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ
بَصِيرٌ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ
الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ
الْكَبِيرُ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ
مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ
فِيهَا حَرِيرٌ - (وَمَن يَقْنُتْ ۲۲)

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑہتے ہیں اور اچھی طرح نماز ادا کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر ایسا بیوپار کررہے ہیں کہ جنہیں نقصان کا خوف نہیں یہ بیوپار ان کا اسواسطے کہ پورا دیگا اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا ثواب اور زیادہ دے گا اپنے فضل سے بے شک وہ بخشنے والا اور حق دینے والا ہے اور یہ جو وحی سچی ہم نے تم پر اتاری وہ سچی ہے اور کتب ماسبق کی تصدیق کرتی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے باخبر اور ان کا نگران ہے پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا ان لوگوں کو جنکا انتخاب کرلیا ہم نے اپنے بندوں میں سے منجملہ امت محمد صلعم۔ پھر کوئی ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اور کوئی ان میں سے متوسط درجہ میں ہے اور کوئی ان میں سے نیکیوں میں سبقت لیجاتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہی

درجہ سوم بڑی بزرگی ہے ہمیشہ بہار باغوں
میں رہنگے اور ان کو وہاں گہنا پہنایا جاے گا
کنگن سونے اور موتی کے اور انکی پوشاک
ہے وہاں ریشمی ۔

ف

ظالم وہ ہے جو قرآن پڑھا بغیر معنی سمجھنے کے اور بیچ کی چال والا وہ ہے جو قرآن پڑھا معنی سمجھکر اور آگے بڑہنے والا وہ ہے جو قرآن پڑھا معنی سمجھکر اور عمل بھی کیا تین قسم ہوئے ایک جاہل دوسرا عالم تیسرا عالم عامل ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْعٰلِمِیْنَ الْعَامِلِیْنَ ۔ حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے کہ یہ سب کے سب جنت میں داخل ہوں گے ۔ کذافی بغوی

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ (وما ابرئ نفسی ۱۲/۶)

یہ قرآن نئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے لیکن کتب ماسبق کی تصدیق کرنیوالا ہے اور تفصیل ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت ایمان والی قوم کے واسطے

۳۸ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ (ربما ۱۲/۱۸)

اور اتاری ہم نے آپ پر ایسی کتاب جو بیان کرتی ہے ہر چیز کے حکم کو اور راہ تبلانے والی اور رحمت و خوشخبری سنانے والی مسلمانوں کو۔

۳۹ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ (واذا سمعوا ع ۶/۱۲)	نہیں کمی کی ہم نے کتاب میں کچھ۔

ف

قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے جس کی حدیث اور آثار اور اجماع وقیاس سے تصریح ہوتی ہے ۵ کل العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال۔ جلال الدین سیوطی نے تفسیر اکلیل میں صحابہ اور ائمہ سے نقل کیا ہے کہ کوئی حدیث ایسی نہیں جو قرآن سے مستنبط نہ ہو یعنی جتنی احادیث ہیں خواہ صراحتہً یا اشارۃً یا کنایۃً ان کا مضمون قرآن میں ہے انتہی بی بی عائشہ رض سے مروی ہے کہ کان خُلقہ القرآن یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام اور چال چلن قرآن کے موافق تھے

۴۰ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا (ومن یقنت ع ۲/۱)	اے پیغمبر کی بی بیو! یاد کرو تم وہ جو پڑھے جاتے ہیں تمہارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور حکمتوں سے بے شک اللہ تعالیٰ مہربان خبردار ہے۔
۴۱ وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (فمن اظلم ع ۳/۶)	اور اتباع کرو بہترین کتب منزلہ یعنی قرآن کی تمہارے پروردگار کیطرف سے پہلے اس سے کہ پہنچے تم پر یکایک عذاب اور تم کو خبر نہ ہو۔

ف

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتابیں اور نعمتیں جو بندوں پر اُتاری گئی ہیں سب میں قرآن احسن و بہتر ہے چنانچہ احادیث سے ثابت ہے۔

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ (یعتذرون ع ۱/۱۷)	یہ کتاب ہے جو استوار کی گئی ہیں اسکی آیتیں عجیب نظم اور بدیع معانی سے پھر بیان کئے گئے اس میں احکام اور قصص اور مواعظ حکمت والی خبردار کیطرف سے اسواسطے کہ تم اللہ کے سوائے کسی کی بندگی نہ کرو بے شک میں تمہارے لئے اسکی طرف سے کافروں کو ڈرانیوالا اور مومنوں کو خوشخبری دینے والا ہوں

ف

فُصّلت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ قرآن کے سورہ (۱۱۴) اور آیتیں (۶۶۶۶) جدا جدا ہیں پس ہر آیت پر وقف کرنا چاہیئے اگرچہ دو آیت کے درمیان اتصال لفظی ہو۔

حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (فمن اظلم ع ۱/۱۵)	یہ اتاری ہوئی بڑے مہربان نہایت رحم والے کیطرف سے ایک کتاب ہے جو جدا جدا کی گئی ہیں اس کی آیتیں قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والی قوم کو بشارت دینے والا اور ڈرانیوالا ہے

ف

بیضاوی شریف میں ہے جدا جدا کئے گئے یعنی تمیز دی گئی باعتبار لفظ اور معنی کے اور ایک قرارت میں فَصَلَتْ صاد کی تخفیف سے معروف کا صیغہ آیا ہے یعنی قرآن مجید کی بعض آیتیں بعض سے بلحاظ لفظ و معنی جدا ہو گئیں انتہی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک آیت کو دوسری آیت سے جدا جدا وقف کر کے پڑھنا چاہیے اگرچہ معنی میں متصل ہو یعنی آیت (لا) پر بھی وقف کرنا چاہیے اسکی تحقیق باب سوم میں (آیۃ) کے لفظ کے بیان میں بتفصیل تمام بہت دلائل سے مرقوم ہوگی۔ انشاء اللہ تعالے۔

باب دوم

اس میں قرآن مجید کے متعلق ساتسو پینتالیس ۷۴۵ حدیثیں ہیں جو چند فصلوں میں بیان کیجاتی ہیں

فصل اول

قرآن مجید کی فضیلت میں

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ

بشرح السنہ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے روز تین چیزیں عرش کے نیچے ہوں گی ایک تو قرآن جو (اپنے احکام وحدود ضایع کرنے پر) بندوں سے خصومت کریگا دوسری امانت ہو اور تیسری خوشی وقرابت کہ وہ پکاریگی کہ خبردار ہو جسنے مجھکو دنیا میں جوڑا اور مجھ سے سلوک کیا خدا تعالے بھی آج اسکو جوڑے گا اور اس سے سلوک کریگا۔ اور جس نے دنیا میں مجھکو کاٹا ہے خدائے تعالیٰ آج اسکو کاٹے گا۔

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ (ترمذی)۔

جس کے سینہ میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔ ترمذی۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْجُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِھَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ (دارمی)

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر قرآنمجید چمڑے میں رکھکر آگ میں ڈالاجاوے تو نہ جلیگا۔ (دارمی)

ف

یہ نہ جلنا صدق نیت واعتقاد واثق کی صورت میں ہے کرامت کی طور پر بعضوں نے کہا ہے کہ یہ حضرت کے زمانہ میں حضرت کا معجزہ تھا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل کرے اس کے جسم کو دوزخ کی آگ نہیں جلائیگی اس واسطے کہ اس کے جسم میں قرآن ہے۔

اَلْقُرْاٰنُ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ۔

قرآن مجید خدا کو محبوب تر ہے آسمان اور زمین اور ان چیزوں سے جو ان میں ہیں۔

اَلْقُرْاٰنُ غِنًی لَّا فَقْرَ بَعْدَہٗ وَلَا غِنًی دُوْنَہٗ۔

قرآن مجید ایک ایسی تونگری ہے کہ اس کے حاصل کرنیکے بعد محتاجی نہیں اور نہ اس کے سوائے کوئی تونگری ہی یعنی تلاوت کرنیوالی کو دلمیں استغنا ہوتا ہے۔

اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ وَّمُشَفَّعٌ وَّ مَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ قَادَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَهٗ سَاقَهٗ اِلَى النَّارِ (طب)

قرآن شفاعت کرنیوالا اور مقبول الشفاعۃ ہے اور ایسا خصم ہے کہ صادق قرار دیا گیا ہے جو کوئی اس کو اپنے آگے رکھیگا اور اس کی پیروی کریگا تو اس کو جنت کی طرف لیجائیگا۔ اور جو اس کو پس پشت ڈالیگا تو اس کو دوزخ کیطرف ہانکے گا۔ (طب)

فَضْلُ الْقُرْآنِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ۔

قرآن کی فضیلت دوسرے تمام کلام پر ایسی ہے جیسے خدا کی فضیلت اسکی مخلوق پر ہے۔

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ۔

روزہ اور قرآن دونوں بندہ کیلئے شفاعت کریں گے۔

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ۔

قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے سفارش بنکر آوے گا۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاِنَّ اَفْضَلَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا (مسلم)

بعد حمد و ثنا پس زیادہ تر سچا کلام کلام اللہ ہے اور بہترین چال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور بدترین کام بدعت کے کام ہیں (مسلم)

عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ۔

حارث اعور سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مسجد میں گذرا دیکھتا کیا ہوں کہ

فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا تَرٰی اَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِی الْاَحَادِیْثِ قَالَ اَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَکَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ مَنِ ابْتَغَی الْهُدٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ وَهُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ وَهُوَ الَّذِیْ لَا یَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ

لوگوں نے بری کام شروع کر دئے ہیں۔ میں حضرت علی کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی یا امیر المومنین کیا آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے امور شنیعہ کو شروع کیا ہے آپ نے کہا کیا وہ ایسا کر چکے ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ بندگان خدا ہوشیار ہو قریب تر بہت بڑا فتنہ ہو گا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس فتنہ سے نکلنے کا ذریعہ کیا ہی فرمایا اللہ تعالی کی کتاب ہے کہ اس میں ان امتوں کے قصے ہیں جو تمہارے آگے گذری ہیں اور ان حالتوں کی خبریں ہیں جو تمہاری بعد آئیں گی اور تمہاری شریعت کا حکم ہے اور وہ حق و باطل میں فصل کرنیوالا ہی نہ کہ ہنسی کی بات جو سرکش اس کو چھوڑ دے گا حق تعالی اس کی ٹکڑی ٹکڑے کر ڈالیگا اور جو کوئی اس کے غیر میں ہدایت طلب کرے گا اللہ اس کو گمراہ کر دے گا اور وہ مضبوط رسی خدا کی ہے اور وہ

وَلَا تَلْبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ
وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ
وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ
وَلَا تَنْقَضُ عَجَائِبُهُ
هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ
اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا
يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ
فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ
وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ
حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ
دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا
اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ رَوَاهُ
الدارمی۔ والترمذی (مشکوٰۃ)

نصیحت وحکمت والا کلام ہے اور وہ راہ راست ہے اور وہ ایسا کلام ہے جس کو ہوا پرست کچھ نہیں کر سکتے اور نہ کسیکی زبان اسکے ساتھ مختلط ہوتی ہے اور نہ علماء اس کی قرارت سے سیر ہوتے ہیں اور نہ وہ بار بار مکرر پڑہنے سے کہنہ وبدمزہ ہوجاتا ہے یعنے بار بار دھراکر پڑھنے سے اس کا پہلا مزہ متغیر نہیں ہوجاتا اور نہ اس کے عجائب کم ہوتے ہیں وہ وہی کلام ہے جب اس کو جنّوں نے سنا تو توقف نہ کر سکے تاآنکہ کہا انّا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ۔ جو کوئی اس کے مطابق خبر دیگا وہ راست کہیگا اور جو اسپر عمل کرے گا ماجور ہوگا۔ اور جو اس کے مطابق حکم کرے گا عدل کرے گا اور جو لوگوں کو اسکی طرف بلائے گا راہ راست پائیگا حارث اعور کہتے ہیں کہ حضرت علی نے ان باتوں کو سناکر کہا کہ لو اعور ان کو یاد رکھو۔

ف

انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ - بے شک سنا ہم نے عجیب قرآن کو جو راہ بتلاتا ہے سیدھے راستہ کی طرف پس ایمان لائے ہم اس پر

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْقُرْاٰنِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ اٰخَرِیْنَ (حکم)

اللہ تعالیٰ اس قرآن کے وسیلہ سے بہت سی قوموں کو بلند مرتبہ اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے - حم -

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَأْدُبَۃُ اللّٰہِ فَاَقْبِلُوْا مِنْ مَأْدُبَۃِ اللّٰہِ مَا اسْتَطَعْتُمْ - (حم)

یہ قرآن مجید اللہ کا طعام ضیافت ہے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو اللہ کی ضیافت قبول کرو یعنی کھاؤ - حم -

تَبَرَّکْ بِالْقُرْاٰنِ فَھُوَ کَلَامُ اللّٰہِ (ط)

قرآن سے برکت لو کہ وہ کلام خدا ہے - (ط)

حَبْلُ اللّٰہِ ھُوَ الْقُرْاٰنُ (فو)

خدا کا قرآن ہی ہے رسی یعنی وسیلہ - (ف)

خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ (ہ)

بہترین دوا قرآن ہے - (ہ)

سَیِّدُ الْکَلَامِ الْقُرْاٰنُ (فو)

کلام کا سردار قرآن ہے - (فر)

عَلَیْکَ بِالشِّفَائَیْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ - (ک)

تم شفا دینے والی دو چیزوں کو یعنی شہد اور قرآن کو لازم کرلو - (ک)

اِنَّہٗ لَنْ یَتَقَرَّبَ اِلَی اللّٰہِ بِاَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْہُ

(اسد الغابہ) (میزان الاعتدال)

بے شک اللہ تعالیٰ کے تقرب کیلئے قرآن سے کوئی چیز افضل نہیں -

فَضْلُ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید کو کل

عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ الرَّحْمٰنِ
عَلٰی سَائِرِ عِبَادِہٖ (ھق)
اَلْقُرْآنُ ھُوَ الدُّعَاءُ (فر)
اَلْقُرْآنُ ھُوَ الدَّوَاءُ (ص)
اَلْقُرْآنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ (فر)
اَلْقُرْآنُ کُلُّہٗ صَوَابٌ (خ)
کُلُّ اٰیَۃٍ فِی الْقُرْآنِ دَرَجَۃٌ
فِی الْجَنَّۃِ وَمِصْبَاحٌ فِیْ
بُیُوْتِکُمْ۔ (طبری)
یَؤُمُّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قِرَاءَۃً
لِلْقُرْآنِ۔ (ن)
مَنْ بَلَغَہُ الْقُرْآنُ فَقَدْ
مُشَافَھَتُہٗ (فر)
مَنْ لَمْ یَسْتَشْفِ بِالْقُرْآنِ
فَلَا شِفَاءَ لَہٗ (فر)
مَنْ لَمْ یَسْتَغْنِ بِالْقُرْآنِ
فَلَا اَغْنَاہُ اللّٰہُ (غز)
کُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ
یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا
سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ اَیِ الْاِیْمَانُ

کلام پر ایسی بزرگی ہے جیسی بزرگی
خدا تعالیٰ کو اپنے تمام بندوں پر ہے۔ (ہق)
قرآن ہی دعا ہے۔ (فر)
قرآن ہی دوا ہے۔ (ص)
میرے نزدیک قرآن زمین و آسمان سے
زیادہ پیارا ہے۔ (فر)
کل قرآن راست ہے (خ)
قرآن کی ہر ہر آیت جنت میں ایک
درجہ ہے اور تمہاری گھروں میں چراغ
ہے۔ (طبری)
تمہاری امامت وہی کرے جو تم میں قرآن
کی زیادہ تلاوت کرتا ہے (ن)
جس کو قرآن پہنچا گویا میں نے بالمشافہہ
اس سے بات کی (فر)
جس نے قرآن سے تندرستی نہ چاہی
اس کے لئے شفا ہی نہیں (فر)
جو کوئی قرآن کے ذریعہ سے بے نیاز
نہ ہوا اللہ بھی اس کو بے نیاز نہ کرے (غز)
ہر ایک سبب و نسب روز قیامت
منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے
سبب و نسب کے۔ مراد ایمان

وَالْقُرْاٰنُ (معالم) | و قرآن ہے۔ (معالم)

ف

سبب سے مراد ایمان اسوجہ سے ہے کہ حضرت (صلعم) ایمان کے ظاہر کرنے کو تشریف لائے ہیں نسب سے مراد قرآن اس سبب سے ہے کہ قرآن حضرت رسالت مآب علیہ السلام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچاتا ہے نسبت نسب سے ماخوذ ہے۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ (مُسْلِمٌ)

طہارت نصف ایمان ہے۔ اور الحمد کا ثواب میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ثواب زمین و آسمان کی وسعت کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ایمان ہے اور صبر نور قوی ہے اور قرآن تیری خوبی اور برائی کی دلیل ہے۔ (مسلم)

اَلْقُرْاٰنُ صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ عَلٰى مَنْ كَرِهَهٗ۔ (فر)

قرآن اس شخص پر دشوار اور مشکل ہوجاتا ہے جو اس کو مکروہ جانتا (فر)

اَلْقُرْاٰنُ هُوَ النُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ (هب)

قرآن کھلا نور ہے اور حکمت والی نصیحت ہے اور سیدھی راہ ہے (ہب)

اَلشُّفَعَا خَمْسَةٌ اَلْقُرْاٰنُ

سفارش کرنیوالے پانچ ہیں۔ قرآن

وَالرَّحِمُ وَالْاَمَانَةُ وَنَبِيُّكُمْ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ (ف)	قرابت۔ امانت۔ اور تمہارے نبی (یعنی محمد رسول اللہ صلعم) اور انکی اہل بیت (ف)

ف

دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ علماء و شہدا وغیرہم بھی شفاعت کریں گے پس اس حدیث میں حصر مراد نہیں۔

كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اِذَا وَرَدَ الْخَصْمُ نَظَرَ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ثُمَّ فِي السُّنَّةِ ثُمَّ يَسْاَلُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ وَعُمَرُ يَنْظُرُ قَضَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ (تاریخ الخلفا)	ابو بکر و عمر رض کی عادت تھی کہ جب خصم آتا تو قرآن مجید دیکھتے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دیکھتے اگر ان دونوں میں کوئی حکم نہ ملتا تو ابو بکر رض لوگوں سے دریافت کرتے تھے اور عمر رض جناب صدیق کے فیصلوں کو دیکھتے تھے (تاریخ الخلفا)
قَالَ مُقَاتِلٌ مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْاٰنُ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَهُوَ نَذِيْرٌ لَّهٗ	مفسر مقاتل نے کہا ہے کہ جس جن اور انسان کو قرآن پہنچ گیا تو وہ اس کو اللہ کا ڈر سنانے والا ہے۔ (معالم)

مطلب اس فرمان کا یہ ہے کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے جیسے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اللہ کا ڈر سنانے والے تھے اسی طرح قرآن شریف بھی اللہ تعالیٰ کا ڈر سنانے والا ہے اس لئے رسول خدا نے بھی فرمایا ہے جس کو قرآن پہنچ گیا گویا میں نے بالمشافہہ اس سے باتیں کیں یعنی جو کچھ وعظ و نصیحت میں کرنے والا تھا گویا قرآن نے ان سبکو بیان کر دیا پس جس کو قرآن پہنچا گویا اس کو میری نصیحت پہنچ گئی اور اس نے

قرآن شریف رسول اللہ کا نائب ہے

خاص میری زبان کا کلام سنا

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْآنُ فَكَأَنَّمَا رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ (معالم)

محمد بن کعب قرظی نے فرمایا ہے کہ جس کو قرآن پہنچ گیا ہے گویا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور آپکی نصیحتیں سنیں (معالم)

فصل

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت

قَالَ غَوْثُ الثَّقَلَيْنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جِلَاءُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ۔

جناب غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ابن عمر رضؓ سے روایت ہی انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ دل زنگ آلود ہوتے ہیں جیسے پانی لگنے سے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے کسی نے عرض کی یارسول خدا اسکو صاف کرنے والی کیا چیز ہے فرمایا موت کی کثرت یاد اور قرآن کی تلاوت۔ محدث بیہقی نے اس کی روایت کی ہے۔

إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُحَدِّثَ رَبَّهُ فَلْيَقْرَأِ الْقُرْآنَ۔

جب تم میں سے کوئی چاہے کہ اپنے رب سے کلام کرے تو چاہیئے کہ قرآن پڑھے

لَاحَسَدَ اِلَّا عَلٰی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا یُنْفِقُ مِنْہُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ۔ (متفق علیہ)

رشک دو شخص پر کرنا چاہیے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا اور وہ اسکو رات اور دن میں پڑھا کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسکو اللہ نے مال عنایت کیا اور وہ اس کو رات اور دن امور خیر میں خرچ کیا کرتا ہے (یعنی راہِ حق میں) مستحقونکو دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَہٗ بِہٖ حَسَنَۃٌ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ بَلْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ (ترمذی)

جس نے قرآن کا ایک حرف بھی پڑھا تو اسکی عوض ایک نیکی ہے اور وہ نیکی اپنے دہ چند یعنی ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ سارا الٓمّٓ ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف ہی (ترمذی)

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْہِ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا لَوْکَانَتْ فِیْکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا (احمد)

جس نے قرآن کو پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا تو اس کے والدین کو روز قیامت تاج پہنائے جاویں گے جنکی روشنی آفتاب کی روشنی سے کہ دنیا کی گھروں میں ہوتی ہی بڑھکر ہوگی اگر آفتاب تم میں ہو جاوی پھر جس نی اس قرآن پر عمل کیا اس کو کیا خیال کرتے ہو اسکا درجہ تو اس سے بھی کہیں فائق تر ہوگا (احمد)

قَارِئُ الْقُرْاٰنِ وَصَاحِبُ الصَّدَقَةِ لَيْسَتْ لَهُمَا بَعْدِ لٌ - (مجمع البحار)

قرآن پڑھنے والے اور خیرات کرنے والے کے برابر کوئی نہیں۔

سَبْعٌ يَجْرِيْ لِلْعَبْدِ اَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِيْ قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ - مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا اَوْ اَجْرٰى نَهْرًا اَوْ حَفَرَ بِئْرًا اَوْ غَرَسَ نَخْلًا اَوْ بَنٰى مَسْجِدًا اَوْ وَرَّثَ مُصْحَفًا اَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ - (بزار)

سات عمل ہیں بندے کے لیے ان کا عمل جاری رہتا ہے اور وہ مرکر اپنی قبر میں پڑا رہتا ہے۔ جس نے علم سکھایا یا نہر جاری کردی یا باؤلی کھودی یا کھجور کا جھاڑ لگایا یا مسجد بنادی یا مصحف کا وارث کر دیا تا اپنا وارث اپنے بعد اس میں پڑھے یا ایسے فرزند کو چھوڑا کہ اس کے مرجانے کے بعد اسکیلئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔ (بزار)

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللهِ اِلَّا وَكَّلَ اللهُ لَهٗ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ -

جو مسلمان سونے کیلئے اپنے بستر پر آوے اور کلام اللہ کی کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسپر ایک فرشتہ کو موکل گردانتا ہے تو کوئی ایذا دینے والی چیز اس کے نزدیک آ نہیں سکتی تاآنکہ جب چاہے بیدار ہوتا ہے۔

اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ يُقْرَأُ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ يَكْثُرُ خَيْرُهٗ وَالْبَيْتُ الَّذِيْ

جس گھر میں قرآن پڑھا جاوے اسکی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اور جس گھر میں

لَمْ يُقْرَأْ فِيْهِ الْقُرْآنُ يَقِلُّ خَيْرُهٗ۔

قرآن نہ پڑھا جاوے اسکی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے۔

ثَلٰثَةٌ لَا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ هُمْ عَلٰى كَثِيْبٍ مِّنْ مِسْكٍ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَاَمَّ بِهٖ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ الْحَدِيْث

تین شخص ہیں کہ قیامت کی بڑی ڈر سے انکو ہول نہ ہوگا اور نہ ان تک حساب کی نوبت پہنچیگی وہ لوگ ایک ٹیلے پر مشک کے کھڑے ہوں گے تاآنکہ خلق حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے ایک تو وہ شخص ہے جس نے ذات الٰہی کی دیدار کی طلب میں قرآن پڑھا اور اس کو پڑھکر لوگوں کی امامت کی اور وہ اس سے راضی تھے۔ تا آخر حدیث۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

جس نے راہ خدا میں قرآن مجید کی تلاوت کی تو اس کا درجہ صدیقوں اور شہیدوں اور پاکبازوں کے ساتھ لکھا جاوے گا اور وہ کیسے اچھے رفیق ہیں۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يُحِلُّ حَلَالَهٗ وَيُحَرِّمُ حَرَامَهٗ حَرَّمَ اللّٰهُ لَحْمَهٗ وَدَمَهٗ عَلَى النَّارِ وَجَعَلَهٗ رَفِيْقَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

جس نے قرآن پڑھ لیا اور روز و شب کی ساعتوں میں اس کے ساتھ قیام کیا یعنی نماز میں اسکی تلاوت کی اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا یعنی قرآن کے احکام کا اتباع کیا تو اللہ تعالی اسکے گوشت اور خون کو دوزخ پر حرام کردیگا اور اسکو کاتبان لوح محفوظ کے بزرگ اور

حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ
کَانَ الْقُرْاٰنُ حُجَّۃً لَّہٗ

یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ
شَغَلَہٗ ذِکْرِیْ وَتِلَاوَۃُ
کِتَابِیْ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ
اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفِیْعًا لِاَصْحَابِہٖ
(حم)

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ
مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ
اَیُّھُمَا اَکْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ
فَاِنْ اُشِیْرَ اِلٰی اَحَدِھِمَا
قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ (کتاب
التبیان فی آدابِ حملۃ القرآن)

اِقْرَأْ فُلَانُ فَاِنَّھَا السَّکِیْنَۃُ
نَزَلَتْ عِنْدَ الْقُرْاٰنِ اَوْ
تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ - (مسلم)

نیک کار فرشتوں کا ساتھی کردیگا
جب روز قیامت آویگا تو قرآن اسکی
خوبی کی دلیل پہنچا دیگا۔

خدای تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ میرا ذکر
اور میری کتاب قرآن مجید کی تلاوت
جسکو دعا کرنیسے باز رکھے تو جو کچھ دعا کرنیوالوں
کو مرحمت کرتا ہوں اس سے بڑھ کر
اس کو عنایت کرتا ہوں۔

قرآن پڑھا کرو کیونکہ قرآن روز قیامت
اپنے تلاوت کرنیوالوں کا سفارشی ہوگا
(حم)

جمع کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد کے
مقتولوں کے دو دو شخص کو پھر پوچھتے
تھے کون ان دونوں میں قرآن زیادہ
پڑھنے والا ہے جب کوئی ایک کے
طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو قبر میں
پہلے رکھتے تھے۔ (تبیان)

اے فلان قرآن پڑھا کر کیونکہ
وہ تسکین تھی جو قرات کے وقت
اتری تھی (مسلم)

ف

ایک صحابی نے سورۂ کہف کی تلاوت شروع کی اوران کے بازو گھوڑا باندھا ہوا تھا اثنار قرأت میں گھوڑا کودنے لگا اس صحابی نے جو پلٹ کر دیکھا تو ابر کے ٹکڑے نظر آئے اس قصہ کو انھوں نے نبی علیہ السلام سے کہا آپ نے جواب میں مداومت تلاوت کا حکم کیا اور یہ تبلادیا کہ وہ ٹکڑے تسکین تھے۔ اغلب ہے کہ اس صحابی کا نام اُسید تھا جیسے دوسری حدیث میں مصرح ہے۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِیْحُهَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَیِّبٌ (مسلم)

جو ایمان دار قرآن پڑھا کرے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی بو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے (مسلم)

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ (ابوداؤد)

جب لوگ کسی خانۂ خدا میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ملکر بعض بعض کو سناتے ہیں تو ان پر تسکین اترتی ہے اور ان کو رحمت ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور خدا ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے اُن فرشتوں میں جو اسکی قربت کی جگہ میں ہیں (ابوداؤد)

مَا قَعَدَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلَائِکَۃُ۔ (ترمذی)

جب کوئی قوم مسجد میں بیٹھکر کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں دور کرتی ہے تو اس پر تسکین اترتی ہے اور رحمت اس کو ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں (ترمذی)

اِذَا قَرَأَ الْقَارِیُٔ فَاَخْطَأَ اَوْلَحَنَ فِیْہِ اَوْکَانَ اَعْجَمِیًّا کَتَبَہُ الْمَلَکُ کَمَا اُنْزِلَ (فو)

جب قاری قرآن پڑھے اور اس میں خطا یا لحن کرے یعنی اعراب صحیح نہ پڑھے یا وہ کند زبان ہو تو فرشتہ اس کو ویسا ہی صحیح لکھتا ہے جیسا اترا (فو)

ف

حدیث اذا قرأ القارئُ فاخطأ۔ اور حدیث رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْاٰنِ میں جو تناقض معلوم ہوتا ہے اس کی توفیق مقدمہ میں (ف غلط پڑھنے کا عذر الخ) میں بخوبی مذکور ہے۔ من اراد الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ۔

اَعْبَدُ النَّاسِ اَکْثَرُھُمْ تِلَاوَۃً لِلْقُرْاٰنِ۔ (فو)

لوگوں میں زیادہ تر عابد وہی ہے جو قرآن کو اکثر تلاوت کرے (فو)

اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ (فو)

سب عبادتوں سے افضل قرآنکی تلاوت ہے (فو)

اَللّٰھُمَّ اَفْقِرِ الْمُعَلِّمِیْنَ کَیْ لَا یَذْھَبَ الْقُرْاٰنُ (فو)

خداوندا قرآن تعلیم کرنیوالوں کو درویش بنا تا قرآن نہ چلا جاوے (فو)

عَلَيْكَ بِقِرَاْءَةِ الْقُرْآنِ قَالَهُ لِمَنْ شَكَىٰ وَجْعًا فِي حَلْقِهِ ۔ (هق)

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ (ك)

عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (فر)

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ مُقَطِّعَةٌ لِلْبَلْغَمِ (فر)

مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ (حم)

مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ السَّابِقِيْنَ ۔ (فر)

مَنْ قَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ (فر)

مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ (ك)

مَنْ قَرَأَ بِمِائَتَيْ آيَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ ۔ (فر)

تم اپنے پر قرآن کی تلاوت لازم کرلو یہ حکم اس شخص کو فرمایا تھا جس نے درد حلق کی شکایت کی تھی (ہق)

تم اپنے پر شفا بخشنے والی دو چیز شہد اور قرآن کو لازم کرلو۔ (ک) یعنی بالالتزام استعمال کیا کرو۔

تم اپنے پر قرآن کی تلاوت لازم کرلو کیونکہ وہ پروردگار عالم کا کلام ہے (فر)

قرآن کی تلاوت بلغم کو کاٹ دیتی ہے (فر)

جس نے شب کو سو آیتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک شب کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے (حم)

جس نے تین سو آیتیں پڑھیں تو سابقین میں لکھا جاویگا (فر)

جس نے سو آیتیں پڑھیں تو قرآن اس سے خصومت نہ کریگا (فر)

جو کوئی شب میں سو آیتیں تلاوت کرے وہ غافلوں میں لکھا نہ جاویگا (ک)

جس نے دو سو آیتیں پڑھیں اس نے بہت تلاوت کی (فر)

مَنْ قَرَأَ سِتَّمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْخَاشِعِيْنَ (فر)
جس نے چھ سو آیتیں پڑھیں تو خاشعوں میں لکھا جاویگا (فر)

لَا يُخْرَفُ قَارِئُ الْقُرْآنِ (ك)
قرآن پڑھنے والا پڑھاپے سے بدحواس نہیں ہوتا۔ (کر)

يَا بُنَيَّ لَا تَغْفَلْ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ۔ (فر)
بیٹا قرآن کی تلاوت سے غافل نہ ہو۔ (فر)

يَا حُذَيْفَةُ عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ (حم)
اے حذیفہ تم کلام اللہ کو اپنے پر لازم کرلو (حم)

يَا سَلْمَانُ عَلَيْكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ (فر)
اے سلمان تم قرآن کی قرأت اپنے پر لازم کرلو (فر)

لِيَؤُمَّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ (ش)
لوگوں کی امامت کلام اللہ کو زیادہ پڑھنے والا کرے۔ (ش)

لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَقْرَأُكُمْ۔ (فرد)
چاہیئے کہ تم میں سے جو نیک ہو تمہارے لئے وہ اذان کہے اور تم میں سے قرآن اچھا زیادہ پڑھنے والا تمہاری امامت کرے (فرد)

يَؤُمُّكُمْ أَقْرَأُكُمْ وَإِنْ كَانَ وَلَدُ الزِّنَا (فر)
تم میں زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والا تمہاری امامت کرے۔ (فر)

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا شَافَهَنِيْ وَشَافَهْتُهُ (فر)
جس نے قرآن پڑھا گویا بالمشافہ اس نے مجھ سے اور میں نے اس سے باتیں کیں (فر)

إِنَّ اللّٰهَ يَنْصُتُ لِلْقُرْآنِ وَيَسْمَعُهُ مِنْ أَهْلِهِ (فر)

خدا تعالیٰ تلاوت قرآن کے وقت متوجہ ہوجاتا ہے اور اس کو اسکے پڑھنے والوں سے خوشنودی کیساتھ سنتا ہے۔ (فر)

قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ (ط)
قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْقُرْآنِ (فر)

قید کرو علم کو کتاب خدا کیساتھ (ط)
علم کو قرآن کے ساتھ قید کرو (فر)

ف

یعنی قرآن مجید کی تلاوت کرو تاتمہارا علم مقید جانور کی طرح تمہارے پاس رہے بعضوں نے حدیث اول میں کتاب سے کتابت کے معنی مراد لئے ہیں اور اس کا مطلب ظاہر ہے۔

اَلْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ (ابو)

جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا (ابو)

اَلْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنَ الدَّاءِ وَالْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ (معالم التنزیل)

شہد شفا ہے امراض جسمانی کیواسطے اور قرآن شفا ہے دل کی بیماری کے واسطے۔

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ۔ (معالم التنزیل)

لازم کرو تم دو چیز شفا بخشنے والونکو جو قرآن اور شہد ہے۔

يَقُولُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى
مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ
ذِكْرِیْ وَمَسْأَلَتِیْ اَعْطَيْتُهٗ
اَفْضَلَ مَا اُعْطِى السَّائِلِيْنَ
وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى
سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهٖ
(ت مى حص حصين)
اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ
(م ت) هِیَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ
بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ مَنْ قَالَهَا كُتِبَ
لَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشَرُ
حَسَنَاتٍ لَاَنْ اَقُوْلَهَا
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ (م ت س مص
عو حص حصين)
اَفْضَلُ الذِّكْرِ الْقُرْاٰنُ

فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کو-
مشغولی قرآن میرے ذکر اور میرے
سے کوئی چیز مانگنے سے باز رکھے
تو میں اُس کو اُس سے بہتر دوں گا
جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور
اللہ کے کلام کی بزرگی دوسرے
کلاموں پر مانند بزرگی اللہ جل شانہ
کی ہے مخلوق پر۔ (ت می حص حصین)
زیادہ تر محبوب باتیں اللہ تعالیٰ کے پاس
چار ہیں سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
ان چاروں میں جسکو تو اول پڑھے مضائقہ
نہیں (م ت) یہ چار باتیں افضل کلام
ہیں بعد قرآن کے اور یہ چاروں بھی
قرآن میں سے ہیں جو پڑھے انکو
لکھے جاویں گے اسکے واسطے ہر حرف
کے عوض دس نیکیاں قسم ہے اللہ تعالیٰ
کی ان کلمات کا کہنا میرے نزدیک
تمام دنیا سے محبوب تر ہے
(م ت)
افضل ذکر کا قرآن ہے مگر

اِلَّا مَا شُرِعَ بِغَیْرٍ (حصن حصین) | جو غیر قرآن کیساتھ مشروع ہو۔

ف

مثلاً حالت رکوع وسجود میں تسبیح پڑھنی افضل ہے قرآن کے پڑھنے سے بلکہ اس حالت میں قرآن پڑھنا مکروہ وممنوع ہے اور حدیث میں وارد ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ - رواہ الترمذی وابن ماجۃ عن جابر مشکوٰۃ باب التسبیح ان دونوں حدیثوں میں ظاہر تعارض ہے اس کی توفیق وتطبیق باعتبار مقام واقرار ہو سکتی ہے جیسے نزع روح کے وقت لا الٰہ الا اللہ کا ورد افضل ہے تلاوت قرآن سے اور امی ان پڑھ پر بھی اور عالم کے واسطے تلاوت قرآن یا یوں کہا جاوے کہ بعد تلاوت قرآن کے ورد لا الٰہ الا اللہ کا دوسرے اذکار سے افضل ہے قرآن کا افضل ہونا لا الٰہ الا اللہ کے ورد سے حدیث احب الکلام الی اللہ اربع میں سابق مذکور ہوا ہے۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرَدُّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا قَالَ عِكْرَمَةُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يَصِرْ بِهٰذِهِ الْحَالَةِ (جلالین)

یہ جو خدا تعالیٰ سورۂ حج کے درمیان آدمی کے نشو ونما کے مدارج بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اور بعض تم میں وہ بھی ہیں جو لٹائے جاتے ہیں طرف رذیل تر عمر کے یہاں تک کہ بھول جاوے بعد جاننے کے اس کے بیان میں عکرمہ تابعی ابن عباس کی شاگرد یہ فرماتی ہیں جو کوئی قرآن پڑھیگا وہ اس بری حالت کو نہ پہنچیگا۔ (جلالین)

اَلْقُرْآنُ غِنًى وَلَا غِنًى دُوْنَهٗ (عقیلی)	قرآن تونگری ہے اس کے سوا کوئی تونگری نہیں۔

ف

قال ابو البقاء الغنیٰ مِنَ الا ستغناء دل علیٰ ذالک مورد
جو شخص قرآن سے غنی نہیں ہوا وہ ہمارے میں نہیں اس لیئے کہ اسے
باوجود قرآن جاننے کے محتاج کہلایا یہ بڑی ناشکری کی۔ اتنی بڑی زیادہ
تونگری حاصل ہوے بعد پھر محتاجی کا نام نہ لینا چاہیے قال فی مجمع البحار
یحتمل کونہ من التغنی ۔یعنی جو شخص قرآن خوش آواز سے نہیں پڑھتا
وہ ہمارے میں نہیں۔ تغنی الرجل ای استغنی۔ تغنیۃ سرود گفتن
تغنی کذالک کذا فی الصحاح ۔

قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ الحدیث بیہقی۔	نماز میں قرآن تلاوت کرنا غیر نماز میں تلاوت کرنے سے افضل ہے اور غیر نماز میں تلاوت کرنا سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے بہتر ہے آخر حدیث تک۔ بیہقی
اَدِّبُوْا اَوْلَادَكُمْ عَلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فَاِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ	تمہاری اولاد کو تین خصلتوں کی تعلیم کرو تمہارے نبی کی محبت اور آپ کے اہل بیت کی محبت اور قرآن مجید کی تلاوت کیونکہ قرآن کے حاملین

فِیْ ظِلِّ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ مَعَ اَنْبِیَائِہٖ وَاَصْفِیَائِہٖ (دلی - و ابن شاذان)

اس روز اللہ کے سایہ میں ہوں گے جب اس کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا اس کے انبیاء اور برگزیدہ بندوں کے ساتھ (دلی - و ابن شاذان)

فصل

تعوذ کی فضیلت میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ تَسَاتَا بِحَضْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ اَحَدُھُمَا غَضَبًا شَدِیْدًا وَ انتفخت اَوْدَاجُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْقَالَھَا لَذَھَبَ ذَا عَنْہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (مسلم)

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے نبی صلعم کے حضور میں ایک دوسرے کو سب و شتم کرنا شروع کیا ان میں سے ایک کو بہت غصہ آیا اور اس کی شہ رگیں پھول گئیں حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایک ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو کہے تو اس سے یہ غصہ دفع ہوجاویگا اور وہ بات اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے - (مسلم)

لَا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ ھٰذَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ

لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھا کرینگے یہانتک کہ یہ کہا جائیگا کہ اللہ نے کل مخلوق کو پیدا کیا

فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا
ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ اَحَدٌ
اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ
يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهٖ
ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (ابوداؤد)

تو اللہ کو کس نے پیدا کیا پس جب لوگ
یہ کہنے لگیں تو تم کہو کہ خدا ایک ہے
اور بے نیاز ہے اور نہ اس نے
کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور
اور نہ اس کی برادری ہے پھر تین بار
بائیں جانب سے تھوکے اور شیطان
مردود سے اللہ کی پناہ مانگے۔
(ابوداؤد)

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَرَأَ
ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ
سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ
بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ
يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ
فَاِنْ مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ
الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا
وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ كَانَ
بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

جو کوئی صبح میں تین بار اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم کہے اور سورۂ
حشر کے آخر کے تین آیتیں پڑھے
تو اللہ اس پر ستر فرشتوں کو
موکل کر دیتا ہے وہ اسپر رحمت
بھیجتے ہیں تا آنکہ شام ہو جائے اگر
وہ شخص اسی دن مر جائے گا تو شہید
ہو کر مرے گا اور جو کوئی انکو
شب میں کہے گا تو وہ بھی
اسی درجہ میں ہوگا۔

مَنِ اسْتَعَاذَ فِي الْيَوْمِ عَشَرَ
مَرَّاتٍ وَكَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

جو کوئی ایک دن میں دس بار خدا کی
پناہ مانگے تو اللہ اس پر

مَدکَایَدُ وُدُعَثہُ الشَّیْطَانَ

ایک فرشتہ مقرر کردیگا وہ ملک اس سے شیطان کو دور رہا نکر سے گا۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَوَّلَ مَا نَزَلَ بِهٖ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ قُلْ يَا مُحَمَّدُ اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ (رازی)

ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جبرئیل پہلے بار رسول خدا صلعم پر نازل ہوئے تو کہا اے محمد کہو استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم (جب آپ نے یہ پڑھا تو) پھر کہا کہ کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرأ باسم ربک الذی خلق۔ (رازی)

ف

اَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

میں اس خدا کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ سننے والا اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں نام سے خدائے مہربان رحم فرمانے والے کے۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۔ پڑھو نام سے اپنے رب کے جس نے پیدا کیا۔ یہ سورۂ اقرأ کا شروع ہے یہی آیت سب سے پہلے اتری۔

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَارَةً يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کہتے میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے

وَتَارَةً يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ
وَنَفْثِهٖ - قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضہ
وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
يَتَعَوَّذُ لِلْقِرَاءَةِ غَيْرَ الْاُوْلٰى
بَلْ كَانَ يَنْهَضُ ثُمَّ يَفْتَتِحُ
الْقِرَاءَةَ - وَكَانَ ابْنُ
سِيْرِيْنَ يَسْتَعِيْذُ فِيْ كُلِّ
رَكْعَةٍ وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضہ
يَجْهَرُ بِالْاِسْتِعَاذَةِ وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ يُسِرُّ بِهَا وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ (كشف الغمة)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ
اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اور کبھی کہتے میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ
کی جو سننے والا جاننے والا ہے
مردود شیطان سے اس کے وسوسہ
اور پھونکنے اور دم کرنے سے اور
کہا ابوہریرہ نے نہیں اعوذ پڑھتے
تھے نبی علیہ السلام قرآن پڑھنے کے
واسطے پہلے کے سوائے بلکہ برخواست
کرتے اور شروع کرتے قرارۃ
اور ابن سیرین ہر رکعت میں
اعوذ پڑھتے تھے - اور ابوہریرہ
اعوذ پکار کر پڑھتے تھے اور
ابن عمر آہستہ پڑھتے تھے
اعوذ کو (کشف الغمہ)

جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام
نے جب نماز شروع کی تو تین
دفعہ اللہ اکبر کبیرا کہا اور تین بار
والحمد للہ کثیرا اور تین بار
سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا
بعد از آں کہا اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم

مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ ۔(ہ د)

من ہمزہ ونفخہ ونفثہ ۔رازی ہ د۔ ہمزہ بچشم اشارہ کردن ۔ نفخ دمیدن ۔ نفث دمیدن ۔ وہو اقل من التفل ۔ نفخ دمیدن فوح دمیدن۔

ف

اللہ اکبر کبیراً ۔ اللہ بہت بڑا ہے ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ۔ اور اللہ کے لئے بہت ساری ثنا ہے ۔ وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ۔ اور میں خدا کی تنزیہ کرتا ہوں صبح اور شام ہیں اعوذ باللہ مِنَ الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ ۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس شیطان سے کہ رحمت سے ہانکدیا گیا ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے وسوسے اور اس کے پھونکنے اور سحر سے ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (رازی)

ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول خدا صلعم جب رات کو تہجد کی نماز میں کھڑی ہوتے تھے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے اور پھر کہتے اعوذ باللہ السمیع العلیم مِنَ الشیطان الرجیم (رازی)

ترجمہ میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جو سننے والا اور جاننے والا ہے شیطان مردود سے ۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ۔

مروی ہے جبیر بن مطعم سے وہ اُن کے باپ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا ۔

اَنَّهٗ صلعم كَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

حضرت رسول اللہ صلعم قرائت کے آگے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھتے تھے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ قُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالَ هٰكَذَا اَقْرَاَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللَّوْحِ عَنِ الْقَلَمِ - (ریاض الطالبین)

ابن مسعود سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے کہا۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سننے والے جاننے والے کی مردود شیطان سے پس کہا مجھکو حضرت نے اے ام عبد کے بیٹے یوں کہہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے پھر فرمایا ایسا ہی پڑھایا مجھکو جبرئیل نے لوح محفوظ سے قلم سے۔ (ریاض الطالبین)

قَالَ الثَّوْرِيُّ وَالْاَوْزَاعِيُّ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (خازن)

کہا ثوری نے اور اوزاعی نے ہیں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں مردود شیطان کی شرارت سے بے شک وہی اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (تفسیر خازن)

شعر

وَقَدْ ذَكَرُوْا لَفْظَ الرَّسُوْلِ فَلَمْ يَزِدْ ... وَلَوْ صَحَّ هٰذَا النَّقْلُ لَمْ يَبْقَ مُجْمَلَا

ف

شاطبی میں لکھا ہے ذکر کیا ہے محدثین نے کہ پیغمبر خدا نے عوذ پڑھا سو اسکو

انھوں نے سورہ نحل کی آیت سے مضمون پر زیادہ نہیں پڑھا۔ یہ دونوں حدیث ضعیف ہیں اگر صحت کو پہنچتے تو قرآن کی ابتدا میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشیطان الرجیم۔ ہی پڑھنا معین ہو جاتا اور کبھی زیادتی جائز نہ ہوتی لیکن یہ دونوں حدیثیں صحت کو نہیں پہنچیں پس باقی رہا لفظ غیر معین جیسا چاہو پڑھو حق یہ ہے کہ باوجود ضعیف ہونے کے مختار و پسندیدہ یہ ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھیں واسطے موافقت آیت کے اگرچہ وہ غیر معین ہے واسطے وارد ہونے حدیث کے اس باب میں فی الجملہ اگرچہ صحت کو نہیں پہنچے لیکن احتمال صحت کا ہے اس لئے کہ زیادت علی القرآن ممنوع ہے

بزہد و ورع کوش وصدق وصفا ولیکن میفزای بر مصطفا

استعاذہ کی آیتیں

قَالَ تَعَالٰی وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ فَاِذَا قَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ اگر پہونچے آپکو کسیطرح کا وسوسہ شیطان سے تو پناہ لیجئے اللہ تعالیٰ کی بے شک وہ سنتا اور جانتا ہے۔ جب آپ قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو پناہ لیجیو اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہکر قرآن شروع کرو۔

اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

نہیں ہے ان کفار کے دل میں مگر یہ غرور کرتے ہیں آپ پر بڑھ جانا یہ ان سے نہیں ہوسکتا تو آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو بیشک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ۔	اگر پہونچے آپ کو کسیطرح کا دھوکا مردود شیطان سے تو پناہ مانگیو اللہ تعالیٰ کی بیشک وہی سمیع وعلیم ہے۔ اور کہہ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے اور پناہ لیتا ہوں کہ وہ حاضر ہوویں

ف

استعاذہ کے الفاظ قرآن وحدیث میں مختلف وارد ہیں تعارض معلوم ہوتا ہے توفیق کی صورت یہ ہے کہ حضرت کو ابن مسعود کی تعلیم لوح محفوظ کے موافق مقصود تھی۔ حق یہ ہے کہ تلاوت قرآن کے واسطے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ خاص ہے اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰه مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اسپر اور صفات زیادہ کرنا مثل ۲ سمیع العلیم البصیر وغیرہ زیادت علی القرآن ہے اور یہ حرام ہے چنانچہ شاطبیہ میں مذکور ہے

تمثیل

ادعیہ ماثورہ بمثل کنجی کے ہیں بہشت کے دروازہ کا قفل کنجی کے ایک دو دانت کم وزیادہ ہونے سے ہرگز نہیں کھلیگا جس مقام میں جو دعا وارد ہے اسی دعا کے موافق پڑھنا چاہیئے اور عام دعاؤں کو عام رکھنا اس میں اختیار ہے جو دعا قرآن پڑھنے کے واسطے ہے اس کو

۵ استعاذہ کا طریقہ اور اس میں کمی بیشی کا بیان

اسی کے واسطے خاص رکھنا اور وسوسوں کے واسطے اور ڈرنے وغیرہ کے واسطے جو دعائیں وارد ہیں ہر ایک کو اسی الفاظ سے اسی موقع پر پڑھنا چاہیئے۔ اصل اصول یہ ہے کہ اذکار و ادعیہ کے الفاظ توقیفی ہیں یعنی صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان پر موقوف ہیں۔ انھوں نے جیسا عمل فرمایا ویسا عمل کرنا چاہیئے تغیر و تبدیل جائز نہیں۔ صحیح البخاری باب الوضوء کے اخیر میں ہے کہ براء بن عازب کہتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جانیکا ارادہ کرے تو وضو کر جیسا نماز کے واسطے وضو کیا جاتا ہے پھر سیدھے کروٹ لیٹ کر پڑھ اللھم اسلمت وجھی الیك وفوضت امری الیك والجات ظھری الیك رغبة ورھبة الیك لا ملجأ ولا منجا منك الا الیك اللھم آمنت بکتابك الذی انزلت ونبیك الذی ارسلت فان مت من لیلك فانت علی الفطرة واجعلھن آخر ما تتکلم به قال فرددتھا علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم فلما بلغت اللھم آمنت بکتابك الذی انزلت قلت ورسولك قال لا ونبیك الذی ارسلت۔ الغرض براء بن عازب نَبِیِّكَ کی جگہ رَسُوْلِكَ پڑھا تو اس کو منع فرمایا کہ نہیں رَسُوْلِكَ مت پڑھ بلکہ نَبِیِّكَ پڑھ جیسا میں نے پڑھا یا ہے نَبِیِّكَ کا لفظ اس مقام میں مناسب ہونے کے چار سبب امام عینی نے لکھے ہیں قول الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید ؎ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ف

الغرض حضرت پیغمبر خدا کی متابعت پوری پوری طور سے کرنی چاہیے انھوں نے جیسا کیا ہے ویسا ہی کرنا۔ کام کرنے کے مقام میں ویسا ہی کام کرے ترک کرنے کے وقت میں ویسا ہی ترک کرے سر مو خلاف نہ کرنا چاہیے۔

فصل بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلتیں

مَنْ رَفَعَ قِرْطَاسًا مِنَ الْاَرْضِ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِجْلَالًا لَهٗ تَعَالٰى كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَخُفِّفَ عَنْ وَالِدَيْهِ وَاِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ (رازی)

جب کوئی زمین سے کوئی ایسا کاغذ اٹھائے گا جس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس صدیقوں میں لکھا جائے گا اور اس کے ماں باپ سے عذاب تخفیف کیا جاویگا اگرچہ وہ مشرک ہی ہوں (رازی)

اِذَا وَقَعْتَ فِيْ وَرْطَةٍ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَصْرِفُ بِهَا مَا شَاءَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَاءِ (ابن السنی)

جب تم کسی بلا میں پڑ جاؤ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہو کہ اللہ تعالیٰ بہ برکت ان کلموں کے گوناگوں بلاؤں سے جو کچھ چاہے رد کر دیتا ہے (ابن سنی)

عَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ

حضرت علی رض سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو۔

يَكْتُبُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ جَوِّدْهَا فَاِنَّ رَجُلًا جَوَّدَهَا فَغُفِرَ لَهٗ (رياض الطالبين للسيوطي)

بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ اس کو خوب واضح لکھو کیونکہ ایک شخص نے اس کو اچھی طرح واضح لکھا تھا اس کے گناہ بخشے گئے (ریاض الطالبین)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنَ الزَّبَانِيَةِ التِّسْعَةَ عَشَرَ فَلْيَقْرَأْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ بِكُلِّ حَرْفٍ جُنَّةً مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ (رياض الطالبين)

ابن مسعود سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا جس کسی کو یہ منظور ہو کہ دوزخ کے انیس (۱۹) پیادوں سے اللہ تعالیٰ اس کو خلاصی بخشے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے کہ خداوند عالم ہر ایک حرف کے عوض سپر یعنی پناہ عطا کرے گا ہر ایک پیادے سے (ریاض الطالبین)

ف

جُنَّۃً جیم کو پیش سے پڑھو تو ڈھال کے معنی ہوں گے من کلواحد سے مراد ہر ایک انیس پیادوں سے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ہر حرف کو ہر پیادہ سے بچنے کی ڈھال بنائے گا۔

رُوِيَ اَنَّ رَجُلًا كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ لِيْ صُدَاعًا لَا يَسْكُنُ فَابْعَثْ لِيْ دَوَاءً فَبَعَثَ اِلَيْهِ

روایت کیا گیا ہے کہ ایک نے حضرت عمر کو یہ لکھا کہ مجھکو ایسا درد سر ہے کہ سکون نہیں پاتا کوئی دوا میرے لیے روانہ کیجیے

قَلَنْسُوَةً فَكَانَ إِذَا وَضَعَهَا عَلٰى رَأْسِهٖ سَكَنَ صُدَاعُهٗ وَإِذَا رَفَعَهَا عَادَهٗ فَتَعَجَّبَ فَفَتَحَهَا فَإِذَا فِيْهَا كَاغَذٌ فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ عِكْرِمَةُ أَوَّلُ مَا كُتِبَ عَلَى اللَّوْحِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَجَعَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ أَمَانًا لِخَلْقِهٖ مَادَامُوْا عَلٰى قِرَاءَتِهَا۔ (غنیۃ الطالبین)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُكْتُبُوْهَا فِيْ كُتُبِكُمْ فَإِذَا كَتَبْتُمُوْهَا فَتَكَلَّمُوْا بِهَا (غنیۃ الطالبین)

آپ نے ایک کلاہ روانہ کی تو وہ مریض جب اپنے سر پر پہن لیتا تھا تو اس کا دردِ سر موقوف ہوجاتا تھا اور جب سر سے اتار دیتا تھا تو عود کرتا تھا وہ متحیر ہوا اور اس کو کھولا تو اسمیں ایک کاغذ تھا جسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔

کہا عکرمہ نے پہلے جو لکھا گیا لوحِ محفوظ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اسی سبب سے ٹھیرایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو امان اپنی مخلوق کے واسطے جب تک اس کو پڑھتے رہیں۔

(غنیۃ الطالبین)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھو تم اس (بسم اللہ) کو اپنے کتابوں خطوط پر جب اس کو لکھو تو اس کو پڑھتے بھی جاوٴ (غنیۃ الطالبین)

ف

اس حدیث سے خطوں پر بسم اللہ لکھنے کا حکم ثابت ہے عربی میں کتاب نامہ وخط کو کہتے ہیں محدثین نے حضرت سرورِ عالم کے ساٹھ خط جمع کئے ہیں کافروں کو لکھے ہیں سوا سبھی پر بسم اللہ لکھی ہوئی ہے۔ اور صلحنامہ لکھوایا تھا اسپر بھی

بسم اللہ لکھی تھی اور ہرقل کے نام کے خط پر بھی بسم اللہ لکھی ہے اور سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو جو لکھا تھا اس پر بھی بسم اللہ کا لکھنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ وَالنَّاسِ عَنْهُ غَافِلُوْن۔ عذر کرتے ہیں کہ خطوں پر بسم اللہ لکھے تو پاؤں میں گرے گا بے ادبی ہوگی۔ ان کا جواب یہ ہے کہ تم خطوں پر عبداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ عبدالرحیم بھی تو لکھتے ہو۔

تنبیہ۔ بسم اللہ لکھا ہوا کاغذ غفلت و نادانی سے پاؤں میں پڑ جائے تو وہ معاف ہے اگر کوئی کاغذ جس پر بسم اللہ لکھا ہو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لحاظ سے اٹھائے تو وہ صدیقین میں لکھا جائے گا اس کے ماں باپ کے عذاب کی تخفیف ہوگی اگرچہ کافر ہوں جیسا اوپر مذکور ہوا۔

لَا يُرَدُّ دُعَاءٌ اَوَّلُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (غنیۃ الطالبین)

نہیں رد ہوتی وہ دعا جس کے اول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو۔ (غنیۃ الطالبین)

اِنَّ اُمَّتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَتَثْقُلُ حَسَنَاتُهُمْ فِي الْمِيْزَانِ (غنیۃ الطالبین)

بیشک میری امت آوے گی قیامت کے دن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے ہوئے تو بھاری ہو جاویں گے اُن کے نیکیاں ترازو میں۔ (غنیۃ الطالبین)

تذئیل

جو کام شریعت کے مطابق ہو اس میں بسم اللہ لینے کی تاکید اور اُن خاص اعمال کا ذکر جن میں بسم اللہ کہنا شارع کی جانب سے افضل اور موجب کثرت ثواب بتلایا گیا ہے۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ

ہر ایک اہم کام جس میں بسم اللہ الرحمٰن

فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ قَطَعٌ (هق)

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّأْتَ
نَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّ حَفَظَتَكَ
لَا تَبْرَحُ اَنْ تَكْتُبَ لَكَ الْحَسَنَاتِ
حَتّٰى تَفْرُغَ وَاِذَا غَشِيْتَ
اَهْلَكَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّ
حَفَظَتَكَ يَكْتُبُوْنَ لَكَ
اَلْحَسَنَاتِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا
رَكِبْتَ دَابَّةً فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يُكْتَبُ لَكَ
الْحَسَنَاتُ بِعَدَدِ كُلِّ
خُطْوَةٍ وَاِذَا رَكِبْتَ
السَّفِيْنَةَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ
تُكْتَبُ لَكَ الْحَسَنَاتُ حَتّٰى
تَخْرُجَ مِنْهَا (رازی)

سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ
وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ
اِذَا نَزَعُوْا ثِيَابَهُمْ
اَنْ يَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

شروع نہ کیا جاوے وہ خیر خوبی سے
علیحدہ رہے گا۔ (ہق)

اے ابوہریرہ جب تو وضو کر تو بسم اللہ
کہو کیونکہ تیرے محافظ فرشتے تیرے لئے
نیکیاں لکھا کریں گے تیرے وضو سے
فارغ ہونے تک اور جب تو اپنی بی بی
سے صحبت کرے تو بسم اللہ کہو کہ تیری
محافظ فرشتے تیرے لئے نیکیاں
لکھیں گے تیرے غسل جنابت سے
فارغ ہونے تک اے ابوہریرہ جب
تو جانور پر سوار ہو تو بسم اللہ والحمد للہ کہو
کہ تیرے لئے ہر ہر قدم کی شمار پر نیکیاں
لکھی جاویں گی اور جب کشتی پر سوار ہو تو
بسم اللہ کہہ کہ تیرے اس سے اترنے
تک تیرے لئے نیکیاں لکھی جاویں گی

(رازی)

جب بنی آدم اپنے کپڑے بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہکر اتاریں تو ان کے ستر اور جنوں کی آنکھوں
کے درمیان وہ پردہ ہو جاوے گی۔

لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَا يَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ -
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنْ أَكَلْتَ طَعَامَكَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ (ابو)
يَا غُلَامُ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَمِمَّا يَلِيْكَ (خ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِفْتَاحُ كُلِّ كِتَابٍ (خط)
قَالَ الشَّعْبِيُّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَكْتُبُ فِي بَدْءِ الْأَمْرِ عَلٰى رَسْمِ قُرَيْشٍ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ حَتّٰى نَزَلَ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا فَكَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ حَتّٰى نَزَلَتْ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ فَكَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَكَتَبَ مِثْلَهٗ (معالم)

اس شخص کا وضو درست نہ ہوگا جو اس پر بسم اللہ نہ کہے گا -
اے ابو ہریرہ اگر تم اپنا کھانا کھاؤ تو بسم اللہ کہو (ابو)
اے لڑکے اللہ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور جو تیرے نزدیک اور سامنے ہو اس میں سے لے (خ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہر ایک کتاب کی کنجی ہے - (خط)
شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ابتدائے اسلام میں قریش کی عادت پر باسمك اللّٰھم لکھا کرتے تھے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی (وقال ارکبوا فیھا بسم اللہ مجریھا) تو آپ بسم اللہ لکھنے لگے تا آنکہ جب یہ آیت نازل ہوئی (قل ادعو اللہ او ادعوا الرحمٰن) تو آپ نے یہ لکھا بسم اللہ الرحمٰن یہاں تک کہ جب یہ آیت اتری (انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) تو آپ نے ایسا ہی لکھنا اختیار کیا -
(معالم)

ف

رات دن کی چوبیس (۲۴) ساعت ہیں پانچ ساعتوں میں پانچ نمازیں ہیں باقی انیس (۱۹) ساعت میں ہر کام پر بسم اللہ کہنا رات دن عبادت میں گذارنا ہے (وباللہ التوفیق)۔

تذنیب بسم اللہ الرحمن الرحیم داخل قرآن ہے

اَوَّلُ مَا اُلْقِیَ اِلَیَّ مِنَ الْوَحْیِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (ط)	پہلی وحی جو مجھ پر نازل ہوئی وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے (ط)
كَانَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ سُوْرَةٍ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (ط)	آنحضرت صلعم ایک سورہ کا فرق دوسری سورت سے نہیں پہچانتے تھے تا آنکہ آپ پر بسم اللہ نازل ہوئی (ط)
اِذَا قَرَأْتُمْ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَلَا تَدَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِنَّهَا اٰيَاتُهَا۔ (ثعلبی)	جب تم سورۂ فاتحہ پڑھو گے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ چھوڑو کیونکہ اس کی آیتوں میں سے یہ بھی ایک آیت ہے (ثعلبی)
فَاتِحَةُ الْكِتَابِ سَبْعُ اٰيَاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (ایضاً)	سورۂ فاتحہ سات آیتیں ہیں ان میں کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ (ایضاً)

مَنْ تَرَكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ فَقَدْ تَرَكَ اٰيَةً
مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (ثعلبی)
عَنْ اُمِّ سُلْمَةَ قَالَتْ قَرَأَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَاتِحَةَ الْكِتَابِ
فَعَدَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اٰيَةً (شافعی)
عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فِی الْمَسْجِدِ
اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّیْ فَافْتَتَحَ
الصَّلٰوةَ وَتَعَوَّذَ ثُمَّ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
فَسَمِعَ النَّبِیُّ صلعم فَقَالَ لَهٗ
يَا رَجُلُ قَطَعْتَ عَلٰى
نَفْسِكَ الصَّلٰوةَ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مِنَ الْحَمْدِ مَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ
تَرَكَ اٰيَةً مِنْهَا وَمَنْ تَرَكَ
اٰيَةً مِنْهَا فَقَدْ قَطَعَ الصَّلٰوةَ
(ثعلبی)
عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم

جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی
اس نے کتاب اللہ کی ایک آیت
چھوڑ دی - (ثعلبی)
اُم سلمہ سے مروی ہے انہوں نے
کہا کہ نبی صلعم نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور
بسم اللہ کو ایک آیت شمار کیا -
(شافعی)
ابو ہریرہ رضؓ سے مروی ہے انہوں نے
کہا میں رسول خدا صلعم کیساتھ مسجد میں تھا
اتنے میں ایک شخص نماز پڑھنے
آیا اور نماز شروع کی اور اعوذ پڑھا بعد
کہا الحمد للہ رب العالمین نبی صلعم نے
یہ سنکر فرمایا اے شخص تو نے اپنی نماز
قطع کر دی کیا تجھے نہیں معلوم کہ بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم سورۂ فاتحہ میں داخل
ہے جو شخص اس کو چھوڑ دے گا
تو اس نے فاتحہ کی ایک آیت ہی
چھوڑ دی اور جو کوئی ایک آیت
چھوڑیگا تو اس نے اپنی نماز قطع کی
(ثعلبی)
صحابی انس رضؓ سے مروی ہے کہ آنفاقاً نبی صلعم

بَيْنَ اَظْهُرِنَا اِذْ اَغْفٰى اِغْفَاءَةً
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مُبْتَسِمًا
فَقُلْنَا مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ نَزَلَتْ اٰنِفًا عَلَيَّ سُوْرَةٌ
فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ. اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ
(مسلم)

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ هِيَ سَبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ
الْعَظِيْمُ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ اِحْدٰهُنَّ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ فَاتِحَةُ
الْكِتَابِ وَاُمُّ الْقُرْاٰنِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَبْعُ اٰيَاتٍ
اُوْلٰهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ (کشف الغمہ)

ہم میں بیٹھے تھے پھر آپ یکایک خواب
میں گئے پھر تبسم کرتے ہوئے سر
اٹھایا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ
کس بات نے آپ کو ہنسایا حضرت نے
فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی
پھر آپ نے یہ پڑھا بسم اللہ
الرحمن الرحیم۔ انا اعطینٰک
الکوثر الخ (مسلم)

کہا ابوہریرہ نے فرماتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہ (سورت)
الحمد للہ رب العالمین۔ وہ سات
آیتیں دُہرائی گئی ہیں اور وہ قرآن
بزرگ ہے ایک ان سات آیتوں
میں کی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے
اور وہ فاتحۃ الکتاب اور ام القرآن
ہے اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ الحمد للہ رب العالمین سات
آیت ہیں پہلی ان کی بسم اللہ الرحمن
الرحیم ہے (کشف الغمہ)

سُئِلَتْ اُمُّ سَلِمَۃَ
كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
قَطَّعَهَا اٰيَةً اٰيَةً وَعَدَّهَا
عَدَّ الْاَعْرَابِ سَبْعَ اٰيَاتٍ
عَلٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اٰيَةً وَلَمْ يَعُدَّ
عَلَيْهِمْ اٰيَةً (كشف الغمہ)
كَانَ جَابِرٌ رض يَقُوْلُ قَالَ
لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَفْتَتِحُ
الصَّلٰوۃَ

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا گیا
کہ کسطرح تھی قراۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تو انہوں نے کہا کہ پڑھتے تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب
العالمین ۰ الرحمٰن الرحیم ۰ مالک
یوم الدین ۰ ایاک نعبد وایاک
نستعین ۰ اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم
ولا الضالین - جدا جدا
اس کو ایک ایک آیت کرکے پڑھا
آیتوں کو اچھی طرح شمار کیا اسطے
تمیز کرنے سات آیتوں کے اور
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ایک
آیت گنا اور علیہم کو علیحدہ ایک
آیت نہ شمار کیا -

(کشف الغمہ)

جابر رض کہتے تھے کہ پوچھا مجھ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس طرح
شروع کرتا ہے تو نماز کو

يَاجَابِرُ فَقُلْتُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (کشف الغمہ)

اے جابر میں نے کہا الحمد اللہ رب العالمین سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (کشف الغمہ)

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ رض يَقُوْلُ اقْرَؤُا بِهَا فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاِنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَجْمَعَ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فِي الْاِمَامِ وَفِيْهِ الْبَسْمَلَةُ اَوَّلَ الْفَاتِحَةِ وَاَوَّلَ كُلِّ سُوْرَةٍ۔ (کشف الغمہ)

اور کہا زہری نے کہ پڑھو اس کو ہر رکعت میں بیشک وہ نہیں نازل ہوا کسی پر بعد سلیمان کے مگر نبی علیہ السلام پر اور بیشک جمع ہوئے صحابہ رض لکھنے پر مصحف کے امام میں اور اس امام میں بسم اللہ ہے اول میں فاتحہ کے اور اول میں ہر سورت کے۔

(کشف الغمہ)

ف

امام اصطلاح قرا میں مصحف عثمانی کو کہتے ہیں۔

كَانَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (ت)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرتے تھے (ت)

فصل سورۃ الفاتحہ کی فضیلت میں

اس سورت کے کئی نام اور بھی ہیں اُمُّ الْقُرْاٰنِ قرآن کی ماں اُمُّ الْكِتَابِ

کتاب کی ماں۔ سَبْعُ[4] الْمَثَانِیْ سات آیتیں دُہرائی گئی ہوئی اَلْوَافِیَۃُ[5] مطلب کو پورا کرنیوالی۔ اَلشَّافِیَۃُ[6] بیماری سے شفا بخشنے والی۔ اَلْکَافِیَۃُ[7] کفایت کرنیوالی اَلْاَسَاسُ مطالب کا پایہ۔ سُوْرَۃُ الْکَنْزِ[9] سورہ خزانہ سُوْرَۃُ الْحَمْدِ[10] حمد کرنیکی سورت۔ سُوْرَۃُ الشُّکْرِ[11] شکر کی سورت سُوْرَۃُ الدُّعَاءِ[12] دعا کرنیکی سورت۔ تَعْلِیْمُ الْمَسْئَلَۃِ[13] مانگنے کا طریقہ سکھانیوالی سورت۔ سُوْرَۃُ الصَّلٰوۃِ[14] نماز کی سورت۔ سُوْرَۃُ الشِّفَاءِ[15] تندرستی کی سورت۔ سُوْرَۃُ الرُّقْیَۃِ[16] دم کرنیکی سورت۔ اَلْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ[17] بزرگ قرآن۔

اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ ہِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیْ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

قرآن میں بڑے مرتبہ والی سورت الحمد للہ رب العالمین ہے۔ فاتحۃ الکتاب بڑی سورت ہے قرآن کی یہ ہی سات آیتیں ہیں دہرائی گئی اور قرآن بزرگ نکالا اس کو بخاری اور ابوداؤد ابن ماجہ نے

فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ ہِیَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ (حم)

سورۃ فاتحہ تمام قرآن کی ماں یعنی اصل ہے (حم)

ف

جتنے باتیں قرآن میں ذکر کی گئیں ان سب کی اصل اس سورت میں موجود ہے گویا وہ مقدمہ ہے اس کی تحقیق ہدایۃ الاخوان اور ہدایۃ الرحمان میں ہے۔

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تَعْدِلُ
بِثُلُثَيِ الْقُرْاٰنِ (عبد)
فَاتِحَةُ الْكِتَابِ لِمَا قُرِئَ
لَهُ (هق)

سورۂ فاتحہ قرآن کے دو ثلث
کے برابر ہے (عبد)
سورۂ فاتحہ ان سب کاموں کیلئے
مفید ہے جنکے لئے تلاوت کیجاوے
(ہق)

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ اُنْزِلَتْ
مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ
(ابن راھویہ)

سورۂ فاتحہ اس خزانہ سے نازل کی
گئی ہے جو عرش کے نیچے ہے
(ابن راہویہ)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اِنَّ اِبْلِيْسَ
رَنَّ حِيْنَ اُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ
الْكِتَابِ۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ زاری
کرکر رویا ابلیس جب اتری سورت فاتحۃ الکتاب

اِبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَقَالَ
هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ
فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ
فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ
هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ
لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ
وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا

ابن عباس نے کہا کہ ایکبار اتفاقاً
جبرئیل نبی صلعم کے پاس بیٹھے تھے
کہ یک بیک آپ کو کوئی چیز کھل جانیکی
آواز آئی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ
یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا کہ آج
ہی کھولا گیا ہے اس سے آگے
کبھی نہیں کھولا گیا تھا اس دروازہ سے
ایک فرشتہ اترا کہا کہ یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے
اس دن کے سوائے پہلے کبھی نہیں
اترا تھا پھر وہ فرشتہ نبی علیہ السلام کو

لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ۔ (مسلم)

سلام کیا اور کہا آپ کو دو نوروں کی خوشخبری ہے جو آپ کو مرحمت ہوئے کسی نبی علیہ السلام کو مرحمت ہوئے نہ تھے ایک نور سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرا نور بقرہ کی آیتیں ہیں جو حرف ان میں کا آپ پڑھیں گے اس کا ثواب عطا کیا جائے گا (مسلم)

إِذَا وَضَعْتَ جَنْبَكَ عَلَى الْفِرَاشِ وَقَرَأْتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَدْ أَمِنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْمَوْتَ (رواہ البزار)

جب رکھے تو اپنے پہلو بچھونے پر اور فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پڑھے بیشک تو امن پائیگا ہر شے سے سوائے موت کے (روایت کیا اسکو بزار) نے

فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (دارمی)

فاتحۃ الکتاب میں ہر ایک مرض کی دوا ہے۔ (دارمی)

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ (ھق)

سورۂ فاتحہ زہر کی شفا ہے۔ (ہق)

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (ھق)

سورۂ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہق)

عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَوَّذَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ تَفْلًا (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

سائب بن زید سے روایت ہے کہ پناہ میں دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحۃ الکتاب سے دم کرکے (روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِیَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم سَبْعًا
مِنَ الْمَثَانِی الطُّوَلَ وَاُوْتِیَ
مُوْسٰی سِتًّا فَلَمَّا اَلْقَی الْاَلْوَاحَ
رُفِعَتْ ثِنْتَانِ وَبَقِیْنَ اَرْبَعٌ
(د)

ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ
رسول خدا صلعم کو مکرر اور دراز آیتیں
سات عطا ہوئیں یعنی سورہ فاتحہ اور
موسیٰ کو چھے جب موسیٰ نے تختیاں
ڈالدیں تو دو آسمان پر اٹھالی گئیں
اور چار باقی رہیں (د)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ
کَیْفَ تَقْرَاُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَرَاَ
اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلعم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ
مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرَاۃِ وَلَا
فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ
وَلَا فِی الْقُرْاٰنِ مِثْلُھَا
وَاِنَّھَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ
وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ
اُوْتِیْتُہٗ (ت)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابی ابن کعب سے فرمایا
تم نماز میں کسطرح پڑھتے ہو تو انہوں
نے سورہ فاتحہ تلاوت کی رسول خدا صلعم
نے فرمایا اس ذات پاک کی قسم ہے
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے
کوئی سورہ اس کے برابر نہ توراۃ میں
اتارا گیا نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ
قرآن میں اور وہ سبع مثانی اور
قرآن عظیم ہے جو مجھکو دیا گیا ہے -
(ت)

مَنْ قَرَاَ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّثْنِیَ
رِجْلَہٗ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ -

جوکوئی روز جمعہ امام سلام پھیرنے کے
بعد اپنا پیر جوڑنے سے پہلے سورہ فاتحہ
اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب
الفلق -

وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سَبْعًا سَبْعًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ (ابو سعید قشیری)

اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار پڑھے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے جو آگے ہو گئے یا پیچھے ہوں گے (ابو سعید قشیری)

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ لَا يَقْرَأُهُمَا عَبْدٌ فِيْ دَارٍ فَيُصِيْبُهُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ عَيْنُ اِنْسٍ اَوْ جِنٍّ (فر)

سورہٗ فاتحہ اور آیت الکرسی جب بندہ گھر میں پڑھتا ہے اس روز کسی انسان یا جن کی نظر نہیں لگتی۔ (فر)

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُجْزِئُ مَا لَا يُجْزِئُ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَوْ اَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ جُعِلَتْ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَجُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى لَفَضَلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ عَلَى الْقُرْاٰنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ (فر)

سورہٗ فاتحہ ان باتوں میں کفایت کرتی ہے جن باتوں میں باقی قرآن کافی نہیں ہوتا اور اگر سورہٗ فاتحہ رکھی جاوے ایک پلڑے میں اور تمام قرآن رکھا جائے ایک پلڑے میں تو البتہ بھاری ہو گی فاتحہ الکتاب قرآن سے سات درجہ۔ (فر)

اَفْضَلُ الذِّكْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (بیہقی)

افضل ذکر الحمد للہ ہے۔ (بیہقی)

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ت ہ)

افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے (ت ہ)

خَیْرُ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (رواہ احمد)

بہتر سورۃ قرآن میں الحمد للہ رب العالمین ہے۔ (روایت کیا اسکو احمد) نے

اَفْضَلُ الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَخْرَجَہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَالْحَاکِمُ)

بزرگ قرآن کا الحمد للہ رب العلمین ہے (نکالا اس کو بیہقی نے، شعب الایمان میں اور حاکم نے

اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ البخاری حدیث ابی سعید۔

بڑی سورت قرآن میں الحمد للہ رب العالمین ہے۔ (بخاری) (حدیث ابی سعید)

مَنْ قَرَأَ عِنْدَ تَسْلِیْمِ الْاِمَامِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّثْنِیَ رِجْلَہٗ وَقَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ سَبْعًا سَبْعًا حُفِظَ لَہٗ دِیْنُہٗ وَدُنْیَاہُ وَاَھْلُہٗ وَوَلَدُہٗ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی۔ (ابن حبیب)

جوکوئی روز جمعہ امام سلام پھیرنے کیوقت پیر پلٹانے اور بات کرنے سے پہلے سورۂ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور معوذتین سات سات بار پڑھے تو اسکے دین و دنیا اور عورت بچے دوسرے جمعہ تک حفاظت کئے جاویں گے (ابن حبیب)

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ

عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں

لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (متفق علیہ)

جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔ (ق)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا (مشکوٰۃ)

مسلم کی ایک روایت میں ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۂ فاتحہ اور کچھ اسپر بڑھکر نہ پڑھا۔ (مشکوٰۃ)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالسُّوْرَةِ (ابن عدی)

نماز نہیں ہوتی مگر سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت سے (ابن عدی)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ مَعَهَا (الطبرانی)

نماز نہیں ہوتی جب تک سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ دو آیتیں نہ ہوں (طبرانی)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ أَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (الدارقطنی)

نماز نہیں ہوتی مگر قرأت کیساتھ یا سورہ فاتحہ کے ساتھ (دارقطنی)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةٍ وَغَيْرِهَا (ابن عدی)

نماز نہیں ہوتی مگر فاتحہ کیساتھ اس کے سوا دوسری سورت کیساتھ (ابن عدی)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ (الطبرانی)

نہیں ہوتی نماز جب تک سورۂ فاتحہ اور دو آیتیں قرآن کے نہ ہوں (طبرانی)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ (بیہقی)

نماز نہیں ہوتی مگر جب تک سورۂ فاتحہ اور زیادہ نہ ہو۔ (بیہقی)

لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقَوْلِكَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ (امام احمد)

نماز نہیں ہوتی جب تک تم سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھو۔ (امام احمد)

كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ (امام احمد)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا فَهِيَ خِدَاجٌ قَالَ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ مُخْدَجَةٌ۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اَمَرَنَا نَبِيُّنَا صلعم اَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ

جس نماز میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاسے وہ ناقص ہے (امام احمد)

ابی ہریرہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے مجھکو حکم کیا کہ میں لوگوں میں پکار کر کہدوں کہ نماز نہیں ہوتی جبتک سورۂ فاتحہ اور کچھ اس سے بڑھکر نہ ہو

عائشہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر ایک نماز جسمیں قرآن نہ پڑھا جاوے وہ ناقص ہے بخاری نے کہا ہے کہ یزید بن ہارون نے لفظ (سورۂ فاتحہ) بڑھایا ہے۔

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور اس نے اُن کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی گئی وہ ناقص ہے۔

ابی سعید خدری سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے ہمیں حکم کیا ہے کہ نماز میں سورۂ فاتحہ اور جو کچھ سہل ہو پڑھ لو۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

عمرو بن شعیب سے مروی ہے یہ روایت اُن کے باپ سے اُن کے دادا سے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاوے وہ ناقص ہے۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

ابی ہریرہ اور بی بی عائشہ نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی وہ کامل نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ خِدَاجٌ۔

عائشہ رض سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے جس نے کوئی ایک نماز پڑھی اور اسمیں سورۂ فاتحہ تلاوت نہ کی تو ناقص ہے پھر ناقص ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَا يَقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ثَلٰثًا۔

ابی ہریرہ سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ کو نہ پڑھا تو وہ ناقص ہے پھر ناقص ہے پوری نہیں یہ آپ نے تین بار کہا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے۔

قَالَ اَیُّمَا صَلٰوۃٍ لَمْ یُقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَھِیَ خِدَاجٌ قَالَ اَبُوْعُثْمَانَ النَّھْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْرُجْ فَنَادِ فِی الْمَدِیْنَۃِ اَنْ لَّا صَلٰوۃَ اِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ نماز اد۔

فرمایا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاوے وہ ناقص ہے۔
ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جاکر مدینہ میں یہ پکار دو کہ کہ نماز بغیر قرآن کے نہیں ہوتی اگرچہ سورۂ فاتحہ اور اسپر کچھ زیادہ ہو یعنی ادنیٰ درجہ قراءت کا یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔

صحابی ابی قلابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ نماز میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیئے۔

لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ لَا یُقْرَأُ فِیْھَا بِاُمِّ الْکِتَابِ۔

وہ نماز قبول نہیں ہوتی جس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی۔

کُلُّ صَلٰوۃٍ لَا یُقْرَأُ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ - (بیہقی)

جو نماز کہ اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاوے وہ ناقص ہے۔ بیہقی۔

ف

یہ سب احادیث (لاصلوٰۃ الا) کے حضرت امام اعظمؒ کے مذہب میں بسبب آیت (فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ) کے مأول ہیں جیسے (لاصلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد) ای کاملۃ ان احادیث سے سورۂ فاتحہ کی فرضیت

ثابت نہیں ہوتی ہاں منفرد اور امام پر سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور مقتدی پر واجب نہیں ۔

فصل سورۂ بقرہ کی فضیلتوں میں

لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْهِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ (مسلم)

تمہارے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (مسلم)

مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ تُوِّجَ بِتَاجٍ فِی الْجَنَّۃِ (ہق)

جو کوئی سورۂ بقرہ پڑھیگا جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔ (ہق)

لَوْ تَمَّتِ الْبَقَرَۃُ ثَلٰثَمِائَۃِ اٰیَۃٍ لَتَکَلَّمَتِ الْبَقَرَۃُ مَعَ النَّاسِ (فر)۔

اگر سورت بقرہ پورے تین سو آیتیں ہوتے تو گای لوگوں سے کلام کرتے (فر)

ف ۔ سورۂ بقر کے دوسو چھیاسی آیت ہیں سا تین سو کو چودہ آیتیں کم ہیں۔

اِقْرَأُ الزَّهْرَاوَیْنِ الْبَقَرَۃَ وَسُوْرَۃَ اٰلِ عِمْرَانَ (عجائب البیان)

پڑھو تم دو روشن سورتوں کو جو سورۂ بقرہ اور آل عمران ہیں (عجائب البیان)

مَنْ قَرَأَ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ جَاءَتَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلَانِ رَبَّنَا لَا سَبِیْلَ عَلَیْهِ (رواہ الدارمی)

جو شخص پڑھے سورۂ بقرہ اور آل عمران آویں گے وہ دونوں قیامت کے دن وہ کہیں گے اے ہمارے رب نہیں راستہ اس شخص پر یعنی عذاب نہیں (روایت کیا اس کو دارمی نے)

إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ
سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
مَنْ قَرَأَهَا فِيْ بَيْتِهٖ لَيْلًا لَمْ
يَدْخُلْهُ شَيْطَانٌ ثَلَاثَ
لَيَالٍ وَمَنْ قَرَأَهَا فِيْ بَيْتِهٖ
نَهَارًا لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْطَانٌ
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ (ع طب حب هب)
أَفْضَلُ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
وَأَعْظَمُ آيَةٍ مِنْهَا آيَةُ الْكُرْسِيِّ
وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخْرُجُ مِنَ
الْبَيْتِ إِنْ يَسْمَعْ تُقْرَأُ فِيْهِ
سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (حارث بن
ابی اسامۃ) جامع۔
عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَعَثَ
النَّبِيُّ صلعم بَعْثًا وَهُمْ ذُوْ عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ
فَقَرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ
فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ
سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ أَنْتَ
يَا فُلَانُ قَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا
وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُوْرَةُ
الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ
فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ۔

ہر ایک چیز کو بلندی مرتبت ہی اور قرآن
کی بلندی سورہ بقرہ ہے جو کوئی اسکو اپنے
گھر میں شب کو پڑھیگا تو تین راتوں تک
شیطان اس میں نہ جاویگا اور جو کوئی
اسکو اپنے گھر میں دن کو پڑھے گا
تو اس میں شیطان تین دن تک
نہ جائے گا۔ (ع طب حب ہب)
قرآن میں افضل تر سورہ بقرہ ہے
اور اس میں زیادہ عظمت والی آیت
آیت الکرسی ہے اور شیطان یقیناً
اس گھر سے نکلجاتا ہے اگر اسمیں
سورہ بقرہ کی تلاوت کو سنے۔
(حارث بن ابی اسامۃ جامع)
ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ کہانبی
صلعم نے ایک لشکر روانہ کیا اس میں کئی
لوگ تھے پھر آں حضرتؐ نے ان سے
تلاوت قرآن کروائی تو ہر ہر شخص جسقدر
قرآن اسکو یاد تھا پڑھا پھر آنحضرت
صلعم ایک شخص پر گذرے جو ان سبھوں میں کم سن
تھا اس سے فرمایا اے فلاں تجھکو کسقدر
قرآن یاد ہے اس نے عرض کی اسقدر
اور اس قدر یاد ہے اور سورہ بقرہ بھی
آپ نے فرمایا۔

فَاِنَّهَا كَادَتْ تَسْتَحْصِیْ الدِّیْنَ كُلَّهٗ (ت)	کیا سورۂ بقرہ تجھکو یاد ہے عرض کی ہاں فرمایا جا تو ہی ان کا امیر ہے کیونکہ سورۂ بقرہ پورے دین کو اپنے میں لے لینے کے قریب ہے۔ (ت)

ف

یعنی سورۂ بقرہ بہ نسبت اور سورتوں کے احکام دین کو زیادہ ترجامع ہی۔

تَعَلَّمُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ (اخرجه احمد)	سیکھو سورۂ بقرہ کو بیشک اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا افسوس (نکالا اس کو احمد نے)
اَلشَّیْطَانُ یَفِرُّ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْهِ الْبَقَرَةُ۔ (رواه الترمذی ومسلم والنسائی)	شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے جسمیں سورۂ بقرہ پڑھی جائے روایت کیا اس کو ترمذی اور مسلم اور نسائی نے۔

تذنیل

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ فَاَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا شَیْطَانٌ (معالم)	اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بنانے سے دو ہزار سال پیشتر ایک کتاب لکھی اور اس کے دو آیتیں پیغمبر علیہ السلام پر نازل کیں جن پر سورۂ بقرہ ختم کر دیا وہ آیتیں جس گھر میں پڑھی جاتی ہیں شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے (معالم)

ف

مراد ان دو آیتوں سے سورۂ بقرہ کے اخیر دو آیتیں ہیں جیسے حدیث سے بھی ظاہر ہے۔

مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔ (خ حم)

جو کوئی سورۂ بقرہ کی آخر کی دو آیتیں کسی شب میں پڑھیگا تو درعوض تہجد کے وہ کافی ہوجاویں گی -(خ-حم-)

اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَاَبْنَاءَكُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ (دارمی)

اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو ایسے دو آیتوں کے ساتھ ختم کیا ہے جو مجھکو عرش کے نیچے کے خزانے سے عطا کی گئیں سو تم ان کو سیکھو اور اپنے بی بیوں کو اور اولاد کو سکھلاؤ کہ وہ رحمت اور قرب خدا کا سبب اور دعا ہیں- (دارمی)

مَنْ قَرَأَ عَشَرَ اٰيَاتٍ مِنَ الْبَقَرَةِ عِنْدَ مَنَامِهِ لَمْ يَنْسَ الْقُرْاٰنَ اَرْبَعٌ مِنْ اَوَّلِهَا وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَاٰيَتَانِ بَعْدَهَا وَثَلٰثٌ مِنْ اٰخِرِهَا اخرجه الدارمی)

جو شخص پڑھے دس آیتیں سورۂ بقرہ کی سوتے وقت نہ بھولیگا قرآن کو چار آیت سورۂ بقرہ کی شروع کی اور آیۃ الکرسی اور اُس کے بعد کی دو آیتیں اور تین آیتیں سورۂ بقرہ کی اخیر کے (نکالا اس کو دارمی نے)

اِقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فَاِنَّهُ يَحْفَظُكَ وَذُرِّيَّتَكَ وَيَحْفَظُ۔

پڑھ تو آیت الکرسی بے شک یہ حفاظت کرے گی تیری

دَارَكَ حَتَّى الدُّوَيْرَاتِ حَوْلَ دَارِكَ۔ اَخْرَجَهُ الْمَحَامِلِي۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ قِصَّةِ الصَّدَقَةِ اَنَّ الْجِنِّيَّ قَالَ لَهُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا اَنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ (بخاری۔ فر)

سَيِّدُ الْقُرْاٰنِ الْبَقَرَةُ وَسَيِّدُ الْبَقَرَةِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ (فو)

اَعْظَمُ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ (خ)

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى

اور تیری اولاد کی اور نگاہ رکھو گی تیرے گھر کو اور تیرے گھر کے اطراف کے گھروں کو۔ (نکالا اسکو محاملی نے)

ابو ہریرہ سے صدقہ کے قصہ میں مروی ہے کہ جنی نے ان سے کہا جب تم اپنے بچھونے پر جاؤ آیت الکرسی پڑھو بیشک تجھہ پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہو گا صبح تک تمہارے پاس شیطان نہ آسکیگا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا کہنا تو سچ ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ (بخاری)

قرآن میں سردار سورۂ بقرہ ہے اور بقرہ میں سردار آیت الکرسی ہے (فر)

قرآن میں بڑی فضیلت والی آیت آیت الکرسی ہے (خ)

جو کوئی صبح ہونے کیوقت سورۂ مومن کا شروع الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی پڑھے گا تو انکی برکت سے

يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ
يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ (ت)

عَنْ اَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَيُّ سُوْرَةِ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ
قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
قَالَ فَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ قَالَ
اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ
فَاَيُّ اٰيَةٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ
اَنْ يُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ
خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا
مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ
تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ
الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ
خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ - (دارمی)

مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ

شب کے آنے تک محفوظ رہیگا اور
جو کوئی ان کو شب ہوتے وقت تلاوت
کریگا تو انکی برکت سے صبح تک محفوظ
رہے گا۔ ت

ایفع بن عبد الکلاعی سے مروی ہے
انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے عرض
کی یا رسول خدا قرآن کی کونسی سورت
زیادہ ثواب والی ہے فرمایا سورت
قل ہو اللہ احد ہے اس نے کہا کونسی
آیت زیادہ ثواب والی ہے فرمایا آیت الکرسی
یعنی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا
یارسول خدا کونسی آیت ہے جسکی خیر و
برکت آپ کو اور آپ کی امت کو
پہنچتی ہے۔ اور آپ کو پسند ہے فرمایا
وہ سورۂ بقرہ کا خاتمہ ہے کہ خدا کی
رحمت کے خزانوں میں سے ہے
جو اس کے عرش کے نیچے ہیں
اللہ نے وہ اس امت کو عطا کیا دنیا
اور آخرت کے خوبیوں میں سے کوئی
باقی نہیں جس پر وہ شامل نہ ہو (دارمی)
جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی

كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوْتَ۔ حب۔

پڑھا کرے تو جنت میں داخل ہونے سے مانع فقط اس کا مرنا ہے۔ (حب)

ف

یعنی جنت میں داخل ہونیکی شرطوں میں صرف مرنا باقی رہے گا اور جب مرجاوے بے شک داخل جنت ہو۔

كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (مسلم مشکوٰۃ)

پڑھتے تھے حضرت فجر کے دو رکعت میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ ونحن مسلمون تک اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم۔ بانا مسلمون تک

فصل سورہ آل عمران کی فضیلت میں

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَى اللَّيْلِ۔ (دارمی)

جو کوئی شخص سورہ آل عمران جمعہ کے روز پڑھے گا تو فرشتے اس پر شب تک رحمت بھیجتے ہیں۔ (دارمی)

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ

قرآن تلاوت کرو کیونکہ وہ روز قیامت اپنے اصحاب کا سفارشی بنکر آوے گا اور دو نورانی سورتوں کو تلاوت کرو

وَاٰلَ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ۔ اَوْغَيَايَتَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا تَسْتَطِيْعُهُ الْبَطَلَةُ۔ (مسلم)

یعنی بقرہ اور آل عمران کو کیونکہ دونوں روز قیامت اس حالت سے آویں گے گویا وہ دونوں بادل کے ٹکڑیاں ہیں یاگویا وہ دونوں دو سائبان ہیں یاگویا وہ دونوں صف بستہ پرندوں کی دو ٹکڑیاں ہیں اور وہ اپنے اصحاب کے جانب سے مناظرہ کریں گے سورہ بقرہ کی تلاوت کرو کیونکہ اس کا لینا یعنی پڑھنا یا سیکھنا برکت ہے اور اس کا ترک کرنا حسرت ہے اور کاہل اسکی برداشت نہیں کر سکتے۔ (مسلم)

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نِعْمَ كَنْزُ الصُّعْلُوْكِ سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ يَقُوْمُ بِهَا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ (اخرجه الدارمی)

کہا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بہتر خزانہ محتاج کا سورۂ آل عمران ہے جو پڑھے اسکو پچھلی رات میں (نکالا اسکو دارمی نے)

مَنْ قَرَأَ اٰلَ عِمْرَانَ فَهُوَ غَنِيٌّ۔ (عجائب البیان)

جو شخص، پڑھے سورۂ آل عمران پس وہ غنی ہے۔ (عجائب البیان)

مَنْ قَرَأَ اٰخِرَ اٰلِ عِمْرَانَ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ (دارمی)

جو کوئی سورۂ آل عمران کا خاتمہ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر سورت تک، کسی شب میں تلاوت کرے تو اس کے لئے ساری شب کی بیداری لکھی جاویگی۔ (دارمی)

مَرَّ من فضلها فی البقرۃ	سورۂ آل عمران کی فضیلت کے احادیث سورۂ بقرہ کے فضل میں مذکور ہو

فضیلت سورۃ النسار

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ کُتِبَ لَہٗ حَمَلَۃُ الْعَرْشِ بِکُلِّ اٰیَۃٍ مِثْلَ ثَوَابِ مَنْ یَمُوْتُ فِیْ طَرِیْقِ الْجِہَادِ (وقوف سجاوندی)	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ النسار پڑھیگا عرش اٹھانیوالے فرشتے اس کے واسطے لکھتے ہیں ہر آیت کے عوض مانند ثواب اس شخص کے جو جہاد کے راستہ میں مرتا ہے۔ (وقوف سجاوندی)

سورۃ المائدہ کی فضیلت

سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃِ نِعْمَتِ الْفَائِدَۃُ (قس)	سورۂ مائدہ کا پڑھنا اچھا فائدہ ہے (فر)
عَلِّمُوْا رِجَالَکُمْ سُوْرَۃَ الْمَائِدَۃِ (ص)	سکھاؤ اپنے لوگوں کو سورۂ مائدہ (ص)

فضیلت سورۃ الانعام

عَنْ کَعْبٍ قَالَ فَاتِحَۃُ التَّوْرٰیۃِ الْاَنْعَامُ (عجائب البیان)	مروی ہے کعب سے کہ کہا اس نے توراۃ کا شروع سورۂ انعام ہے (عجائب البیان)

فضیلت سورۃ الاعراف

کَانَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ جَمِیْعًا (س)
قَرَأَ فِی الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا (ت)

حضرت صلعم نماز مغرب میں اعراف کا پورا سورۃ تلاوت کرتے تھے (س)
آنحضرت صلعم نے سورۃ اعراف نماز مغرب کی دونوں رکعتوں میں پوری پڑھی۔ (ت)

فضیلت سورۃ الانفال

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْاَنْفَالِ فَاِنَّہٗ شَفِیْعٌ لَّہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص پڑھے گا سورۃ انفال بیشک وہ قیامت کے روز اس کے واسطے شفاعت کرنیوالا ہے۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ توبہ

اٰخِرُ سُوْرَۃٍ نَزَلَتْ کَامِلَۃً بَرَاءَۃٌ
(ن)
عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اٰخِرُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ھَاتَانِ الْاٰیَتَانِ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَۃِ (معالم)

آخر سورہ جو کامل اترا وہ سورۂ برات ہے (ن)
ابی ابن کعب سے مروی ہے قرآن کے آخر میں جو نازل ہوا وہ یہ دو آیتیں ہیں۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ تا آخر سورہ۔ (معالم)

فضیلت سورۂ یونس اور سورۂ ہود اور سورۂ یوسف اور سورۂ رعد اور سورۂ ابراہیم اور سورۂ حجر کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَی رَجُلٌ النَّبِیَّ صلعم فَقَالَ اَقْرِئْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّاءِ فَقَالَ کَبُرَتْ سِنِّیْ وَاشْتَدَّ قَلْبِیْ وَ غَلُظَ لِسَانِیْ قَالَ فَاقْرَأْ ثَلٰثًا مِنْ ذَوَاتِ حٰمٓ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَہٗ قَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْھَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْہِ اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ (حم)

عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نبی صلعم کے پاس آیا اور کہا یا رسول خدا مجھکو قرآن پڑھا ئیے آپ نے فرمایا کہ ان سورتوں سے جنکی ابتدا میں (ر) ہے تین سورتیں پڑھو اس مرد نے کہا یا رسول اللہ میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور دل سخت ہوگیا (حفظ ٹھیک نہ رہا) اور زبان موٹی ہوگئی آپ نے فرمایا کہ ان سورتوں سے جنکی شروع میں حٰم ہے تین سورتیں پڑھو اس مرد نے ویسا ہی جواب کہا جیسے آگے کہا تھا اور عرض کیا یا نبی اللہ مجھکو ایسی سورت پڑھائیے جو تمام مطالب کو شامل ہو تو رسول صلعم نے اسکو اذا زلزلت پڑھائی تا کہ اس سے فراغت کرے تب اس مرد نے کہا مجھکو اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے آپ کو دین حق کیساتھ مبعوث فرمایا میں اس پر کبھی کچھ بھی زیادہ نکرونگا یہ کہکر وہ شخص واپس چلا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ فرمایا کہ اس مرد نے نجات پائی (حم)

ف

جن سورتوں کے حروف مقطعات میں (الٓر) ہے۔ وہ چھ سورتیں ہیں سورۂ یونس۔ سورۂ ہود۔ سورۂ یوسف۔ سورۂ رعد۔ سورۂ ابراہیم۔ سورۂ حجر
اس حدیث سے ان سب سورتوں کی بزرگی ثابت ہے ذوات حٰم المومن حٰم السجدۃ الشوریٰ۔ الزخرف۔ الدخان۔ الجاثیۃ۔ الاحقاف۔

فضیلت سورۂ ہود

اِقْرَؤُا هُوْدًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (دارمی)	روز جمعہ سورۂ ہود پڑھو۔ (دارمی)
شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّاَخَوَاتُهَا قَبْلَ الْمَشِيْبَةِ (رب)	بوڑھا کر دیا مجھکو سورۂ ہود اور اس کے نظائر نے بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے سے پہلے۔ (رب)

ف

سورۂ ہود کے درمیان قہر الٰہی اور قیامت کے سختیوں کا بیان ہے اس لئے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سورۂ ہود اور ان سورتوں نے جن میں سورۂ ہود کی طرح قیامت کے سختیوں اور عذاب الٰہی کا بیان ہے مجھکو بڑھاپے کی عمر کو پہنچنے سے پہلے بوڑھا کر دیا۔

قال کعب فاتحۃ التوراۃ الانعام وخاتمتہا ھود (عجائب البیان)	کہا کعب نے توراۃ کا شروع سورۂ انعام ہے اور اس کا خاتمہ سورۂ ہود ہے۔ (عجائب البیان)

فضیلت سورۂ یوسف

قال وهب ان الله تعالیٰ لم ینزل کتابا الا وفیه سورة یوسف کما هي فی القرآن۔
(مدارک)

وہب بن منبہ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب اتاری اس میں سورۃ یوسف ایسی ہی ہے جیسی قرآن میں ہے
(مدارک)

فضیلت سورۂ رعد

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الرَّعْدِ اُعْطِيَ مِنْ اَجْرٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِوَزْنِ كُلِّ سَحَابٍ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وبعث مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ۔
( )

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص سورۂ فاتحہ پڑھا دیا جائے گا ثواب دس نیکی موافق وزن برابر کے جو نہ ہو گا قیامت کے دن اور اٹھا یا جایگا وہ مومنین میں۔
( )

فضیلت سورۂ ابراہیم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ اِبْرٰهِيْمَ اُعْطِيَ مِنْ اَجْرٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ عَبَدَ الْاَصْنَامَ وَعَدَدِ مَنْ لَمْ يَعْبُدْهَا۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص سورۂ ابراہیم پڑھے گا دیا جایگا ثواب موافق گنتی ان لوگوں کے جنھوں نے بت پرستی کی اور برابر گنتی ان لوگوں کے جنھوں نے بت پرستی نہ کی
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ حجر

مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الْحِجْرِ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ (ثعلبی)

جو شخص پڑھے سورہ حجر اس کیلئے ہے ثواب دس نیکیوں کا (ثعلبی)

فضیلت سورۃ النحل

قِیْلَ لِھَرَمِ بْنِ حَیَّانَ عِنْدَ الْمَوْتِ اَوْصِ قَالَ اِنَّمَا الْوَصِیَّۃُ فِی الْمَالِ وَلَا مَالَ عِنْدِیْ وَلٰکِنْ اُوْصِیْکَ بِخَوَاتِیْمِ سُوْرَۃِ النَّحْلِ (خازن)

کسی نے ہرم بن حیان سے ان کی رحلت کیوقت کہا کہ آپ وصیت کیجئے انہوں نے کہا وصیت مال میں ہوتی ہے اور میرے پاس مال نہیں لیکن میں تمہیں سورہ نحل کے آخری آیتوں کی تلاوت کی وصیت کرتا ہوں۔ خازن۔

فضیلت سورہ بنی اسرائیل

کَانَ لَایَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَالرَّحْمٰنَ۔ (حمد۔ کنوز)

رسول خدا صلعم سوتے نہ تھے تا آنکہ بنی اسرائیل اور سورۂ رحمٰن پڑھ لیتے (حم)

کَانَ یَقْرَأُ کُلَّ لَیْلَۃٍ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَالزُّمَرَ۔ (ن کنوز)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب میں سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر تلاوت کرتے تھے۔ (ن)

فضیلت سورۃ الکہف

مَنْ قَرَأَ خَوَاتِيمَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ (حم)

جو کوئی سورہ کہف کا آخر پڑھے گا فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا۔ (حم)

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ (هق)

جو کوئی سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھیگا تو اس کے لئے نور ایمان اس مدت میں کہ درمیان دو جمعہ ہی روشن ہوگا۔ (ہق)

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (م)

جو کوئی سورہ کہف کی دس آیتیں آگے کی ازبر کر لیگا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (م)

مَنْ قَرَأَ اَوَّلَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَاٰخِرَهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِنْ قَدَمَيْهِ اِلٰى رَأْسِهِ وَمَنْ قَرَأَهَا كُلَّهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَاءِ كُلِّهَا نُوْرٌ۔ (معالم)

جو کوئی سورہ کہف کا شروع اور آخر پڑھیگا تو وہ آیتیں اس کے لئے اس کے قدموں سے سر تک نور بنجائیں گی اور جو کوئی اس کو پورا پڑھے گا تو وہ کل سورہ اس کیلئے زمین آسمان تک نور ہوجائیگا (معالم)

مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ (ت)

جو کوئی ابتدا رسورہ کہف کی تین آیتیں تلاوت کیا کریگا دجال کے شر سے بچا لیا جاویگا۔ (ت)

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (هب)

جو کوئی سورہ کہف روز جمعہ تلاوت کریگا تو اس کے لئے نور روشن ہوگا بمقدار اس وسعت کے جو اس کے اور کعبہ کے درمیان ہے (ہب)

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ تُدْعیٰ فِی التَّوْرَاۃِ الْحَائِلَۃَ تَحُوْلُ بَیْنَ قَارِئِھَا وَ بَیْنَ النَّارِ (ھب)

سورۂ کہف توراۃ میں حائلہ کہلاتی ہے کیونکہ وہ تلاوت کرنے والے اور دوزخ کے درمیان حائل ہوجاتی ہے (ہب)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ وَ عِنْدَہٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَیْنِ فَتَغَشَّتْہُ سَحَابَۃٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُہٗ یَنْفِرُ مِنْھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَی النَّبِیَّ صلعم فَذَکَرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ تِلْکَ السَّکِیْنَۃُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ (خ-م)

براء بن عازب سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص سورۂ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا رسیوں سے باندھا ہوا تھا پھر ایک بیک اس شخص کو بادل گھیر لیا اور اسکے نزدیک ہونے لگا اور اس کا گھوڑا اس بادل سے گھبراتا اور وحشت کرتا تھا پھر جب صبح ہوئی تو وہ شخص رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور یہ ماجرا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ یہ تسکین ہے جو قرآن کی تلاوت کیلئے نازل ہوئی تھی (خ-م)

مَنْ قَرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ (فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّہٖ) اَلْاٰیَۃَ کَانَ لَہٗ نُوْرٌ مِنْ عَدْنَ اِلٰی مَکَّۃَ (رواہ البزار)

جو شخص پڑھے (فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا) اس کے لئے نور ہوگا بقدر عدن سے مکہ معظمہ تک کی وسعت کے (روایت کیا اسکو بزار نے)

فضیلت سورۂ مریم

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ مَرْیَمَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ ثَوَابِ مَرْیَمَ وَلَہٗ بِکُلِّ اٰیَۃٍ قَرَأَھَا مِثْلَ ثَوَابِ شَھِیْدِ بَدْرٍ ۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی پڑھیگا سورۂ مریم دیگا اللہ تعالیٰ اس کو مریم کا ثواب اور اسکے واسطے ہر آیت کے عوض جو پڑھا اسکو جنگ بدر کے شہید کے ثواب کی مانند ہے ۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ طٰہٰ

لَا یَقْرَأُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَّا سُوْرَۃَ طٰہٰ وَیٰسٓ (ثعلبی)
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَرَأَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّۃٍ یَنْزِلُ ھٰذَا عَلَیْھَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ ھٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَۃٍ تَتَکَلَّمُ بِھٰذَا ۔ (دارمی)

بہشتیاں (بکثرت) سورۂ طٰہٰ ویٰسین کے سوا کچھ نہ پڑھیں گے ۔ (ثعلبی)
اللہ تعالیٰ سورۂ طٰہٰ ویٰسین کو آسمان وزمین بنانے سے ایک ہزار سال پہلے تلاوت کیا جب فرشتوں نے قرآن کو سنا تو کہا اس امت کیلئے خوبی ہوجیو جس پر یہ نازل ہوگا اور ان دلوں کے لئے خوشی ہوجیو جو اسکو یاد کریں گے اور ان زبانوں کے لئے خیر خوبی ہوجیو جو اسکو تلاوت کریں گی (دارمی)

فضیلت سورۃ انبیاء

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْاَنْبِيَاءِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حِسَابًا يَسِيْرًا وَصَافَحَهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ كُلُّ نَبِيٍّ ذُكِرَ اسْمُهُ فِي الْقُرْاٰنِ

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کوئی پڑھیگا سورۂ انبیاء کو حساب لیگا اللہ اسکا آسانی کیساتھ اور مصافحہ کریگا اس سے اور سلام کہتے ہیں اسکو وہ انبیاء جنکے اسمای مبارک قرآن میں ذکر کئے گئے۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی

فضیلت سورۃ الحج

مَنْ قَرَأَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ قُضِيَ دِيْنُهُ۔ (فر)

جو کوئی (اس سورہ کو جس میں) احکام حج (ہیں) تلاوت کریگا اس کا قرض ادا کیا جائیگا۔

ف

نیل الاوطار شرح منتقی الاخیار میں اس حدیث کو نقل کرکے کہا ہے اخرج احمد والحاکم وابوداؤد والترمذی وقال لیس بالقوی واکدہ الحاکم بان الروایۃ صحت فیہ من قول عمر وابنہ وابن مسعود وابن عباس وابی الدرداء وابی موسیٰ وعمار (الی قول) اکدہ البیہقی بما رواہ فی المعرفۃ من طریق خالد بن معدان مرسلا ترجمہ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم اور ابوداؤد اور ترمذی نے اخراج کیا ہے اور کہا ہے کہ قوی نہیں حاکم نے اسکو تاکید دیکر کہا ہے کہ اس باب میں حضرت عمر اور ان کے فرزند عبداللہ اور ابن مسعود اور ابن عباس اور ابوداؤد اور ابوموسیٰ اور عمار کے قول سے روایت صحیح ہو چکی ہے (الی قولہ) اور بیہقی نے اسکو اس حدیث سے

تائید دی ہے جسکو کتاب معرفت کے درمیان خالد بن معدان کی طریق سے مرسلاً روایت کیا ہے (انتہیٰ)، اور مصنف مشکوٰۃ نے کہا ہے وفی مصابیح فلا یقرأھا کما فی شرح السنۃ یعنی مصابیح کے درمیان لفظ حدیث فلا یقرأھا ہے یعنی جو کوئی اس سورۂ حج میں دو سجدے نہ کرے اس سورہ کو نہ پڑھے جیسا کہ شرح السنۃ میں ہے۔

عَنْ لَبْدَۃَ بْنِ کَعْبٍ قَالَ حَجَجْتُ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ ثُمَّ حَجَجْتُ الثَّانِیَۃَ ثُمَّ بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَیْتُ شَیْئًا اَحْلٰی مِنَ الدَّمِ اَکَلْتُہٗ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَصَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ الْحَجِّ فَسَجَدَ فِیْھَا سَجْدَتَیْنِ

(ابن مندہ ابونعیم)

(کذا فی اسد الغابہ)

لبدہ بن کعب سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں ایام جاہلیت میں حج کیا پھر دوسرا حج بھی کیا پھر بعد از اں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور میں نے کوئی چیز اس خون سے شیریں تر نہیں پائی جسکو زمانۂ جاہلیت میں کھایا تھا اور میں نے عمر بن خطاب کے پیچھے نماز گزاری ہے تو انہوں نے سورۂ حج تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے

(ابن مندہ ابونعیم) (کذا فی اسد الغابہ)

اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَھْلِ مِصْرَ اِنَّ عُمَرَ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْحَجِّ فَسَجَدَ

خبر دی ہمکو مالک نے حدیث بیان کی نافع نے ایک شخص سے جو مصر والا تھا کہ عمر رضہ نے پڑھی سورۃ الحج پس اسمیں دو سجدے

فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ السُّوْرَةَ فُضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰهُ سَجَدَ فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنُ عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ اِلَّا سَجْدَةً وَاحِدَةً الْاُوْلٰى وَبِهٰذَا نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (موطا امام محمد)

قَوْلُهٗ (ای محمد) عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَرَوَى الْحَاكِمُ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ الزَّيْلَعِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَاَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُمْ سَجَدُوْا سَجْدَتَيْنِ وَيُؤَيِّدُهٗ مَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ عُقْبَةَ وَاَخْرَجَ اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ اَنَّ

اگئے اور کہا بیشک یہ سورت فضیلت دیگئی دو سجدوں کے سبب سے۔ خبر دی ہمکو مالک اور خبر دی عبداللہ دینار نے ابن عمر سے کہ دیکھا ابن عمر نے حضرت عمر کو سورۃ الحج میں دو سجدے کرتے ہوئے کہا محمد نے روایت کی گئی عمر اور ابن عمر سے اور ابن عباس نہیں اعتقاد کرتے ہیں سورۂ حج میں مگر پہلے ایک سجدہ کا اور اسی کو اختیار کرتے ہیں ہم اور یہی قول ابو حنیفہ کا ہے۔ کذا فی (موطا امام محمد)

قول محمد کا عمر وابن عمر سے اور روایت کیا حاکم نے اس مطلب پر جو ذکر کیا زیلعی نے ابن عمر اور ابن عباس اور ابن مسعود اور عمار بن یاسر اور ابی موسیٰ اور ابو الدرداء سے کہ ان سبھوں نے دو سجدے کئے اور تاکید کرتا ہی اس کو وہ قول جو نکالا اس کو ابوداؤد اور ترمذی نے عقبہ سے اور بیان کیا ابو داؤد عمرو بن عاص سے کہ بے شک

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَأَہٗ خَمْسَۃَ عَشَرَ سَجْدَۃً وَفِیْ سَنَدِہٖ ضَعِیْفٌ وَھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنَیْنٍ قَالَ الطَّحَاوِیُّ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَاخُذُ اِنْتَہٰی۔

لٰکِنْ قَدْ مَرَّ اَنَّ الْحَاکِمَ ذَکَرَہٗ فِیْ مَنْ سَجَدَ فِیْھَا سَجْدَتَیْنِ وَالْحَقُّ فِیْ ھٰذِہِ الْبَابِ ھُوَ مَاذَھَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّھُمْ سَجَدُوْا فِیْھَا سَجْدَتَیْنِ۔ وَلَہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ فِی الْحَجِّ سَجْدَۃٌ۔ وَعَنِ الْمُسَیِّبِ وَالْحَسَنِ وَاِبْرَاھِیْمَ وَسَعْدِ بْنِ جُبَیْرٍ مِثْلَ ذٰلِکَ کَذَا فِی الْمُجَلّٰی التعلیق المجد علی موطا محمد

قَالَ سَعِیْدٌ صَلّٰی بِنَا اَمِیْرُ عُمَرَ رض الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالْحَجِّ وَسَجَدَ فِیْھَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا اسکو پندرہ سجدے اور اسکی سند میں ضعیف راوی ہے وہ عبداللہ بن منین ہے (طحاوی نے کہا) ہم ابن عباس کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ انتہٰی۔

لیکن بیشک گذری یہ بات کہ حاکم نے ذکر کیا اس ابن عباس کو ان لوگوں میں جنھوں نے سورۃ الحج میں دو سجدے کئے اور حق اس سجدہ کے باب میں مذہب عمر اور ابن عمر کا ہے۔ روایت کیا ابو شیبہ حضرت علی اور ابو الدرداء اور ابن عباس سے کہ انھوں نے سورۃ الحج میں دو سجدے کئے اور دلیل انکی یہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے بیشک انہوں نے کہا کہ سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے اور مروی ہے ابن مسیب اور حسن اور ابراہیم اور سعد بن جبیر سے ایسا ہی کذا فی المجلی التعلیق المجد علی موطا محمد

کہا سعید نے صبح کی نماز پڑھائی ہمکو عمر رض نے پس پڑھے اسمیں سورۃ الحج

سَجَدَ تَيْنِ (شرح معانی الآثار)

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ سَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ (شرح معانی الآثار)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّهُ رَاٰى اَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ (شرح معانی الآثار)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ سُجُوْدِ سُوْرَةِ الْحَجِّ اَلْاَوَّلُ اى وَاجِبٌ عَزِيْمَةٌ وَالْاٰخَرُ تَعْلِيْمٌ (اى تعليم الصلوة) فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا نَاْخُذُ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ

اور اسمیں دو سجدے کئے۔ (شرح معانی الآثار)

مروی ہے صفوان بن محرز سے کہ ابو موسیٰ اشعری نے سورۂ حج میں دو سجدے کئے۔

مروی ہے عبداللہ بن دینار سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے اسی موافق۔ (شرح معانی الآثار)

مروی ہے جبیر بن نفیر سے کہ انہوں نے دیکھا ابوالدرداء کو کہ انہوں نے سورۂ حج میں دو سجدے کئے۔ (شرح معانی الآثار)

مروی ہے سعید بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ کہا سورۃ الحج میں پہلا سجدہ واجب ہے اور دوسرا نماز کی تعلیم کا ہے پس ہم ابن عباس کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور سب جو بیان کیا ہے ہم نے اس کو اس باب میں ان سے جو آئی ہیں اسمیں اقوال صحابہ وہ سب کے سب قول ابو حنیفہ

وَ اَبِي يُوسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ (شرح معانی الآثار)

اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے (شرح معانی الآثار)

فضیلت سورۃ المومنون

اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الآيات (ت)

مجھ پر دس آیتیں اتاری گئی ہیں جو کوئی ان کو اچھی طریق سے تلاوت کریگا داخل جنت ہوگا (وہ آیتیں یہ ہیں) قد افلح المومنون تا آخر آیات (ت)

فضیلت سورۃ النور

عَلِّمُوْا نِسَاءَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ (ص)

تمہاری بی بیوں کو سورۂ نور تعلیم کرو (ص)

ف

کیونکہ اس سورت میں عورتوں کو عصمت بڑھانے والا اور فحش سے باز رکھنے والا بیان ہے۔

رُوِيَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ سُوْرَةَ النُّوْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْمَوْسِمِ وَ فَسَّرَهَا عَلَى وَجْهٍ لَوْ سَمِعَتِ الرُّوْمُ بِهٖ لَاَسْلَمَتْ (مدارک)

روایت کیا گیا ہے کہ ابن عباس نے موسم حج میں سورۂ نور منبر پر تلاوت کی اسطرح اسکی تفسیر کی کہ اگر روم (یعنی نصاریٰ) اسکو سنتے تو مسلمان ہو جاتے (مدارک)

فضیلت سورۃ الفرقان

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْفُرْقَانِ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَدَخَلَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جوکوئی سورۂ فرقان پڑھیگا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا حالانکہ وہ مومن ہے بیشک قیامت آنیوالی ہے اسمیں کچھ شک نہیں اور داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الشعرا وسورۃ النمل وسورۃ القصص

اُعْطِیْتُ السُّوْرَۃَ الَّتِیْ فِیْھَا الْبَقَرَۃُ مِنَ الذِّکْرِ الْاَوَّلِ وَاُعْطِیْتُ طٰہٰ وَالطَّوَاسِیْنَ مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰی (خازن)

جس سورت میں بقرہ کا مذکور ہے وہ مجھکو ذکر اول لوح محفوظ سے عطا کئے گئے اور سورت طٰہٰ اور وہ سورتیں جنکی ابتدا میں طٰس ہے موسیٰ کے لوحوں سے عطا کی گئی ہیں (خازن)

ف

جن سورتوں کے اول میں طٰسٓ ہے وہ تین سورتیں ہیں سورۂ شعراء سورۂ نمل۔ سورۂ قصص۔

فضیلت سورۃ النمل

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ النَّمْلِ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ عَدَدَ النَّمْلَاتِ وَعَدَدَ مَنْ صَدَّقَ سُلَیْمَانَ وَکَذَّبَ بِہٖ وَھُوْدٍ وَصَالِحٍ وَاِبْرَاھِیْمَ وَشُعَیْبٍ وَھُوَ یَخْرُجُ مِنْ قَبْرِہٖ وَھُوَ یُنَادِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص سورۂ نمل پڑھے گا اسکو چیونٹیوں کی گنتی کے برابر ثواب ہوگا اور موافق گنتی ان لوگوں کے جو ایمان لائے سلیمان پر اور جھٹلایا اسکو اور ہود اور صالح اور ابراہیم و شعیب کو اور نکلیگا وہ اپنی قبر سے کہتا ہوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ القصص

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْقَصَصِ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ مَنْ صَدَّقَ بِمُوْسٰی وَکَذَّبَ بِہٖ وَلَمْ یَبْقَ مَلَکٌ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَّہٗ کَانَ صَادِقًا اَنَّ کُلَّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی پڑھیگا سورۂ قصص ہوگا اسکے لئے ثواب موافق گنتی ان لوگوں کے جنہوں نے سچا جانا موسیٰ کو اور جنہوں نے جھٹلایا اسکو اور آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ رہیگا مگر گواہی دیگا اس کے لئے قیامت کے دن کہ وہ سچ سمجھنے والا تھا اس بات کو کہ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر اس کی ذات اسی کیواسطے ہے حکم اور تم اسی کیطرف رجوع ہوگے (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ العنکبوت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْعَنْكَبُوْتِ
كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ
بِعَدَدِ كُلِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
جو کوئی پڑھیگا سورۂ عنکبوت ہوگا اسکو
لئے ثواب دس نیکیاں موافق گنتی
مومنین ومنافقین کے۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الروم

صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ
(مشکوٰۃ کتاب الطہارہ)

حضرت رسول اللہ صلعم نے صبح کی نماز
پڑھی اور اسمیں سورۂ روم پڑھی۔
(مشکوٰۃ کتاب الطہارہ)

فضیلت سورۂ لقمان

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ لُقْمَانَ كَانَ
لَهُ لُقْمَانُ رَفِيْقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَاُعْطِيَ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَشْرًا عَشْرًا
بِعَدَدِ مَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهٰى
عَنِ الْمُنْكَرِ۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے جو کوئی پڑھیگا سورۂ لقمان قیامت
کے روز لقمان اسکا رفیق ہوگا اور
دیا جائیگا ثواب دس دس نیکیاں موافق
گنتی ان لوگوں کے جنھوں نے نیک کام کا حکم
کیا اور بری کام سے منع کیا۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ الٓمّٓ تنزیل السجدہ

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي تَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ -

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں آلم تنزیل السجدہ میں سجدہ کیا۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْل فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ (متفق علیہ)

پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں جمعہ کے روز سورۂ سجدہ پہلی رکعت میں اور دوسری میں ہل اتی علی الانسان۔
(متفق علیہ)

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ (معالم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں روز جمعہ سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر تلاوت فرماتے تھے۔
(معالم)

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ
(معالم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے تا آنکہ الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک تلاوت فرماتے۔
(معالم)

مَنْ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ الَّذِيْ كُتِبَ لَهُ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً

جس نے پڑھی سورۂ تنزیل السجدہ اور سورہ تبارک لکھی جاتی ہیں اسکی واسطے ستر نیکی

وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا سَبْعُوْنَ سَيِّئَةً وَرُفِعَ بِهَا سَبْعُوْنَ دَرَجَةً (دارمی)

اور معاف کئے جاتے ہیں اس کے ستر گناہ اور بلند کیے جاتے ہیں اسکی واسطے ستر درجہ (دارمی)

الٓمٓ تَنْزِيْلُ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَاِنْ لَمْ اَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِيْ وَاِنَّهَا تَكُوْنُ كَالطَّيْرِ يَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِيْ تَبَارَكَ الَّذِيْ مِثْلُهٗ فَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيْتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا (اخرجه الدارمی)

سورۃ الم تنزیل جھگڑا کریگی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں کہی گی یا اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو میری شفارش قبول فرما اس شخص کے باب میں اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھکو مٹادے اور مروی ہے کہ یہ سورۃ ہوجائیگی مانند پرندے کے آسرا کریگا اپنی بازو سے اس پڑھنے والے پر پس سفارش کریگا اسکی اور باز رکھیگا اس کو عذاب قبر سے اور مانند اسکی آیا ہے سورۂ تبارک الذی کے باب میں پس خالد سوتے نہ تھے جب تک ان دو سورتوں کو نہ پڑھتے تھے۔ نکالا اسکو دارمی نے)

فضیلت سورۃ الاحزاب

لِكُلِّ شَيْءٍ قَائِمَةٌ وَقَائِمَةُ الْقُرْاٰنِ الْاَحْزَابُ (کنوز)

ہر ایک چیز کو پایہ ہوتا ہے اور قرآن کا پایہ سورۂ احزاب ہے (کنوز)

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ وَعَلَّمَهَا اَهْلَهُ وَوُلْدَهُ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ اُعْطِيَ الْاَمَانَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، جو کوئی سورۂ احزاب پڑھیگا اور سکھائیگا اپنے لوگ اور فرزند اور غلاموں کو دیا جائیگا قبر کے عذاب سے امن۔

فضیلت سورۃ السبا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ سَبَا لَمْ يَبْقَ رَسُوْلٌ وَّلَا نَبِيٌّ اِلَّا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَفِيْقًا وَّمُصَافِحًا لَهٗ -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، جو کوئی سورہ سبا پڑھیگا کوئی رسول اور کوئی نبی باقی نہ ہوگا جو قیامت کے روز اس کا رفیق اور مصافحہ کرنیوالا نہ ہوگا۔

فضیلت سورۂ فاطر

اس سورہ کو سورۂ ملائکہ بھی کہتے ہیں

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمَلٰٓئِكَةِ - دَعَتْهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اَنِ ادْخُلْ مِنْ اَيِّ بَابٍ شِئْتَ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی سورۂ ملائکہ پڑھیگا اسکو بہشت کے آٹھ دروازے پکاریں گے کہ تو جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ یٰسین

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَّقَلْبُ الْقُرْاٰنِ

ہر ایک چیز کا دل ہے اور قرآن کا دل

یٰسٓ

وَمَنْ قَرَأَ یٰسین کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ
بِقِرَأَتِہَا قِرَأَۃَ الْقُرْاٰنِ عَشَرَ
مَرَّاتٍ (ت دارمی)

مَنْ قَرَأَ یٰسین فِی لَیْلَۃٍ فَکَاَنَّمَا
قَرَأَ الْقُرْاٰنَ سَبْعَ مَرَّاتٍ (ط)

یٰسٓ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ وَاِنَّھَا
شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ (حک)

مَنْ دَوَامَ قِرَءَۃِ یٰسٓ فَمَاتَ
مَاتَ شَھِیْدًا (ط)

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ۔
شَہِیْدًا (الطبرانی والدارمی)

مَنْ قَرَأَ یٰس ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ
غُفِرَ لَہٗ (طیالسی)

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِی لَیْلَۃٍ اَصْبَحَ
مَغْفُوْرًا لَّہٗ (حل)

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ غُفِرَ لَہٗ
(طبق)

یٰسین ہے۔

جو کوئی یٰسین پڑھیگا اللہ تعالی اسکے
پڑھنیکا ثواب دس بار قرآن پڑھنیکا
ثواب لکھیگا (ت دارمی)

جس نے کسی رات میں سورہ یٰسین
پڑھا گویا اس نے قرآن کو سات مرتبہ
پڑھا (ط)

یٰس قرآن کا دل ہے اور وہ ہر ایک
بیماری کیلئے شفاء ہے (حک)

جو کوئی مداومت کرے یٰس کی تلاوت
پر اور مر گیا تو شہید مرا (ط)

جو شخص پڑھا سورہ یٰس پھر مرا وہ مرا
شہید کے درجہ پر روایت کیا اسکو طبرانی اور
دارمی نے۔

جو کوئی رضائے الٰہی طلب کرنیکے لئے یٰس تلاوت
کریگا اسکے گناہ معاف کئے جاویں گے
(طیالسی)

جو کوئی کسی شب کو یٰس پڑھیگا تو اس
حال میں صبح کرے گا کہ اس کیلئے
بخشش ہوگی (حل)

جو کوئی ہر شب میں یٰس پڑھے اسکی بخشش
ہوگی (طبق)

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ عُدِلَتْ عِشْرِیْنَ حِجَّۃً (ط)

جوکوئی یٰسٓ پڑھیگا تو بیس (۲۰) حج کے برابر ہوگا۔ (ط)

قَالَ الْحَسَنُ بَلَغَنِیْ اَنَّھَا (یعنی سورہ یٰسٓ) تَعْدِلُ الْقُرْاٰنَ کُلَّہٗ (عجائب البیان)

حسن نے کہا کہ مجھکو پہنچی روایت کہ سورہ یٰسٓ تمام قرآن کے برابر ہے۔ (عجائب البیان)

اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ (ابو)

میں نے میری امت پر ہر شبکو یٰسٓ کا پڑھنا ٹھیرایا ہے (ابو)

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ فِیْ صَدْرِ النَّھَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُہٗ۔ (دارمی)

جوکوئی سورہ یٰسٓ اول حصہ میں دن کے پڑھیگا تو اسکی حاجتیں روا کی جائیں گے۔

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ حِیْنَ یُصْبِحُ اُعْطِیَ یُسْرَ یَوْمِہٖ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَھَا فِیْ صَدْرِ لَیْلَۃٍ اُعْطِیَ یُسْرَ لَیْلَتِہٖ حَتّٰی یُصْبِحَ (اخرجہ الدارمی)

جو شخص پڑھے سورہ یٰسٓ صبح ہونیکے وقت اسکو اسدن آسانی دیجائیگی شام تک اور جو شخص اسکو رات کے شروع میں پڑھے اس کو اس رات کی آسانی دیجائیگی صبح تک (دارمی)

مَنْ قَرَأَ یٰسٓ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ فَاقْرَءُوْھَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ (ھق)

جوکوئی یٰسٓ پڑھے تو اس کے لئے وہ گناہ بخشے جاتے ہیں جو آگے گذر گئے تم اسکو اپنے مرنیوالوں کے پاس پڑھا کرو (ھق)

اِقْرَءُوْا عَلٰی مَوْتَاکُمْ یٰسٓ (حم)

تمہارے مردوں پر (یعنی جو قریب موت پہنچے ہوں) یٰسٓ (۲۱) پڑھو (حم)

مَا مِنْ مَیِّتٍ قُرِئَ عِنْدَہٗ یٰسٓ اِلَّا ھَوَّنَ اللّٰہُ عَلَیْہِ (فر)

جس میت پر یٰسٓ پڑھی جاتی ہے اللہ اسپر موت آسان کردیتا ہے (فر)

ضَعْ اِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ عَلٰى ضِرْسِكَ وَاقْرَأْ يٰسٓ (فر)

تم اپنی انگشت شہادت اپنے ڈاڑھ پر رکھو اور یٰس پڑھو۔ (فر)

ف

یہ حکم اس شخص کو ہوا تھا جس نے ڈاڑھ کے درد کی شکایت کی تھی۔

فضیلت سورۃ والصافات

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِالصَّافَّاتِ (حب)

آنحضرت صلعم نماز صبح میں سورۃ والصافات تلاوت کرتے تھے (حب)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى مِنَ الْاَجْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلْيَكُنْ اٰخِرَ كَلَامِهٖ مِنْ مَجْلِسِهٖ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (معالم)

حضرت علی سے روایت ہے انہوں نے کہا جس کو یہ منظور ہو کہ روز قیامت اسکو ثواب پوری پیمانہ سے ماپ کر دیا جائے تو اسکی ہر مجلس میں اسکا آخر کلام یہ ہونا چاہیئے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (معالم)

ف

ترجمہ۔ تیرا رب پاک ہے عیبوں سے عزت کا پروردگار پاک ہے ان عیبوں سے

جو کافر اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہیں اور سلام پیغمبروں پر اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو عالموں کا پروردگار ہے۔

فضیلت سورۂ ص

سَجَدَ هَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا (ن)	داؤد علیہ السلام نے اسکو توبہ میں سجدہ کیا تھا اور ہم شکر میں کرتے ہیں (ن)

ف

سورۂ صٓ کے درمیان یہ مذکور ہے کہ جب داؤد علیہ السلام اپنے کسی قصور پر منجانب اللہ متنبہ ہو گئے تو معافی کے لئے سجدہ کیا اور توبہ قبول ہوئی اسپر نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ داؤدؑ نے یہ سجدہ توبہ و معافی کے شکر کے لئے کیا تھا ہم بہ نیت داؤد شکر کرتے ہیں۔

قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ صٓ فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ اٰخَرُ قَرَأَهَا فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّيْ رَأَيْتُكُمْ	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۂ صٓ تلاوت کی جب سجدہ کی آیت کو پہنچے تو نیچے آکر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر جب دوسرا کوئی دن ہوا تو آپ نے وہی سورت تلاوت کی جب سجدہ کی آیت کو پہنچے تو لوگوں نے سجدہ کے لئے تیاری کی تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سجدہ ایک نبی (داؤدؑ) کی توبہ کا ہے

تَشَزَّنتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا (کشف الغمہ)

لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ سجدہ کے لئے آمادہ ہوگئے ہو پھر آپ نے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی کیا۔ (کشف الغمہ)

کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ لَیْسَتْ سَجْدَۃُ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ (کشف الغمہ)

ابن عباس کہتے تھے سورۂ صٓ کا سجدہ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے (کشف الغمہ)

عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَاَسْجُدُ فِیْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاؤُدَ وَسُلَیْمَانَ حَتّٰی اَتٰی فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ فَقَالَ نَبِیُّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اُمِرَ اَنْ یَّقْتَدِیَ بِھِمْ (خ)

مجاہد سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا سجدہ کروں سورۂ صٓ میں تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان یہانتک کہ یہ پڑھا فبھداھم اقتدہ اور فرمایا کہ تمہارے نبیؐ ان لوگوں میں ہیں جو ان (انبیاء) کی پیروی کرنے کا حکم کئے گئے (خ)

ف

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء کا ذکر کیا ہے جن میں سے حضرت داؤدؑ بھی ہیں اور بعد ان کے ذکر کے فرماتا ہے اُولٰئِكَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ یہ (انبیاء) وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ بتلائی (سوائے محمد صلعم) تم انکی ہدایت کی

اقتدا کرو۔ انتہیٰ جب مجاہد نے سورۂ صٓ میں سجدہ کرنے کی بابت ابن عباس سے پوچھا تو آپ نے یہ آیت پڑھی اور یہ سمجھایا کہ یہ حضرت داؤد کا سجدہ ہے اور اپنے نبی صلعم کو داؤدؑ کی اقتدا کرنے کا بھی حکم ہوا ہے تو یہاں سے نبی صلعم کو داؤدؑ کے اتباع میں یہ سجدہ کرنا پڑا اور ہم پر اپنے نبی صلعم کے اتباع میں اس کا بجالانا ضرور ٹھیرا۔

فضیلت سورۃ الزمر

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الزُّمَرِ لَمْ يَقْطَعِ اللّٰهُ رَجَاءَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَعْطَاهُ ثَوَابَ الْخَائِفِيْنَ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی علیہ السلام سے مروی ہے جو کوئی پڑھیگا سورۂ زمر اللہ تعالیٰ اسکی امید کو قیامت کے روز نہ کاٹیگا اور اس کو ڈرنیوالوں کا ثواب دے گا۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ المومن

اس سورت کو سورۂ غافر اور سورۂ طول بھی کہتے ہیں ایک حدیث ان سورتوں کی فضیلت کی سورۂ یونس میں مذکور ہوئی۔

اَلْحَوَامِيْمُ سَبْعٌ وَأَبْوَابُ جَهَنَّمَ سَبْعٌ تَجِيْءُ كُلُّ حٰمٓ مِنْهَا تَقِفُ عَلٰى بَابٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُدْخِلْ هٰذَا الْبَابَ مَنْ كَانَ

حوامیم سب سات ہیں اور دوزخ کے بھی سات دروازے ہیں ان میں سے ہر ایک سورۂ حمٓ دوزخ کے ایک ایک دروازے پر یہ کہتے ہوئے کھڑی ہوگی خداوندا اس دروازے میں اس شخص کو داخل نہ کیجیو۔

يُؤْمِنُ بِيْ وَيَقْرَأُنِيْ - (هب جامع)

جو مجھ پر ایمان رکھتا اور مجھکو پڑھتا تھا۔ (ہب جامع)

اَلْحَوَامِيْمُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ - (فر)

حوامیم یعنی (وہ سورتیں جنکی ابتدا حٓم سے ہوئی ہے) جنت کے گلزاروں میں سے ایک گلزار ہے (فر)

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيَقْرَأْ اَلْحَوَامِيْمَ (فر)

جس کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ جنت کے گلزاروں میں چرے تو حوامیم تلاوت کرے (فر)

دِيْبَاجُ الْقُرْاٰنِ اَلْحَوَامِيْمُ (حم)

حوامیم قرآن کا دیبا (یعنی زینت) ہے (حم)

نَزَلَتِ الْحَوَامِيْمُ جَمِيْعًا (فر)

حوامیم ایکساں نازل ہوئیں (فر)

ف

ان حدیثوں سے ان جمیع سورتوں کی فضیلت ثابت ہے جس کی ابتدا میں حٓم واقع ہو اور وہ کل سات سورتیں ہیں۔

مَنْ قَرَأَ الدُّخَانَ كُلَّهَا وَاَوَّلَ حٰمٓ غَافِرٍ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهَا حَتّٰى يُمْسِيْ (ت)

جو کوئی کامل سورت دخان اور حٰم غافر یعنی سورۂ مومن کا شروع الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی شبکو تلاوت کریگا تو اس قرات کے وسیلے سے صبح تک محفوظ رہے گا اور جو کوئی انکو صبح میں پڑھیگا تو شام تک محفوظ رہیگا۔ (ت)

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ حٰمٓ السَّجْدَۃَ اَعْطَاہُ اللّٰہُ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشَرَ حَسَنَاتٍ (حاشیہ وقوف سجاوندی)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی حم السجدہ پڑھیگا اللہ تعالی اسکو ہر حرف کے عوض دس نیکیاں دیگا ۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الشوریٰ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حٰمٓ عٓسٓقٓ کَانَ مِمَّنْ صَلَّی عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ ۔ وَیَسْتَرْحِمُوْنَ لَہٗ (حاشیہ وقوف سجاوندی)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی حم عسق پڑھیگا ان لوگوں میں ہوگا جس پر فرشتے درود پڑھتے ہیں اور مغفرت مانگتے ہین اور رحم مانگتے ہیں (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الزخرف

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الزُّخْرُفِ کَانَ مِمَّنْ یُقَالُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی سورۃ زخرف پڑھیگا ان لوگوں میں داخل ہوگا جنکے حق میں کہا جائے گا قیامت کے دن ۔ ای میرے بندو کچھ خوف نہیں تم پر اور نہ تم غمگین ہوں گے ۔

فضیلت سورۃ الدخان

مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدخان فی لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ غُفِرَ لَہٗ (ت حم)	جو کوئی شب جمعہ میں حم دخان تلاوت کریگا اسکے گناہ معاف کیئے جائیں گے ۔ (ت حم)

من قرأ سورۃ الدخان فی لیلۃ غفر لہ (ت)

جو کوئی کسی شب میں سورۂ دخان پڑھیگا اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے (ت)

من قرأ حٰمٓ الدخان فی لیلۃ اصبح یستغفر لہ سبعون الف ملک (معالم ت)

جو کوئی حٰم دخان شب میں تلاوت کرے تو اس حال میں صبح کرتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے اُس کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ (معالم ت)

فضیلت سورۃ الجاثیہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْجَاثِیَۃِ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَسَکَّنَ رَوْعَتَہٗ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی پڑھیگا سورۂ جاثیہ تو اللہ تعالیٰ اس کی شرمگاہ ڈھانپیگا اور اس کی ہیبت کو تسکین دے گا حساب کے دن (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الاحقاف

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْاَحْقَافِ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ رَمْلَۃٍ فِی الدُّنْیَا (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی پڑھیگا سورۂ احقاف اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائینگی موافق گنتی دنیا کی ریگ کے۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ مُحَمَّدٍ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّسْقِیَہٗ مِنْ اَنْہَارِ الْجَنَّۃِ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی سورہ محمد پڑھیگا تو اللہ تعالی پر اسکا حق ہے کہ اس کو جنت کی نہروں سے پلاوے۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الفتح

ھی ای سورۃ الفتح اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا یَعْنِیْ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

وہ (یعنی سورۃ الفتح) مجھکو محبوب تر ہے اس چیز سے جسپر آفتاب طلوع ہو یعنی تمام دنیا کی چیزوں سے۔ پھر پڑھا حضرت نے انا فتحنا لك فتحا مبینا۔ روایت کیا اسکو بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ انا فتحنا مجھکو دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے۔

فضیلت سورہ حجرات

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَۃٌ اِلَّا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ بِہَا لِلنَّاسِ فِی الْمَکْتُوْبَۃِ (رواہ مالک و مشکوٰۃ)

مروی ہے عمرو بن شعیب سے انکے باپ سے انکے دادا سے کہا نہیں کوئی سورہ مفصلات سے جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرض نماز میں جبکہ وہ امامت کرتے تھے نہ سنا ہو (روایت کیا اسکو مالک و مشکوٰۃ)

وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ (فر)

مجھکو مفصل سورتوں کے ذریعہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ (فر)

ف

سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک جتنے سورہ ہیں مفصلات کہلاتے ہیں اس تفصیل سے کہ سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک طوال مفصل اور بروج سے سورۂ لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے سورۃ الناس تک قصار مفصل پس اس حدیث شریف سے ان تمام سورتوں کی فضیلت ثبوت کو پہنچگئی مفصلات ان سورتوں کو اسواسطے کہتے ہیں کہ انمیں فواصل قریب قریب یعنی آیات چھوٹے ہیں اور آیات کے اواخر حروف متحد ہیں

عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی اَنِ اقْرَأْ فِی الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ (ت)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰ صحابی کو لکھا کہ نماز صبح میں لمبے مفصل سورتوں کو پڑھو۔ (ت)

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ لُبَابًا وَّاِنَّ لُبَابَ الْقُرْاٰنِ الْمُفَصَّلُ۔ (دارمی)

ہر چیز کا ایک خلاصہ ہے اور قرآن کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔ (دارمی)

اُعْطِیْتُ مَکَانَ التَّوْرَاۃِ السَّبْعَ الطِّوَالَ وَاُعْطِیْتُ مَکَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِیْنَ وَاُعْطِیْتُ مَکَانَ الْاِنْجِیْلِ الْمَثَانِیْ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ (طب هب جامع الصغیر)

توراۃ کی جگہ مجھکو سبع طوال دی گئی اور زبور کے عوض مئین مرحمت کیگئی اور انجیل کے بدلے مثانی عنایت ہوئی اور مفصل سورتوں کیساتھ مجھکو فضیلت دی گئی۔ (طب هب جامع الصغیر)

فضیلت سورہ قٓ

كَانَ يَخْطُبُ بِسُوْرَةِ قٓ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ۔ (د)

آنحضرت صلعم ہر جمعہ میں سورہ قٓ خطبہ کے درمیان پڑھتے تھے (د)

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدِ بِقَافٍ وَّ اقْتَرَبَ۔ (س)

آنحضرت صلعم نماز عید میں سورہ قٓ اور سورہ اقترب پڑھتے تھے (س)

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقَافٍ وَنَحْوِهَا۔ (م)

آنحضرت صلعم نماز صبح میں سورہ قٓ اور اس کے مانند سورتیں پڑھتے تھے (م)

ف

سورہ قاف کے مانند سورتوں سے وہ سورتیں مراد ہیں جو عدد آیات میں اس کے قریب ہیں

كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا (اي في الاضحیٰ والفطر) بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (مسلم مشکوٰۃ)

پڑھتے تھے آنحضرت صلعم عید الضحیٰ اور عید الفطر میں سورہ قٓ اور اقتربت الساعۃ (مسلم مشکوٰۃ)

فضیلت سورہ والذاریات

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الذّٰرِيٰتِ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ رِيْحٍ هَبَّتْ وَجَرَتْ فِي الدُّنْيَا۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی پڑھے گا سورہ ذاریات تو ہوگا اس کے لئے ثواب دس نیکیوں کا موافق گنتی ہواکے جو بہی اور جاری ہوئی ہو (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الطور

قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔ (معالم)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورۂ طور تلاوت فرمایا۔ (معالم)

کَانَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ (مشکوٰۃ)

آنحضرت صلعم نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

فضیلت سورۃ النجم

سَجَدَ صلعم بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ خ۔

پیغمبر خدا صلعم نے سورۂ نجم میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمان اور جن وانس نے بھی سجدہ کیا (خ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَرَأَ سُوْرَۃَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِھَا فَمَا بَقِیَ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اِلَّا سَجَدَ (خ)

عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے سورۂ نجم تلاوت فرمایا اور اسمیں سجدہ کیا اور سب لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ (خ)

تذنیب

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلعم اَلنَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْھَا (ق)

زید بن ثابت سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلعم کو سورۂ نجم سنایا تو آپ نے اسمیں سجدہ نہ کیا (ق)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْئٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ (د)	ابن عباس رض سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے مدینہ میں ہجرت کی مفصلات میں سے کسی سورۃ میں سجدہ نہیں کیا۔ (د)

ف

زید بن ثابت کی یہ روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ نہ کیا عدم ثبوت سجدہ نجم پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ بروایت عبداللہ بن مسعود وغیرہ سجدۂ مذکور ثابت ہو چکا اور اصول میں یہ قاعدہ قرار پا چکا ہے المثبت مقدم علی النافی یعنی ثابت کرنے والی دلیل نفی کرنیوالی دلیل پر مقدم ہے۔ رہی ابن عباس کی روایت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے رونق افروز مدینہ ہوئے کسی مفصل سورت میں سجدہ نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ ابی ہریرہ رض سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مذکور میں سجدہ کیا اور ابی ہریرہ رض نے نبی صلعم کی ہجرت کے کئی سال بعد شرف اسلام حاصل کیا تھا۔ پس اس رو سے ابی ہریرہ رض کی روایت مقدم ہے۔ ان حدیثوں کے اور کئی جواب بجائے خود مرقوم ہیں۔ من شاء فلیراجع الیہا۔

فضیلت سورۃ القمر

عَنِ النَّبِیِّ صلعم مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْقَمَرِ	نبی صلعم سے مروی ہے جو کوئی سورۂ قمر

فِیْ کُلِّ غِبٍّ بَعَثَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجْھُہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔
(بیضاوی شریف)

پڑھیگا ایک دن بعد اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے روز اٹھائے گا درحالیکہ اس کا منہ چودھویں رات کے چاند کے جیسا ہے۔ (بیضاوی شریف)

فضیلت سورۃ الرحمٰن

لِکُلِّ شَیْءٍ عَرُوْسٌ وَعَرُوْسُ الْقُرْاٰنِ الرَّحْمٰنُ (ھق)
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَۃِ۔
(شرح معانی الآثار)

ہر چیز کی عروس ہے اور قرآنکی عروس سورۂ رحمٰن ہے (ھق)
انس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے بعد کی دو رکعتوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ پڑھتے تھے۔
(شرح معانی الآثار)

فضیلت سورۃ الواقعۃ

مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَاْمُرُ بَنَاتَہٗ یَقْرَأْنَ بِھَا فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ
(ھق)
عَلِّمُوْا نِسَاءَکُمْ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ فَاِنَّھَا سُوْرَۃُ الْغِنٰی (فر)

جو کوئی ہر شب میں سورۂ واقعہ پڑھا کرے تو اسکو کبھی فاقہ نہ پہنچے گا اور ابن مسعود اپنے بیٹیوں کو حکم کرتے کہ اسکو ہر شب میں پڑھا کریں
(ھق)
تم اپنی بیبیوں کو سورۂ واقعہ تعلیم کرو کہ وہ تونگری کا سورہ ہے۔(فر)

ف

یعنی برکت سے اس کی تلاوت کی فقیری و محتاجی دور ہوتی ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ (معالم)

عقبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے انہوں نے کہا جب آیت فسبح باسم ربك العظیم نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس تسبیح کو اپنے رکوع میں مقرر کر لو۔ (معالم)

ف

یعنی رکوع میں موافق حکم آیت مذکورہ کے سبحان ربی العظیم کہو۔

فضیلت سورۃ الحدید

تَعَلَّمُوا الْحَدِيْدَ وَتَفْسِيْرَهَا وَيْلٌ لِلْعَالِمِ جَهِلَ تَفْسِيْرَهَا (فر)

سورۂ حدید کو اور اس کی تفسیر کو سیکھو۔ اس عالم کے لئے ویل و خرابی ہے جو اس کی تفسیر سے جاہل رہے (فر)

مَنْ قَرَأَ كُلَّ لَيْلَةٍ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ وَفِي الْمُسَبِّحَاتِ آيَةٌ كَأَلْفِ آيَةٍ (رزین جمع فوائد)

جو کوئی ہر شب کو سورۂ واقعہ پڑھیگا تو اسکو فاقہ نہ پہونچیگا اور مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں کی برابر ہے (رزین جمع فوائد)

وَهِيَ قَوْلُهُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (تفسیر ابن بشر و اتقان)

یہ آیت (ہو الاول والآخر) وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ (تفسیر ابن بشر و اتقان)

فضیلت سورۂ مجادلہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُجَادِلَةِ كُتِبَ مِنْ حِزْبِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(بیضاوی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، جو کوئی پڑھیگا سورۂ مجادلہ اللہ تعالیٰ کے گروہ میں لکھا جائے گا اللہ تعالیٰ کے دن میں جو قیامت کا دن ہے،

(بیضاوی)

فضیلت سورۃ الحشر

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ قَالَهَا مَسَاءً فَمِثْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُصْبِحَ (رواہ الدارمی)

جس نے کہا صبح کے وقت اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور تین آیتیں سورۂ حشر کے اخیر کی مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ لسبب اسکے ستر ہزار فرشتے جو رحمت مانگتے ہیں اس کے واسطے شام تک اور اگر کہا اسکو شام میں پس ایسا ہی صبح تک مغفرت مانگتے ہیں روایت کیا اس کو دارمی۔

مَنْ قَرَأَ خَوَاتِمَ الْحَشْرِ مِنْ لَيْلَةٍ اَوْ نَهَارٍ فَقُبِضَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَوِ اللَّيْلَةِ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ

(عد ۔ بیہقی)

جو کوئی سورہ حشر کی آخر آیتیں کسی شب میں یا کسی دن میں تلاوت کرے اور اسی شب یا اسی دن میں مرجائے تو اسکے لئے اللہ تعالیٰ جنت واجب کریگا عد بیہقی

فضیلت سورۃ الممتحنہ

قَالَ النَّبِيُّ صلعم مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُمْتَحِنَةِ كَانَ لَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ شُفَعَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورہ ممتحنہ پڑھیگا مومنین اور مومنات اُسکے واسطے قیامت کے روز شفاعت کرنیوالی ہوگی ۔

سورۃ الصف اور سورۃ الجمعہ اور سورہ تغابن اور سورہ (جمعہ کی فضیلت)

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ يَرْقُدَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِنَّ اٰيَةً خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ ۔

(ت)

عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات یعنی ان سورتوں کو جن کی ابتدا میں لفظ تسبیح ہے سونے سے پہلے تلاوت کرتے تھے اور فرماتے ہیں کہ ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے (ت)

ف

جن سورتوں کی ابتدا میں تسبیح واقع ہے وہ سات سورتیں یہ ہیں - بنی اسرائیل - حدید - حشر - صف - جمعہ - تغابن - اعلیٰ - اس حدیث سے ان سب سورتوں کی فضیلت ثابت ہے -

فضیلت سورۂ جمعہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ مَرْوَانَ اسْتَخْلَفَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْهُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَدَمًا انْصَرَفَ مَشَيْتُ خَلْفَهُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ قَرَاْتَ بِسُوْرَتَيْنِ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا (معالم)

عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ مروان نے ابو ہریرہ کو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا تو اپنے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں منافقون تلاوت کی پھر جب وہ فارغ ہوئے تو میں ان کے پیچھے ان کے بازو سے گیا اور کہا کہ آپ نے نماز میں ایسی دو سورتیں پڑھیں کہ میں نے حضرت علی کو نماز جمعہ میں ان کو پڑھتے ہوئے سنا تھا ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جمعہ میں پڑھتے ہوئی سنا ہے - (معالم)

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ سُئِلَ نُعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى إِثْرِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِهَلْ أَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۔ (معالم)

ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ نعمان بن بشیر سے یہ بات دریافت کی گئی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روز جمعہ سورہ جمعہ کے بعد کیا تلاوت کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ ھل اتاک حدیث الغاشیۃ تلاوت کرتے تھے (معالم)

فضیلت سورۃ المنافقون

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقُوْنَ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ ۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورہٴ منافقون پڑھے گا پاک ہوگا نفاق سے ۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ التغابن

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ التَّغَابُنِ دُفِعَ عَنْهُ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ

(ابو داؤد)

جو کوئی سورہٴ تغابن تلاوت کرے تو ناگہاں اور اچانک مرنا اس سے دفع ہوگا (ابوداؤد)

فضیلت سورۃ الطلاق

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الطَّلَاقِ مَاتَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

جوکوئی پڑھیگا سورہ طلاق کو تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر مرے گا۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ التحریم

اسکو سورۃ النساء الصغری بھی کہتے ہیں

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ التَّحْرِيْمِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَوْبَةً نَصُوْحًا
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوکوئی سورۂ تحریم پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو توبۂ نصوح عطا فرمائیگا
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الملک

سُوْرَةُ الْمُلْكِ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (فر)

سورۂ ملک روکتی ہے عذاب قبر کو۔ (فر)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے ایک قبر پر اپنا ڈیرا کھڑا کیا اور انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ قبر ہے سو۔ ایک آدمی کی قبر نظر آئی اور وہ سورۂ تبارک تلاوت کر رہا تھا تاآنکہ اسکو تمام کیا اور صحابی

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبْتُ خِبَاءً عَلٰی قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسَبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلعم هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (ت)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک قبر پر ڈیرا لگایا اور مجھکو معلوم نہ تھا کہ وہ قبر ہے سو ناگاہ اس میں ایک آدمی سورہ تبارک پڑھ رہا تھا تا آنکہ اسکو ختم کیا نبی صلعم نے فرمایا وہ سورت عذاب قبر سے باز رکھنے والی ہے اور نجات بخشنے والی ہے کہ اپنے قاری کو عذاب قبر سے نجات بخشتی ہے (ت)

اِنَّ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰہِ مَا هِیَ اِلَّا ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ فَاَخْرَجَتْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ وَهِیَ سُوْرَةُ تَبَارَكَ۔ (معالم طس)

کتاب اللہ کی ایک سورت ہے کہ وہ صرف تیس آیتیں ہیں ایک شخص کے لئے سفارش کی اور روز قیامت میں دوزخ سے اسکو نکالا اور جنت میں داخل کردیا اور وہ سورۂ تبارک ہے (معالم طس)

سُوْرَةُ تَبَارَكَ هِیَ الْمَانِعَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (بہ)

سورۂ تبارک عذاب قبر سے منع کرنیوالی ہے۔ (بہ)

كَانَ یَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ (نیع)

آنحضرت صلعم نماز صبح میں سورۂ تبارک پڑھتے تھے (نیع)

ھ من فضائل ھذہ السورۃ فی الم تنزیل السجدہ۔

اس سورۂ تبارک کے بعض فضائل سورہ الم تنزیل السجدہ میں مذکور ہوئے ہیں۔

فضیلت سورۂ قلم

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْقَلَمِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ ثَوَابَ الَّذِیْنَ حَسَّنَ اَخْلَاقَھُمْ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ قلم پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کو دیگا ثواب ان لوگوں کا جو نیک ہوئی ان کے اخلاق۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الحاقہ

شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدٍ وَاَخَوَاتُھَا اَلْوَاقِعَۃُ وَالْحَاقَّۃُ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ (طب)

بوڑھا کر دیا مجھکو سورۂ ہود اور اُسکے جوڑ والی سورتوں نے یعنی سورۂ حاقہ اور سورۂ اذا الشمس کورت (طب)

فضیلت سورۃ المعارج

شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدٍ وَاَخَوَاتُھَا اَلْوَاقِعَۃُ وَالْقَارِعَۃُ وَالْحَاقَّۃُ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَسَاَلَ سَائِلٌ (ابن مردویہ)

بوڑھا کر دیا مجھکو سورۂ ہود اور اُسکے نظیر سورتوں نے یعنی سورۂ واقعہ اور سورۂ قارعہ اور سورۂ حاقہ اور اذا الشمس کورت اور سأل سائل۔ (ابن مردویہ)

فضیلت سورۂ نوح

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ نُوْحٍ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اَدْرَکَتْھُمْ دَعْوَۃُ نُوْحٍ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ نوح پڑھیگا ان لوگوں میں ہوگا جن کو نوح کی دعوت پہنچی۔

(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الجن

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْجِنِّ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ جِنِّیٍّ صَدَّقَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَذَّبَ وَعِتْقِ رَقَبَۃٍ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ جن پڑھے ہوگا اسکو ثواب موافق گنتی جن کے جنہوں نے تصدیق کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جھٹلایا ان کو اور موافق ثواب بندہ آزاد کرنیکے (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ المزمل

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْمُزَّمِّلِ دَفَعَ اللّٰہُ الْعُسْرَ عَنْہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ مزمل پڑھے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی سختی اس سے اٹھا دے گا۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ المدثر

اَوَّلُ مَا نَزَّلَ اللّٰہُ عَلَیَّ سُوْرَۃُ الْمُدَّثِّرِ (ابن عاصم)

وہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھپر پہلے اتاری سورۂ مدثر ہے۔ (ابن عاصم)

فضیلت سورۃ القیامۃ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْقِيٰمَةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ اُمَّتِيْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سورۂ قیامت جو کوئی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو میری امت کے مردوں اور عورتوں کا ثواب دیگا (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الدھر

اس سورہ کو سورۃ الانسان بھی کہتے ہیں

قد مر فضیلتها فی الٓمّٓ تنزیل السجدۃ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ كَانَ جَزَاؤُهٗ جَنَّةً وَّحَرِيْرًا

سورۃ الدہر کی فضیلت سورہ الٓمّٓ تنزیل السجدہ میں گذری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورہ ہل اتٰی علی الانسان پڑھیگا اسکو ثواب بہشت اور حریر کا۔

فضیلت سورۃ المرسلات

یعنی عم یتساءلون

شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَّالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ (ت)
يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ (مشکوٰۃ)

بوڑھا کر دیا مجھکو سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے (ت)
آنحضرت صلعم مغرب میں سورہ مرسلات پڑھتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

فضیلت سورۃ النازعات

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ النّٰزِعٰتِ كَانَ مِمَّنْ حَبَسَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يَكُوْنَ قَدْرَ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ نازعات پڑھیگا ان لوگوں میں ہوگا جنکا حساب لے چکا یہانتک کہ ہوگا مقدار فرض نماز کے۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ عبس

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ عَبَسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ عبس پڑھیگا قیامت کے روز آویگا ایسی حالت میں کہ اس کا منہ ہنسنے والا ہے اور خوش ہونیوالا ہے (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ التکویر

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (قط)

حضرت صلعم نماز صبح میں اذا الشمس کورت پڑھتے تھے۔ (قط)

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ (مسلم مشکواۃ)

حضرت صلعم صبح میں واللیل اذا عسعس پڑھتے تھے۔ (مسلم مشکوۃ)

فضیلت سورۂ انفطار

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

جسکو یہ بات اچھی معلوم ہو کہ روز قیامت کو ایسا دیکھے گویا آنکھ کے روبرو ہے تو سورۂ اذا الشمس کورت

وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (ت)	اور سورۂ اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت پڑھے (ت)

فضیلت سورۂ مطففین

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُطَفِّفِيْنَ سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (حاشیہ وقوف سجاوندی)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سورۂ مطففین پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز مہر کی ہوئی شراب پلاوے گا (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۂ انشقاق

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (مسلم)	ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں سجدہ کیا (مسلم)
عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ	مروی ہے ابورافع سے کہا میں نے عشا کی نماز ابوہریرہ کیساتھ پڑھی انہوں نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھی اور سجدہ کیا میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ (بخاری)

کہ پیچھے سجدہ کیا تھا پس میں ہمیشہ سجدہ کرتا رہونگا اس میں یہانتک کہ اُن سے جا ملوں گا۔ (بخاری)

فضیلت سورۃ البروج والطارق

كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا (ت)

آنحضرت صلعم ظہر و عصر میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور ان کے نظیر سورتیں تلاوت کرتے تھے (ت)

عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَبِي مُوْسٰى اَنِ اقْرَأْ فِي الظُّهْرِ بِاَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ (ت)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابی موسیٰ کو لکھا کہ ظہر میں اوساط مفصل تلاوت کرو (ت)

فضیلت سورۃ اعلیٰ

كَانَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى (حم)

آنحضرت صلعم اس سورۃ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو دوست رکھتے تھے (حم)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ (معالم)

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ جب آیت سبح اسم ربک الاعلیٰ نازل ہو تو نبی صلعم نے فرمایا کہ اپنے سجدہ میں مقرر کرو۔ (معالم)

ف

یعنی موافق حکم مذکور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کہو۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا۔ (معالم)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور کئی بار عید وجمعہ ایک روز میں جمع ہوئے تو آپ نے ان دونوں میں انہیں سورتوں کو تلاوت کیا (معالم)

كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الْوِتْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (معالم)

رسول اللہ صلعم ان دو رکعتوں کے درمیان میں جن کے بعد وتر پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایہا الکافرون تلاوت کرتے تھے اور وتر میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (معالم)

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (رحم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سورۂ سبح اسم ربک الاعلیٰ کو دوست رکھتے تھے۔ (رحم)

وَاِذَا صَلَّى الْوِتْرَ ثَلٰثًا فَيَقْرَأُ

اور جب پڑھتے تھے وتر تین رکعت

فِی الْاَوَّلِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (د ت س ۲ ص حب ی) وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ (د ا ق ت حب حص حصین)

پس پڑھتے تھے پہلی میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد (نقل کیا اسکو ابوداؤد وترمذی. نسائی احمد بن ماجہ ابن حبان ابن سنی نے) اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (نقل کیا اسکو ابوداؤ اور احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے)

ف

یعنی ان کتابوں میں تینوں سورتیں تیسری رکعت میں پڑھنے میں آئے ہیں۔

فضیلت سورۃ الغاشیہ

مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْغَاشِیَۃِ حَاسَبَہُ اللّٰہُ یَسِیْرًا (رب) قد مر ما یتعلق بھذہ الفصل فی فصل فضیلۃ سبح اسم

جو کوئی سورۂ غاشیہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ سہولت سے اسکا حساب لیویگا (ب) اس فصل کے متعلق ایک حدیث سبح اسم کی فضیلت کی فصل میں مذکور ہے۔

فضیلت سورۃ الفجر

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ

سعید بن جبیر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ابن عباس نے طائف میں

فَشَهِدَتْ جَنَازَتَهُ فَجَاءَ طَائِرٌ لَمْ يُرَ عَلٰى خَلْقِهٖ طَائِرٌ قَطُّ فَدَخَلَ نَعْشَهُ ثُمَّ لَمْ يُرَ خَارِجًا مِنْهُ فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ لَا يُدْرٰى مَنْ تَلَاهَا يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ (معالم)

انتقال کیا اور میں ان کے جنازے پر حاضر ہوا تو ایک پرندہ آیا جسکی نہاد وصورت کا دوسرا کوئی پرندہ دیکھا نہ گیا تھا غرض کہ وہ پرندہ ان کی نعش میں گھس گیا اور کسی نے پھر اس کو اس سے نکلتے ہوئے نہ دیکھا پھر جب وہ مدفون ہوگئے تو لب گور یہ آیت کریمہ پڑھی گئی اور پڑھنے والا معلوم نہ ہوتا تھا۔ (یا ایھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ (معالم)

ف

ترجمہ اس آیت کریمہ کا یہ ہے اے شخص طمانیت والے جا اپنے رب کی طرف تو خوش اُس سے اور وہ خوش تجھ سے پس میرے خاص بندوں میں شامل ہو اور میری بہشت میں داخل ہو جا۔

فضیلت سورۂ بلد

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَلَدِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الْاَمَانَ مِنْ عَقَبَةِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی سورۂ بلد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کی سختی سے امن دیگا (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الشمس

صَلِّ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ۔ (حم)

والشمس وضحٰہا اور اس کی نظیر سورتوں کے ساتھ نماز پڑھا کرو۔ (حم)

ف

صحابی معاذ لوگوں کی امامت کرتے تھے اور قرأت دراز پڑھتے تھے ایک شخص کہ روزی میں سخت محنت کش تھا اور دیر تک کھڑے ہونا اس سے نہ ہوسکتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ کی شکایت کی تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کی تنبیہ کی اور حکم کیا کہ سورۃ والشمس یا کوئی ایسی سورتیں کہ مقدار میں اس کے قریب قریب ہوں پڑھا کریں۔

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ (ت)

حضرت نماز عشا میں والشمس وضحٰہا اور اس کے مانند سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ (ت)

فضیلت سورۃ اللیل

كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى (مشکوۃ)

حضرت ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشٰی پڑھتے تھے۔ (مشکوۃ)

فضیلت سورۃ الضحٰی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالضُّحٰى جَعَلَهُ اللّٰهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو کوئی سورۃ والضحٰی پڑھے گا اللہ تعالٰے

فیمن یرضی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ان یشفع لہ وعشر حسنات یکتبہ اللہ تعالیٰ لہ بعدد کل یتیم وسائل (بیضاوی)

اسکو ان لوگوں میں داخل کریگا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت دیجانے سے خوش ہوں اور دس حسنات اللہ تعالیٰ اسکو لکھے گا موافق گنتی ہر یتیم اور سائل کے (بیضاوی)

لما نزل (ولسوف یعطیک ربک فترضی) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لا ارضی وواحد امتی فی النار) جلالین۔

جب آیۃ (ولسوف الخ) نازل ہوئی تو حضرت نے فرمایا اس وقت میں ہرگز راضی نہ ہونگا درحالیکہ میری امت کا ایک شخص بھی دوزخ میں رہے یعنی میں ساری امت کی شفاعت کرونگا (جلالین)

ترجمہ آیت آپ کا رب آپکو ایسی نعمت دے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے

فضیلت سورۃ الم نشرح

من قرأ الم نشرح کان کمن اتانی وانا مغموم فکشف عنی (حب)۔

جو کوئی الم نشرح پڑھے وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو میرے غم کی حالت میں میرے پاس آیا اور میرے غم کو دور کیا (حب)

فضیلت سورۃ التین

یقرأ فی العشاء والتین والزیتون (مشکوۃ)

پڑھتے تھے نبی صلعم والتین والزیتون عشاء میں۔ (مشکوۃ)

عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَقَرَأَ فِی الْعِشَاءِ فِیْ اِحْدَی الرَّکْعَتَیْنِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ (معالم)

براء بن عازب سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے تو آپ نے نماز عشاء کی دو رکعتوں میں سے کسی رکعت میں سورۂ والتین والزیتون تلاوت کی (معالم)

تُمَادِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَأَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ بِسُوْرَۃِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ (ت)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کہ آپ نے نماز عشاء میں سورۂ والتین والزیتون تلاوت کی۔ (ت)

فضیلت سورۃ العلق

قدمر فضائلہا فی النجم والانشقاق

سورۃ العلق کی فضائل سورۂ نجم اور سورۂ انشقاق میں گذرے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْعَلَقِ اُعْطِیَ مِنَ الْاَجْرِ کَاَنَّمَا قَرَأَ الْمُفَصَّلَ کُلَّہٗ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، جو کوئی سورۃ العلق پڑھے گا اجر دیا جائیگا گویا کہ کل مفصل سور پڑھا۔

فضیلت سورۃ القدر

مَنْ قَرَأَ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ عَدَلَ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔ (فر)

جو کوئی انا انزلنا پڑھے تو قرآن کے چوتھے حصہ کے برابر ہوگا (فر)

ف

یعنی اس سورت کا پڑھنا ثواب میں قرآن کا چوتھا حصہ پڑھنے کے برابر ہے۔

اِذَا عَوَّذَ اَحَدُکُمْ فَلْیَعُوْذْ بِاِنَّا اَنْزَلْنٰہُ۔ (ف)

جب تم میں کا کوئی پناہ چاہے تو سورۂ انا انزلنا کیساتھ پناہ چاہے (ف)

ف

یعنی جب آسیب و مرض سے پناہ میں رہنا چاہے تو اس سورت کی تلاوت کرے۔

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔ (معالم)

جو کوئی شب قدر میں ایمان و اخلاص سے نماز کیلئے اٹھیگا یا کھڑا ہوگا تو اسکی گناہوں سے وہ گناہ معاف کئے جائیں گے جو آگے ہو گئے ہیں۔ (معالم)

عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ وَافَیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فَمَا اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (معالم)

ابن بریدہ سے مروی ہے کہ عائشہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر مجھکو شب قدر ملجائے تو کیا دعا پڑھوں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی —
اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے معاف کرنے کو دوست رکھتا ہے۔ تو مجھ سے معاف کیجو۔

(معالم)

قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ مَنْ شَهِدَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَقَدْ اَخَذَ حَظَّهُ مِنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ (معالم)

سعید بن مسیب نے کہا ہے جو شخص مغرب وعشا کو جماعت میں حاضر ہو تو اس نے شب قدر سے اپنا حصہ لے لیا۔ (معالم)

ف

یعنی ان دونمازوں کو جماعت سے گذارنا شب قدر میں عبادت کرنے کے درجہ میں ہے۔

فضیلت سورۃ البینہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِیْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُکِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی۔ (متفق علیہ)

روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو حکم کیا ہے کہ تم کو قرآن سناؤں عرض کیا ابی بن کعب نے کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپکی روبرو؟ فرمایا کہ ہاں کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا میں نزدیک پروردگار عالموں کی فرمایا کہ ہاں پس بہے آنسو ابی کی انکھوں سے اور ایک روایت میں میں یوں ہے کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھکو کہ پڑھوں میں تجھپر سورہ لم یکن الذین کفروا ابی نے کہا کیا

نام لیا میرا فرمایا ہاں پس روئے ابی
نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے

ف

حضرت سرور عالم کو ابی بن کعب کو قرآن سنانیکا حکم ہونا تعلیم امت کیواسطے ہے ورنہ حضرت سے ابی کو کیا نسبت۔ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس امتیوں کو چاہیئے کہ حافظ و قاری کو قرآن سنائیں جسکو ہمارے عرب میں اجازت لینا کہتے ہیں دلائل الخیرات اور حزب البحر کی اجازت تو لیتے ہیں لیکن عام لوگ تو کیا بعض مولوی بھی جو قرآن شریف بصحت نہیں پڑھ سکتے ہیں کسی حافظ یا قاری سے اسکی اجازت لیتے ہوئے شرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ اِلٰى قِرَاْءَةِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (نع)

اللہ تعالیٰ لم یکن الذین کی تلاوت کو توجہ سے سنتا ہے۔ (نع)

رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ قَرَاَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ (ت)

ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے مغرب میں قصار مفصل کو تلاوت کیا (ت)

عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنِ قْرَاْ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔ (ت)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے ابی موسیٰ کو لکھا کہ مغرب میں قصار مفصل پڑھو (ت)

وَرَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ قِرَاْءَةَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

بعض اہل علم کی یہ رائے ہے کہ نماز عصر کی تلاوت نماز مغرب کی تلاوت کے برابر ہے کہ اس میں قصار مفصل پڑھنا لائق ہے۔

ف

قصار مفصل لم یکن الذین سے آخر قرآن تک ہے۔

فضیلت سورۃ الزلزال

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ (معالم)

سورۂ اذا زلزلت آدھے قرآن کے برابر ہے۔ (معالم)

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْهِمَا (ای الرکعتین بعد الوتر) یَقْرَأُ فِیْهِمَا اِذَا زُلْزِلَت وَقُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ

(شرح معانی الآثار)

مروی ہے ابو امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد کی دو رکعتوں میں سورۂ اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکفرون پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار)

سورۂ یونس کی ابتدا میں اذا زلزلت کی ایک حدیث مذکور ہے۔

قَالَ الرَّبِیْعُ مَرَّ رَجُلٌ بِالْحَسَنِ وَهُوَ یَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ فَلَمَّا بَلَغَ اٰخِرَهَا قَالَ حَسْبُنَا قَدْ اِنْتَهَتِ الْمَوْعِظَةُ (معالم)

ربیع کہتے ہیں کہ ایک شخص حسن بصری کے پاس سے اس آیت (فمن یعمل مثقال ذرۃ الخ) کو تلاوت کرتے ہوئے گذرا پھر جب وہ آخر تک پڑھ چکا تو حسن نے کہا اب ہمیں بس ہے نصیحت منتہی ہوگئی معالم

قَرَأَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا (مشکوٰۃ)

پڑھا حضرت نے صبح کی نماز میں اذا زلزلت دونوں رکعتوں میں یعنی ہر ایک رکعت میں ساری سورت۔

فضیلت سورۃ العادیات

وَالْعَادِیَاتِ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ (رواہ ابو عبیدہ)

سورۃ العادیات برابر آدھے قرآن کے ہے (روایت کیا اسکو ابو عبیدہ)

فضیلت سورۃ القارعۃ

شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدٍ وَاَخَوَاتُھَا اَلْوَاقِعَۃُ وَالْقَارِعَۃُ وَالْحَآقَّۃُ وَاِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ وَسَاَلَ سَآئِلٌ (ابن مردویہ)

بوڑھا کردیا مجھکو سورہ ہود اور اس کی جوڑ والی سورتوں نے سورہ واقعہ اور قارعہ۔ اور حاقہ۔ اور اذا الشمس کورت اور سأل سائل (ابن مردویہ)

فضیلت سورۃ التکاثر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ اٰیَۃٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالُوْا وَمَنْ یَّسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَأَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ اٰیَۃٍ قَالَ اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ (ھق)

ابن عمر رض سے روایت ہی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ہر روز میں ہزار آیتیں نہیں پڑھ سکتا لوگوں نے کہا وہ کون شخص ہی جو ہر روز میں ہزار آیتیں پڑھے فرمایا کیا کوئی شخص تم میں (الھاکم التکاثر) نہیں پڑھ سکتا۔ (ھق)

ف

الھاکم التکاثر پڑھنا بمنزلہ ہزار آیتیں پڑھنے کے ہے۔

فضیلت سورۃ العصر

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْعَصْرِ غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ وَکَانَ مِمَّنْ تَوَاصٰی بِالْحَقِّ وَتَوَاصٰی بِالصَّبْرِ۔
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جوکوئی سورہ عصر پڑھیگا اللہ تعالیٰ اسکو بخشے گا اور ہوگا وہ ان لوگوں میں سے جو وصیت کئے حق کیساتھ اور وصیت کئے صبر کیساتھ۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الہمزۃ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْھُمَزَۃِ اَعْطَاہُ عَشَرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِہٖ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جوکوئی سورہ ہمزہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو دس حسنات دیگا موافق گنتی امت محمدؐ اور اون کے اصحاب کے
(حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الفیل

مَنْ قَرَأَ سُوْرَۃَ الْفِیْلِ اَعْفَاہُ اللّٰہُ مِنَ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ (ط)

جوکوئی سورہ فیل تلاوت کریگا اللہ اسکو صورت بد لنے سے اور زمین میں دھسنے سے عافیت بخشے گا تو محفوظ رہے گا۔ (ط)

فضیلت سورۃ قریش

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ قُرَيْشٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ مَنْ طَافَ بِالْكَعْبَةِ وَاعْتَكَفَ بِهَا۔ (حاشیہ وقوف سجاوندی)

جو کوئی سورۂ قریش پڑھے گا اللہ تعالیٰ دیگا دس نیکیاں موافق گنتی اُن لوگوں کے جو کعبہ کا طواف کیے اور اعتکاف بیٹھے اسمیں (حاشیہ وقوف سجاوندی)

فضیلت سورۃ الکوثر

قَدْ مَرَّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا فِيْ فَضْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس فصل کے مطلب کی حدیث بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فصل میں مذکور ہے

فضیلت سورۃ الکافرون

يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وروٰہ ابن ماجہ۔

پڑھتے تھے حضرت مغرب کی فرض نماز میں جمعہ کی رات میں قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ روایت کیا اسکو شرح سنۃ میں (اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ (مشکوٰۃ)

ابن عمرؓ اس حدیث کو روایت کی اسمیں (جمعہ کی رات میں) نہیں ہے (مشکوٰۃ)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (مسلم ومشکوٰۃ)

مروی ہے ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا حضرت فجر کی سنت دو رکعت میں قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ مسلم (مشکوٰۃ)

عن ابنِ مَسْعُوْدٍ مَا اُحْصِی مَاسَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ترمذی)

مروی ہے ابن مسعود سے انہوں نے کہا کہ میں نہیں گن سکتا جو سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے مغرب کے بعد کی دو رکعت میں اور صلوٰۃ صبح کے آگے کی دو رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کیونکہ ان دونوں نمازوں میں حضرتؐ ان دونوں سورتوں کو بہت پڑھتے تھے (ترمذی)

کَانَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (ترمذی)

صبح کی نماز کے آگے کی دو رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ (ط)

قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ قرآن کے چوتھے حصہ کے برابر ہے (ط)

کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَرَأَ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (ط)

رسول خدا صلعم جب بچھونے پر آجاتے تو قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھتے تھے (ط)

عَنْ نَوْفَلَ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَقُوْلُہٗ اِذَا اَوَیْتُ اِلٰی فِرَاشِیْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ فَاِنَّھَا بَرَاءَۃٌ مِنَ الشِّرْکِ (ت)

نوفل سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلعم سے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو ایسی دعا تعلیم کیجے کہ میں اپنے بچھونے پر لیٹوں تو پڑھوں فرمایا کہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھو کہ شرک سے بری کرنیوالی ہے (ت)

قد مرّ ما یتعلق بھذا الفصل
فی فصل سبح اسم۔

اس فصل کے مضمون کے
متعلق سبح اسم کی فصل میں مذکور
ہوا ہے۔

فضیلت سورۃ النصر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ
اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ
يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِیْ
مَا اَتَزَوَّجُ بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ
مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ
قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ
نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى قَالَ
رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ
مَعَكَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ
قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ
الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ

انس بن مالک سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے صحابہ سے ایک
شخص کو کہا اے فلاں کیا تم نے
نکاح کیا ہے اس نے کہا
نہیں یا رسول خدا اور نہ میرے
پاس مال ہے کہ جس کے ذریعہ
سے نکاح کر لوں آپ نے
فرمایا کیا تم کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
یاد نہیں اس نے کہا ہاں یاد ہے
آپ نے فرمایا وہ قرآن کی تہائی
ہے پھر پوچھا کیا تمکو اذا جاء
نصر اللہ یاد نہیں اس نے
کہا ہاں یاد ہے آپ نے کہا
یہ قرآن کی چوتھائی ہے پھر پوچھا
کیا تم کو قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ

رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ ۔ ت

یادنہیں ہے اس نے کہا ہاں یاد ہے فرمایا کہ وہ قرآن کی چوتھائی ہے پھر پوچھا کیا تم کو اذا زلزلت الارض یاد نہیں ہے اس نے کہا ہاں یاد ہے فرمایا وہ قرآن کی چوتھائی ہے پھر فرمایا کہ نکاح کرلو نکاح کرلو۔(ت)

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ (رواہ الترمذی)

اذا جاء نصر اللہ پاؤ قرآن کے برابر ہے۔روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

فضیلت سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ نِسْبَةُ اللّٰهِ (فر)

سورۂ قل ہو اللہ نسبت اللہ کی ہے۔ (فر)

اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ نِسْبَةً وَنِسْبَةُ اللّٰهِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (ط)

ہر ایک چیز کو نسبت ہے اور خدا کی نسبت قل ہو اللہ احد ہے (ط)

ف

ایک بار یہودیا کفار قریش نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالےٰ کا نسب پوچھا تو آپ نے اُنہیں سمجھادیا کہ نسب مخلوق کو ہوتا ہے نہ خالق کو اور خدائے تعالیٰ کا نسب سے

پاک ہونا قل ہو اللہ احد میں بیان ہو چکا ہے چنانچہ اس سورہ کے درمیان یہ آیت وارد ہوئی لم یلد ولم یولد نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا۔

قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (م حم۔)

سورۂ قل ہو اللہ احد قرآن کی ایک تہائی کے برابر ہے (م حم)

ف

لیکن قرآن کی ایک تہائی پڑھنے میں جس قدر ثواب ملے اتنا ثواب ایک قل ہو اللہ کے پڑھنے میں ملتا ہے۔

مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَکَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعَ (عق)

جو کوئی قل ہو اللہ تین مرتبہ تلاوت کرے تو گویا اس نے پورا قرآن پڑھ لیا۔ (عق)

مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ یَمُوْتُ فِیْہِ لَمْ یُفْتَنْ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَمِنَ ضَغْطَۃَ الْقَبْرِ وَحَمَلَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَکُفِّھَا حَتّٰی تُجِیْزَہُ الصِّرَاطَ اِلَی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

جس شخص نے قل ہو اللہ احد اپنے ایسے مرض میں پڑھی جسمیں وہ مریگا اسکو قبر میں عذاب نہ کیا جائے گا اور ضغطۂ قبر سے امن میں رہیگا اور قیامت کے دن اسکو فرشتے اپنے ہاتھوں پر اٹھائیں گے یہانتک کہ پہنچائیں گے اس کو صراط سے بہشت تک۔ (طبرانی اوسط)

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

جس نے سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا

(حم)

اِنَّ اللّٰهَ جَزَّأَ الْقُرْاٰنَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جُزْءًا مِنْ اَجْزَاءِ الْقُرْاٰنِ

اللہ نے قرآن کے تین حصے کیے ہیں اور قل ہو اللہ احد کو ان جزوں میں کا ایک جزو کیا ہے ۔

(م)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ

ابی ہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع ہو ہیں اب تم پر قرآن کی تہائی تلاوت کروں گا تو جو لوگ جمع ہونیوالے تھے جمع ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور سورۂ قل ہو اللہ احد تلاوت کی پھر اندر تشریف لے گئے

(ت)

اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (مسلم)

کیا عاجز ہے ایک تم میں سے کہ پڑھے ایک رات میں ایک تہائی قرآن عرض کئے کیسا پڑھا جاوے ایک تہائی فرمایا کہ قل ہو اللہ احد برابر تہائی قرآن کی ہے روایت کیا اسکو (مسلم)

قَرَأْتُ بِكُمُ اللَّيْلَةَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَرُبُعَهٗ (رف)

میں نے آج کی شب میں تمکو قرآن کی تہائی اور چوتھائی پڑھائی ہے (رف)

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَمْسِيْنَ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ سَنَةً (ابن نصر)

جو کوئی پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھیگا تو اللہ اس کے پچاس سال کے گناہ بخشدیگا (ابن نصر)

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ خَطِيْئَةَ خَمْسِيْنَ عَامًا مَا اجْتَنَبَ خِصَالًا اَرْبَعًا الدِّمَاءَ وَالْاَمْوَالَ وَالْفُرُوْجَ وَالْاَشْرِبَةَ (عد)

جو کوئی قل ہو اللہ احد نماز میں یا غیر نماز میں سو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کردیگا جب تک کہ چار خصلتوں سے پرہیز کرے خون مال ستر۔ شراب (عد) یعنی کسی کا خون ناحق کرے اور نہ غیر کا مال کھاجائے اور نہ زنا کرے اور نہ شراب پیوے ۔

مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ (ت)

جو کوئی ہر روز دوسو بار قل ہو اللہ احد پڑھیگا تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کی جائیں گی مگر یہ کہ اسپر قرض ہو۔ (ت)

مَنْ قَرَأَ فِيْ يَوْمٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَتَيْ مَرَّةٍ كَتَبَ اللّٰهُ

جو کوئی ہر روز میں قل ہو اللہ احد دوسو بار پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ

لَهٗ اَلْفًا وَخَمْسِيْنَ حَسَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ
(عد)

اس کے لئے ایک ہزار پانسو نیکیاں لکھتا ہے مگر یہ کہ اسپر قرض ہو۔
(عد)

ف

یعنی قرض کے سوا سب گناہ صغیرہ معاف کردیے جائیں گے۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيْ اُدْخُلْ عَلٰى يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ
(ت)

جو کوئی اپنے بچھونے پر سونے کا قصد کرے اور اپنے داہنے ہاتھ پر لیٹ رہے اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو رب العزت کہے گا کہ اے میری بندی اپنے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوجاؤ۔
(ت)

مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اثْنَيْ عَشَرَ مَرَّةً فَكَاَنَّمَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَانَ اَفْضَلَ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ
(رواہ الطبرانی فی الصغیر)

جو شخص پڑھے قل ہو اللہ احد صبح کی نماز کے بعد بارہ مرتبہ پس گویا کہ اسنے قرآن کو چار مرتبہ پڑھا اور اسدن وہ زمین کے لوگوں میں بزرگتر ہوگا
(رواہ الطبرانی فی صغیر)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی ہریرہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ آیا

فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ
قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔
(ت)

اور آپ نے ایک شخص کو قل ہو اللہ احد
پڑھتے ہوئے سنکر فرمایا واجب ہو گئی
میں نے عرض کی کیا چیز واجب
ہو گئی آپ نے فرمایا جنت یعنی
اُس شخص کے لئے واجب ہو گئی
ہے۔ (ت)

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
عَشَرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ قَصْرٌ
فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا عِشْرِيْنَ
مَرَّةً بُنِيَ لَهُ قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ
وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلٰثِيْنَ مَرَّةً
بُنِيَ لَهُ ثَلٰثَةُ قُصُوْرٍ فَقَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللّٰهِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَنُكْثِرُ
قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ
(دارمی جمع)

جو کوئی قل ہو اللہ احد دس بار پڑھے گا
اس کے لئے ایک محل جنت میں
بنایا جائیگا اور جو کوئی اسکو بیس بار
پڑھے گا تو اس کے لئے جنت میں دو
محل بنائے جائیں گے اور جو کوئی اسکو
تیس بار پڑھے گا اسکے تین محل بنائے
جائیں گے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ
اب تو ہم اپنے بہت محل بنالیں گے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ کی قدرت اس سے بھی
وسیع تر ہے۔
(دارمی-جمع)

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
اَلْفَ مَرَّةٍ فَقَدِ اشْتَرٰى نَفْسَهُ
مِنَ اللّٰهِ۔

جو کوئی قل ہو اللہ احد ہزار بار پڑھیگا
تو اللہ سے اپنی جان اس نے
خرید لی۔

قَدْ مَرَّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذِهِ الْفَضْلِ فِيْ فَضْلِ سَبِّحِ اسْمَ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس فصل کے مضمون کی حدیث سبح اسم اور قل یا ایہا الکفرون اور سورۂ فاتحہ کی فصل میں مذکور ہے

فضیلت سورۃ الفلق

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَوْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا اَبْلَغُ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (حم)

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا سے پوچھا یا رسول خدا میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف آپ نے فرمایا تم قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ کامل کوئی چیز تلاوت نہ کروگے۔ (حم)

فضیلت سورۃ الفلق و سورۃ الناس

اِذَا سَلَّمْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاقْرَأِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ (ط)

جب تم نماز سے سلام پھیرو تو معوذتین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھو۔ (ط)

اِقْرَءُوا الْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ (د)

ہر نماز کے پیچھے معوذات پڑھا کرو (د)

ف

معوذات پناہ لینے کی سورت اس سے مراد قُل یا ایہا الکفرون قُلْ ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

ہیں معوذتین دو سورہ جنکے شروع میں اعوذ ہے۔ معوذات جمع تغلیباً ہے جیسے عالمین میں ذوی العقول کو غیر ذوی العقول پر غلبہ دیکر عالمین جمع لائے گئے۔

اِقْرَأْ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَاِنَّكَ لَا تَجِدُ بِمِثْلِهَا اُنْزِلَ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ اَلْمُعَوِّذَتَانِ۔ (م۔ سنن)

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھا کر اسلئے کہ تو نہیں پائیگا مثل اسکی کیونکہ مجھپر چند آیتیں اتاری گئیں جنکا نظیر نظر نہیں آتا اور وہ معوذتین ہیں۔ م

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (رواہ ابو داود و الترمذی)

مروی ہے عبداللہ بن خبیب سے کہا فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس بس ہے تجھکو ہر چیز سے یعنی تیرا ہر کام درست ہوگا۔ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے۔

كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ سَفَرِهٖ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ (د)

رسول خدا صلعم سفر میں صبح کی نماز میں معوذتین پڑھتے تھے (د)

عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى

بی بی عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ناساز ہوا ہوا کرتے تھے تو معوذات

نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ
فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجْعُهُ كُنْتُ
اَقْرَأُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ بِيَدِهٖ
رَجَاءَ بَرَكَتِهَا (خ)

پڑھکر اپنے پر دم کر لیتے تھے اور جب
آپ کا مرض موت سخت
ہو گیا تو میں پڑھ کر آپ پر
دم کرتی اور آپ کے دست مبارک
کو آپ پر پھیرتی تھی امید برکت
سے۔ (خ)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ
بِاَفْضَلِ مَا تَعَوَّذَ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ
قُلْتُ بَلٰى قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
(معالم)

عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا میں تمہیں اس بزرگتر چیز کو
نہ بتلادوں جس سے پناہ طلب کرنیوالے
پناہ طلب کریں عرض کی کیوں نہیں
وہ دعا مجھکو بتلا دیجئے آپ نے
فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور
اور قل اعوذ برب الناس ہے (معالم)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ
لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ
فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ

بی بی عائشہ رض سے مروی ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
تھی جب اپنے بچھونے پر ہر شب
تشریف لاتے تو دونوں ہاتھ کے
پہنچوں کو جمع کرتے اور قل ہو اللہ
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور
قل اعوذ برب الناس پڑھکر ان میں

بهما استطاع من جسده
يبدأ بهما على رأسه
ووجهه وما اقبل من
جسده يفعل ذلك ثلث
مرات (خ)

وعن عقبة بن عامر الجهنی
قال قال لی رسول الله صلی
الله علیه وسلم انزل علی
ایات لم یر مثلهن قط المعوذتین
(م)

عن عبد الله بن خبیب قال
خرجنا فی لیلة مطر وظلمة
شدیدة نطلب رسول الله
صلی الله علیه وسلم فادرکناه
فقال قلت ما اقول قال
قل هو الله احد والمعوذتین
حین تصبح وتمسی ثلث مرات
تکفیک من کل شیئ (ت د)

دم کرتے اور جسقدر ممکن ہوتا اپنے
جسد شریف پر انکو پھیر لیتے (طریقہ
اسکا یہ تھا) دونوں ہاتھ کو اپنے
سر پر اور اپنے منہ اور اپنے سامنے
کے جسد پر پھیرنا شروع کرتے اور
ایسا تین بار کرتے۔ (خ)

عقبہ بن عامر سے مروی ہے انہوں نے
کہا کہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر چند ایسی آیتیں
نازل کی گئیں ہیں جنکا نظیر کبھی دیکھا
نہ گیا۔ یعنی معوذتین۔ م۔

عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے
انہوں نے کہا کہ ہم بارش و تاریکی
والی رات میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو ڈھونڈتے ہوئے نکلے
اور آپ سے ملے آپ نے فرمایا پڑھو
میں نے کہا کیا چیز پڑھوں فرمایا
جب تم صبح یا شام کرو تو تین بار
قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس پڑھو کہ یہ سورتیں
ہر ایک بلا سے تمہارے لئے کافی ہیں۔
(ت د)

اقرأ المعوذات فی دبر کلّ صلواۃ۔ (د)

ہر نماز کے پیچھے پناہ لینے کے سورے پڑھا کرو۔ (د)

من قرأ بعد صلوٰۃ الجمعۃ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سبع مرات اعاذہ اللہ بہا من السوء الی الجمعۃ الاخریٰ (ابن السنی)

جو کوئی نماز جمعہ کے بعد قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تلاوت کرے تو اللہ اسکو بذریعہ اس تلاوت کے دوسرے جمعہ تک برائیوں سے پناہ دیگا۔ (ابن السنی)

قدم ما یتعلق بہذا الفصل فی سبّح اسم۔

اس فصل کی حدیث سبّح اسم میں مذکور ہے۔

فصل قرآن مجید ہمیشہ تلاوت کرنیکی خوبی اور ترک تلاوت کی ممانعت میں

قال رجل یا رسول اللہ ایّ العمل احبّ الی اللہ قال الحال المرتحل قال ما الحال المرتحل قال الذی یضرب من اول القرآن الی اٰخرہٖ کلما حلّ ارتحل۔

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اللہ کے پاس کوئی عمل پسندیدہ تر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو ختم کرکے شروع کرنیوالا ہے اس نے کہا ختم کرکے شروع کرنیوالے کا کیا مطلب ہے آپنے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مقصود ہے جو قرآن اول سے آخر تک طی کیا جاتا ہے اور جب ختم کرتا ہے تو شروع کرتا ہے۔

خیر الاعمال الحل والرحلۃ افتتاح القراٰن وختمہ (ابو)	بہترین عمل اترنا اور کوچ کرنا ہے یعنی قرآن کو شروع کرنا اور ختم کرنا یعنی جب قرآن پورا ہو چکا تو اس کو بالائے طاق نہیں رکھدینا بلکہ پھر اسکو اول سے شروع کرنا۔ (ابو)
یا اھل القراٰن لاتتوسدوا القراٰن واتلوہ حق تلاوتہ من آناء اللیل والنہار وافشوہ وتغنوہ وتدبروا مافیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا۔ (ھق)	اے صاحبان قرآن قرآن کو تکیہ نہ بنالو یعنی سستی اور غفلت سے اسکی قرأت کو نہ چھوڑو اور روز و شب کی ساعتوں میں اسکو تلاوت کرو جیسے اسکی تلاوت کا حق ہے اور اسکو شائع کرو اور خوش الحانی سے اسکی تلاوت کرو اور ان باتوں میں غوض کرو جو اسمیں ہیں تاکہ تمہارا بھلا ہو اور دنیا میں اسکا عوض جلد طلب نہ کرو کیونکہ اسکا بڑا ثواب ہے (ہق)
ذاک رجل لا یتوسد القراٰن (حم)	وہ ایک شخص ہے کہ قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔ (حم)

فصل آداب تلاوت کا بیان

لا یمس القراٰن الا طاھر۔ (طد)	صاحب وضو کے سوائے کوئی اور قرآن کو ہاتھ نہ لگائے (طد)

ف

مراد قرآن سے مصحف ہے بلحاظ قرب وجوار اسپر قرآن کا اطلاق کیا گیا قرآن کو بے وضو شخص ہاتھ لگا سکے جواز کا قول صحیح نہیں۔ تلاوت کیواسطے تیمم مستحب ہے باوجود پانی کے۔

لا تمسّ القرآن الّا و انت طاہر (قط)	قرآن کو نہ چھیو مگر جبکہ تم باوضو ہو (قط)
لا تقرئ القرآن و انت جنب (بز)	حالت جنابت میں قرآن نہ پڑھو۔ (بز)
اقرأ القرآن على كل حال الّا و انت جنب (ابو الحسن)	ہر حال میں قرآن پڑھو مگر جبکہ تجھے جنابت ہو۔ (ابو الحسن)
لا يقرأ الجنب ولا الحائض شيئا من القرآن (حم)	جنابت والا اور حیض والی کچھ بھی قرآن نہ پڑھے (حم)
كان لا يحجبه شيئ من القرآن غير الجنابة (ع)	جنابت کے سوائے کوئی چیز آنحضرت صلعم کو تلاوت قرآن سے مانع نہ ہوتی تھی۔ (ع)
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كره رفع الصوت عند قرأة القرآن والجنازة والزحف والتذكير (رد المحتار)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے تلاوت قرآن کیوقت اور جنازے کے جانیکے وقت دشمن کے مقابلہ اور وعظ کیوقت آواز بلند کرنے کو مکروہ جانتے یعنی پسند نہیں کرتے تھے۔ (رد المحتار)

لَا یجہر بعضکم علی بعض القراٰن (تذکرۂ موضوعات محمد بن طاہر)

قرآن پڑھنے میں تم میں سے بعض بعض پر آواز بلند نہ کرے (تذکرہ موضوعات محمد بن طاہر)

اِنّ المصلّی یناجی ربہ فلینظر مَا یناجیہ و لا یجہر بعضکم علی بعض بالقراٰن (مشکوٰۃ)

مصلّی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے پس اسکو دیکھنا چاہیئے کہ کیا مناجات کرتا ہے۔ اور تم میں ایک دوسرے پر قرآن کو پڑھنے میں آواز بلند نہ کرے (مشکوٰۃ)

ف

یعنی چند اشخاص لسانی یا قلبی ذکر میں کسی جگہ مشغول رہیں تو دوسرے کسی کو یہ لائق نہیں کہ وہاں قرآن کو پکار کر پڑھے کیونکہ اندیشہ ہے کہ ان ذاکروں کے ذکر میں خلل واقع ہو۔ دو شخصوں کا بے ضرورت قرآن پکار کر پڑھنا منع ہے۔

یَا ابن عباس اذا قرأت فرتّل (فر)

اے ابن عباسؓ جب تم قرآن پڑھو گے تو ترتیل سے پڑھو (فر)

اِقرئُوا القراٰن بالحزن فانہ نزل بالحزن۔ (ط)

قرآن غم کی آواز سے پڑھو کیونکہ وہ غم کی آواز کے ساتھ اترا ہے (ط)

اِنّ القراٰن نزل بحزن فاذا قرأتموہ فتحازنوا۔

قرآن غم کی آواز کیساتھ اترا ہے پس جب تم اسکو تلاوت کرو تو غم ظاہر کرو۔

اَحسن النّاس قراءۃ من قرأ القراٰن یتحزن بہ (ط)

لوگوں میں خوب تر قرأت پڑھنے والا وہ ہے جو حزن کرتے ہوئے قرآن کو تلاوت کرے (ط)

انزل القرآن بالتفخیم (حق)

قرآن تعظیم کیساتھ نازل کیا گیا ہے (حق)

ف

یعنی قرآن مجید مردانہ لہجہ سے پڑھنا چاہیئے نہ زنانی آواز مخنثانہ طرز پر۔

اِنَّ اللہ یحب ان یقرأ القرآن کما انزل (ت)

خدا پسند کرتا ہے کہ قرآن جیسا اترا ہے ویسا ہی پڑھا جائے (ت)

اِنَّ افواھکم طرق القرآن فطیبوھا بالسواک (نع)

تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں تم اسکو مسواک سے پاک کرو (نع)

طیبوا افواھکم بالسواک فانّہا طرق القرآن (فر)

تمہارے منہ کو مسواک سے پاک اور خوشبودار کرو کیونکہ وہ قرآن کے راستے ہیں (فر)

نظفوا افواھکم فانہا طرق القرآن (فر)

تم اپنے منہ پاک رکھو کیونکہ وہ قرآن کے راستے ہیں۔ (فر)

لا خیر فی قراءۃ الّا بتدبّر۔ (فر)

بغیر غور کرنیکے تلاوت میں کوئی خوبی نہیں (فر)

لا خیر فی تلاوۃ القرآن الّا بتدبّر۔ (فر)

جبتک غور و سوچ نہ ہو تلاوت قرآن میں کچھ بھلائی نہیں (فر)

مَن اراد ان یعلم علم الاولین والآخرین فلیتدبر القرآن۔ (فر)

جسکو یہ منظور ہے کہ اگلوں اور پچھلوں کا علم جان لے اسکو چاہیئے کہ قرآن کو سوچے (فر)

اُحر ثوا ھذا القراٰن۔
(مجمع البحار)

اس قرآن میں غور کرو اس کے معنوں کو دریافت کرو (مجمع البحار)

فی امتی قوم یقرئون القراٰن ینثرونه کنثر الدقل (ع)

میری امت میں ایک قوم ہوگی کہ قرآن کو تلاوت کریگی جیسی سوکھی ردی کھجور خوشہ سے گر پڑتی ہے
(ع)

انّ من اقرأ الناس للقراٰن منافقا لا یدع واوًا ولا الفًا الّا یلفته بلسانه کما تلفت البقرة الخلیٰ بلسانها۔
(مجمع البحار)

لوگوں میں زیادہ تر قرآن کو پڑھنے والا یعنی ریاء سے وہ منافق ہے کہ واؤ اور الف کو ایسا لپیٹ دیتا ہے جیسے گائے گھانس کو اپنی زبان میں لپیٹ لیتی ہے (مجمع البحار)

ف

اس میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو اپنے کو قرآن کا تالی بتلاتے قرآن پڑھتے جاتے ہیں اور اس کے حروف کی رعایت نہیں رکھتے اور واؤ اور الف کو کہ حرف مدولین ہیں اچھی طرح ادا نہیں کرتے واللہ اعلم۔

یا حملة القراٰن اکرموا القراٰن فانه شافع ماحل (فر)

اے قرآن کے حافظو قرآن کی عزت کرو کیونکہ وہ شفاعت کرنیوالا خصم ہے۔ (فر)

ف

یعنی قرآن مجید سرکار الٰہی میں حجت قائم کرے حافظوں کے لیے

شفاعت کرنیوالا جھگڑنے والا ہے

کان ینھی عن قرأۃ القرآن بحضرۃ من لا یصغی الیہ (کشف الغمہ)

حضرت صلعم ان لوگوں کے نزدیک قرآن پڑھنے سے منع فرماتے تھے جو اس کو کان لگا کر نہیں سنتے (کشف الغمہ)

وکان سفیان الثوری یقول اذا قرأ العبد کلام اللہ ثم تکلم بلغو ثم عاد الی القرآن قال اللہ تعالیٰ لہ مالک ولکلامی قلت ومن ھنا کان سیدی علی الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ اذا کان یقرأ ثم کلمہ احد فی حاجۃ یقول بقلبہ دستور یا رب اکلم فلانا ثم یکلمہ۔

سفیان ثوریؒ فرماتے تھے کہ جب بندہ کلام اللہ پڑھے اور لغوبات کرے پھر قرأت قرآن کی طرف متوجہ ہووے تو اللہ تعالیٰ اُس سے فرماتا ہے اے بندے کس چیز نے قرآن سے تجھ کو پھیر دیا تھا میں کہتا ہوں کہ اسی وجہ سے ہمارے سردار ولی کامل جناب علی خواص کی عادت تھی کہ جب وہ تلاوت قرآن کی کرتے اور کسی ضرورت میں کوئی شخص ایسی بات کرتا تو آپ دل میں کہہ لیتے کہ پروردگار فلاں سے بات کرنیکی رخصت دیجئے پھر اس سے بات کرتے۔

من قرأ عند امیر کتاب اللہ لعنہ اللہ بکل حرف (فر)

جو کوئی کتاب خدا (بدکار) امیر کے پاس پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہر ہر حرف پر اسکو لعنت کرتا ہے (فر)

اقرؤا القراٰن ما ائتلفت علیه قلوبکم فاذا اختلفتم فقوموا عنه (ق)

جب تک تلاوت تمہارے دل جمعیت کیساتھ رہے تلاوت کرو اور جب تم منتشر خاطر ہوجاؤ تو تلاوت چھوڑ دو۔ (ق)

قال علیؓ رضی اللّٰه عنه لاخیر فی قرأۃ لا تدبّر فیها (جمیع الفوائد)

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس قرأت میں کوئی خوبی نہیں جسمیں معنی پر غور نہ ہو۔ (جمیع الفوائد)

قال علیؓ رضی اللّٰه عنه الفقیه کل الفقیه من لم یقنط الناس من رحمة اللّٰه ولم یرخص لهم فی معاصی اللّٰه و لم یؤمنهم من عذاب اللّٰه ولم یدع القراٰن رغبة عنه الی غیره انه لاخیر فی عبادة لا علم فیها ولا علم لا فهم معه ولا قراءة لا تدبّر فیها (تاریخ الخلفاء)

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا فقیہ کامل وہ شخص ہے جو لوگوں کو رحمت الٰہی سے مایوس نہ کرے اور نہ ان کو خدا کی معصیتوں کی اجازت دیوے اور نہ ان کو عذاب خدا سے نڈر بنائے اور اس عبادت میں خوبی نہیں جسمیں علم نہ ہو اور نہ اس علم میں بہتری ہے جس کے ساتھ فہم نہ ہو اور نہ اس قرأت میں بھلائی ہے جس میں معنی کا فکر و سوچ نہ ہو (تاریخ الخلفاء)

مذئیل

آیتوں کے جواب کا بیان

اِذَا قال الامام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غفر لَهٗ مَا تقدَّمَ من ذنبه ۔ (ق)

جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین بولو کیونکہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے موافق ہوجائے تو اُس کے وہ گناہ معاف کیئے جاتے ہیں جو آگے گذر گئے ۔ (ق)

اِذَا امّن الامام فامنوا فانّه من وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه ۔ (م)

جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جسکا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافق ہوجائیگا اسکے اگلے گناہ معاف کر دئے جائیں گے (م)

اِذا قال احدکم فی الصلوٰة اٰمین وقال الملائکة فی السماء اٰمین فوافق احدٰھما الاخریٰ غفر له ما تقدم من ذنبه ۔ (ق)

جب تم میں کا کوئی نمازیں آمین کہے اور فرشتے بھی آسمان پر آمین کہیں اور ایک آمین دوسرے آمین کے موافق ہوجائے تو آمین کہنے والے کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ۔ (ق)

لمّا قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آله وسلم ولا الضآلین قال له جبرئیلؑ اٰمین (کشف الغمه)

جب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم نے ولا الضالین کہا تو جبرئیل علیہ السلام نے ان کے جواب میں آمین کہا ۔ (کشف الغمہ)

اٰمین خلتم رب العالمین علی لسان عبادۃ المومنین (عد)	آمین رب العالمین کی مہر ہے اس کے ایمان دار بندوں کی زبان پر۔ (عد)

ف

یعنی آمین کہنا دعا کو رد ہونے سے محفوظ رکھتا ہے جیسے خط پر مہر کرنے سے اس کے مطالب غیروں پر فاش ہونے سے محفوظ رہتے ہیں واللہ اعلم

قال عطاء اٰمین دعاء (خ)	تابعی عطا نے کہا ہے کہ آمین دعا ہے (خ)
کان رسول اللہ صلعم یقول اٰمین (د)	نبی صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔ (د)
کان اذا قرأ ولا الضالین قال اٰمین ورفع بھا صوتہ (د)	حضرت صلعم ولا الضالین کہتے تو آمین کہتے اور اپنی آواز اسمیں بلند کرتے تھے۔ (د)
عن وائل ابن حجر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین وقال اٰمین ومد بھا صوتہ۔ (ت)	وائل ابن حجر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تلاوت کی اور آمین کہے اور اپنی آواز اسمیں دراز کی۔ (ت)
عن وائل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقال اٰمین وخفض بھا صوتہ۔ (ت)	وائل سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تلاوت کی اور آمین کہے اور اپنی آواز پست کی۔ (ت)

وعنہ انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال اٰمین اخفی بہا صوتہ (ابن ھمام)

انہیں سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کو پہنچے تو آمین کہا اور آواز کو پست کیا۔ (ابن ہمام)

یا بلال لا تسبقنی باٰمین (فر)

اے بلال آمین کہنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو۔ (فر)

ف

یعنی میرے آمین کہنے کے آگے تم آمین نہ کہو۔

ف

آمین بالجہر و بالاخفا ہر دو روایات سے ثابت ہیں اسی وجہ سے ائمہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے ہمارے حنفی مذہب میں آمین آہستہ کہنا ثابت ہے اور یہی اصح ہے اس لئے کہ آمین دعا ہے اور دعا خفی افضل ہے، کما لایخفی۔

کان ابوھریرۃؓ ینادی الامام لا تفتنی باٰمین (خ)

ابوہریرۃؓ امام کو پکار کر کہتے تھے کہ تم مجھ سے آمین کو نہ چھڑواؤ (خ)

ف

یعنی میرے صف میں داخل ہونے سے پہلے ولا الضالین نہ کہو کہ مجھ سے آمین کہنا فوت ہوجائے گا۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

یقول ما حسدتکم الیھود علی شیئ ما حسدتکم علی السلام والتامین فاکثروا من قول اٰمین ۔ (کشف الغمہ)

یہود نے تم پر اتنا حسد کسی چیز میں نہیں کیا جتنا کہ السلام علیکم اور آمین کہنے پر پس تم دعا کے بعد اکثر آمین کہا کرو ۔ (کشف الغمہ)

کانَ معاذ بن جبل اذا ختم سورۃ البقرۃ قال اٰمین (معالم)

معاذ بن جبل جب سورہ بقرہ ختم کرتے تو آمین کہتے تھے ۔ (معالم)

اَوجب ان ختم قاله لرجل قد الحّ فی المسئلة ای اثبت الرجل دعائه ان ختمه باٰمین ۔

واجب کیا اگر ختم کیا یہ فرمایا اس شخص کو جو دعا مانگنے میں زاری کرتا تھا ۔

ف

یعنی ایک شخص اپنی دعا کے اخیر میں آمین کہے تو اسکی دعا مقبول ہو گی واجب کیا یعنی ثابت و پائدار کیا اپنی دعا کی مقبولیت کو اعنی دعا کے اخیر میں آمین کہنے سے دعا ضرور مقبول ہوتی ہے ۔

اذا دعا احدکم فلیؤمن علی دعاء نفسه (کشف الغمہ)

جب دعا کرے کوئی تم میں سے تو خود اپنی دعا پر آمین کہا کرے (کشف الغمہ)

اَذا قال صلی الله علیه وسلم ولا الضالین یقول عقبها سرا اللھم اغفرلی

جب کہتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین کہتے تھے اسکے پیچھے آہستہ اللھم اغفرلی

وَ لِلْمُسْلِمِيْنَ ثم يقول امين
مادًّا بها صوته حتى يسمع
من يليه من الصف الاول
وكذالك كان يجهر بها المامون
فان كانت الصلوٰة سرية
اسمع بها نفسه صلى الله
عليه و آله وسلم (كشف الغمه)

عن جابر قال قرأ علينا
رسول الله صلى الله عليه
وسلم سورة الرحمٰن حتى
ختمها ثم قال مالى اراكم
سكوتا للجن كانوا احسن
منكم ردودا ما قرأت
عليهم هذه الآية من
مرة فباي آلاء ربكما
تكذبان الا قالوا الا بشيئ
من نعمك ربنا نكذب
ولك الحمد (معالم)

وللمسلمین پھر کہتے آمین دراز کرتے
ہوئے اپنی آواز حد سے یہانتک
کہ سنتے وہ لوگ جو نزدیک ہوتے
آپ سے پہلی صف میں اور ایسا ہی
پکار کر کہتا اسکو مقتدی پس اگر
ہوتی نماز آہستہ پڑھنے کی توخود
اپنے سننے کے موافق آمین کو کہتے
(کشف الغمہ)

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو سورۂ رحمان
پڑھکر سنائی تاآنکہ اسکو پورا کیا
بعد ازآن فرمایا کہ تم کیوں خاموش
رہے (جواب میں) جن تم سے اچھے
تھے جب کسی بار میں ان پر یہ آیت
پڑھتا فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَان (سو کن نعمتوں کو اپنے
رب کے تم جھٹلاتے ہو) تو وہ (جواب
میں کہتے تھے) لا بشی من نعمك
ربنا نكذب ولك الحمد ترجمہ
ای پروردگار ہمارے تیری نعمتوں سے کسی چیز کا
انکار نہیں کرتے اور ساری خوبیاں تیری ہی لئے لائق ہیں (معالم)

مَن قرأ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فانتهى الى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۔ فليقل بلٰى (معالم)

جو کوئی لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پڑھے اور آیت اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى (ترجمہ کیا یہ صاحب مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں) کو پہنچے تو بلیٰ کہے ۔ یعنی بیشک اللہ اسپر قادر ہے (معالم)

عَن موسىٰ بن ابي عائشة قال رجل يصلى فوق بيته وكان اذا قرأ ۔ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى قال سبحانك فبلٰى فسألوه عن ذلك فقال سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم (معالم)

موسیٰ بن ابی عائشہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص اپنے گھر کے چھت پر نماز پڑھا کرتا تھا اور جب آیت الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی پڑھتا تو یہ کہتا تھا ۔ سبحانک فبلیٰ ۔ پاک ہی تو اے صاحب بے شک تو اسپر قادر ہے تو لوگوں نے اس سے اس باب میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی (معالم)

مَن قرأ والمرسلات فبلغ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فليقل اٰمَنَّا بالله ۔ (معالم)

جو کوئی سورہ مرسلات پڑھے اور آیت فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۔ (ترجمہ کس بات پر بعد اس قرآن کے یقین لاوٗگے) کو پہنچے تو یہ کہے امنا بالله ۔ ترجمہ ہم نے اللہ پر ایمان لایا (معالم)

عن ابن عبّاس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قرأ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فقال سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (معالم)

عن عبد خیر قال سمعت علیا قرأ فی صلوتہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ فقال سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اخرجہ عبد الرزاق والفریابی وابو عبید عبد بن حمید والبیھقی۔ ولابن ابی شیبۃ نحوہٗ ومن عیسیٰ بن عمر عن ابیہ قال قرأ علی بن ابی طالب فی الصلوٰۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ثم قال سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فلما انقضت الصلوٰۃ قیل لہ یا امیر المومنین

ابن عباس سے مروی ہی کہ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (ترجمہ پاکی بول اپنے پروردگار برتر کی) کی تلاوت کی اور یہ فرمایا۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (پاک ہے میرا پروردگار برتر)

(معالم)

مروی ہے عبید خبیر سے کہ کہا سنا میں نے علی کرم اللہ وجہ سے کہ پڑھی انہوں نے اپنی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پھر کہا اسکے بعد سبحان ربی الاعلی۔ نکالا اسکو عبدالرزاق وفریابی نے اور ابو عبید عبد بن حمید اور بیہقی۔ اور ابن ابی شیبہ کے نزدیک عبد خبیر سے ایسا ہی مروی ہے اور روایت کی ہی عیسیٰ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کہا پڑھا علی ابن ابی طالب نے نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ پھر کہا سبحان ربی الاعلی۔ پھر جب نماز تمام ہوئی پوچھا گیا کہ اے امیر المومنین

اتنزید ھذہ فی القرآن قال
ماھو قالوا سبحان ربی الاعلیٰ
قال لا انما امرنا بشئ فقلتہ
اخرجہ الفریابی وابن ابی
شیبۃ وعبد بن حمید
وابن انباری فی المصاحف
والظاہر۔ انہ کان فی المکتوبۃ
وغیرھا توذی فی البیت
وفعلہ ابوموسیٰ فی الجمعۃ
(باب القرأۃ فی الصلوٰۃ
من فقہ اھل بیت الاطہر
المسمی باحیاء المیت بفقہ
اھل البیت)۔

فی الطبرانی وغیرہ انہ علیہ السلام
اذا قرأ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا
وقف ثم قال اللھم ات
نفسی تقوٰنھا وزکھا انت خیر
من زکھا انت ولیھا ومولٰھا
(جامع البیان)

کیا زیادہ کرتے ہو یہ بات قرآن
میں کہا وہ کیا ہے جو میں زیادہ
کرتا ہوں لوگوں نے کہا سبحان
ربی الاعلیٰ۔ کہا نہیں بلکہ ہم کو جو کرنے کا
حکم کیا گیا ہے میں نے وہی کہا۔
نکالا اس کو فریابی اور ابن ابی شیبہ
اور عبد بن حمید اور ابن انباری نے
مصاحف میں اور ظاہر یہ بات ہے
کہ تھا یہ پڑھنا اور جواب دینا فرض نماز
وغیرہ میں جو پڑھی جاتی تھی مکانوں میں
اور پڑھا ابوموسیٰ نے اسی طرح جمعہ
میں یہ مرقوم ہے باب القرأۃ فی الصلوٰۃ
میں۔ من فقہ اہل البیت الاطہر
المسمی باحیار المیت بفقہ اہل البیت
طبرانی وغیرہ میں ہے آنحضرت صلعم
جب پڑھتے تھے فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا
وَتَقْوٰهَا۔ ٹھیر جاتے اور کہتے
اللھم ات نفسی تقوٰنھا
وزکھا انت خیر من زکھا
انت ولیھا ومولٰھا۔
(جامع البیان)

ترجمہ جواب کا۔ یا اللہ دے تو میرے نفس کو اُس کے لائق کا تقوی ہی اور پاک کر اُس کو۔ تو اچھا پاک کرنیوالا ہے۔

مَن قرأ منکم وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فانتھی الی اٰخرھا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ۔ فلیقل بَلٰی وَ اَنَا ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ (معالم)

جو کوئی تم میں سورۂ والتّین پڑھے اور اسکی آخر آیت الیس اللہ باحکم الحاکمین۔ (ترجمہ کیا نہیں زیادہ تر فیصلہ کرنیوالا سب فیصلہ کرنیوالوں میں) کو پہنچے تو یہ کہے بلی وانا ذلک من الشاہدین۔ (معالم)

ترجمہ بے شک اللہ زیادہ تر فیصلہ کرنیوالا ہے اور میں اسپر گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

کان لایمر بایۃ رحمۃ الاوقف بھا یسئل ولا اٰیۃ عذاب لا تعوذ منھا (کشف الغمہ)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کی ہر آیت پر ٹھیر کر دعا کرتے تھے اور عذاب کی ہر آیت پر ٹھیر کر عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔ (کشف الغمہ)

ف

مثلاً وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اور وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کے بعد اَللّٰھُمَّ عَزِّزْنَا اور وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ کے بعد اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنَا۔

اور فَمَنْ یُّجِیْرُ الْکَافِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ کے بعد اَجِرْنَا اور

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ کے بعد اَللّٰهُمَّ قِنَا عَذَابَ عظیم عذاب مهين اللهم نجنا۔

تذئیل

سورۂ والضحیٰ سے آخر قرآن تک ہر ہر سورہ کے خاتمہ کیساتھ کہنیکا استحباب

عن عكرمة بن سليمان انه قرأ على اسمعيل بن قسطنطين وشبل بن عبّاد فلما بلغت والضحیٰ قال لی کبّر حتی تختم مع خاتمة كل سورة فانا قرأنا على ابن كثير فامرنا بذالك واخبرنا انه قرأ على مجاهد فامره بذالك واخبر مجاهد انه قرأ على ابن عبّاس فامره بذالك واخبره ابن عبّاس انه قرأ على ابي ابن كعب فامره بذالك واخبره ابيّ انه قرأ على النبی صلی الله عليه وسلم فامره بذالك وكان سبب التكبير ان الوحی لما احتبس قال المشركون هجره شيطانه وودّعه

عکرمہ بن سلیمان سے مروی ہے کہ انہوں نے قرآن مجید اسمٰعیل بن قسطنطین اور شبل بن عباد کے پاس پڑھا وہ کہتے ہیں کہ جب میں سورۂ والضحیٰ کو پہنچا تو ان دونوں نے کہا کہ تم یہاں سے قرآن ختم کئے تک ہر سورہ کے خاتمہ کے ساتھ اللہ اکبر کہو کیونکہ ہم نے ابن کثیر کے روبرو پڑھا تھا تو انہوں نے ہمکو اسکا حکم کیا تھا اور ہمیں یہ خبر دی کہ انہوں نے مجاہد کے پاس پڑھا اور مجاہد نے انکو اسکی تاکید کی تھی اور یہ کہا تھا کہ انہوں نے ابن عباس کے پاس پڑھا تھا اور ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابی بن کعب کے پاس پڑھا تو انہوں نے اسکی پڑھنے کا حکم کیا اور ابی نے انہیں یہ خبر دی کہ انہوں نے نبی صلعم کے پاس پڑھا تو آنحضرت صلعم نے

فاعلموا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لذٰلک فلمّا نزل والضحیٰ کبّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرحا بنزول الوحی فاتخذ ہ سُنۃ ۔ (معالم)

انہیں اس کا امر فرمایا تھا اور سبب تکبیر کہنے کا یہ ہے کہ جب چند دن تک وحی کا آنا رک گیا تو کافروں نے کہا کہ اسکو یعنی محمدؐ کو اس کے شیطان نے چھوڑ دیا اور رخصت کر دیا رسول خدا صلعم اس بات سے غمگین ہوئے پھر جب سورت والضحیٰ نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے وحی اترنے سے خوش ہوکر کہے جب سے اس تکبیر کا کہنا سنت مقرر کر لیا گیا۔ (معالم)

فصل قرآن مجید کو اسکی معنی سمجھکر تلاوت کرنیکی خوبی کی بیانمیں

مَن قرأ القرآن فاعربہ کان لہ بکل حرف عشرون حسنۃ ومن قرأ بغیر اعراب کان لہ بکل حرف عشر حسنات۔ (اتقان)

جس نے قرآن کو اس کے معنی سمجھکر پڑھا تو اس کے لئے ہر ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں حاصل ہونگی اور جو کوئی بغیر معنی سمجھے کے پڑھے تو دس نیکیاں ہر حرف کے بدلے میں ملیں گی ۔ (اتقان)

مَن قرأ القرآن باعراب فلہ اجر شھید۔ (فر)

جو کئی قرآن کو معنی سمجھکر پڑھے گا تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا۔ (فر)

أعربوا القرآن واتبعوا غرائبه (بیہقی)

قرآن کے معنی سمجھو اور اس کے فرائض وحدود کے تابع ہوجاؤ۔ (بیہقی)

اعربوا القرآن والتمسوا غرائبه (اتقان)

قرآن کے معنی سمجھو اور اس کے فرائض وحدود طلب کرو۔ (اتقان)

فصل امامت کی لائق وہی شخص ہے جو قرآن زیادہ اچھا پڑھے

لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم اقرأکم (فرد)

تم میں کے افضل لوگ تمہارے لیے اذان کہیں اور تم میں زیادہ اچھا پڑھنے والا تمہاری امامت کرے۔ (فرد)

یؤم القوم اقرأهم لکتاب الله (ش)

لوگوں کی امامت وہ کرے جو کتاب اللہ کو ان میں سب سے زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو۔ (ش)

یؤمهم اقرأهم القرآن۔ (حم)

ان کی امامت وہ کرے جو ان میں قرآن زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو۔ (حم)

یؤم القوم اقرأهم لکتاب الله فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمهم بالسنة۔ (مسلم)

لوگوں کی امامت وہ کرے جو انہیں کتاب اللہ کو زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو اگر قراءت میں برابر ہوں تو احکام ومسائل کو زیادہ تر جاننے والا امامت کرے۔ (مسلم)

اذا کانوا ثلاثة فلیؤمهم

جب تین شخص ہوں تو ان میں کا

احلهم و احقهم بالامامة اقرأهم۔ (مسلم)

کوئی ایک انکی امامت کرے اور ان میں امامت کا زیادہ مستحق وہی ہے جوان میں قرآن زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو۔ (مسلم)

یؤمکم اقرأکم وان کان ولد الزنا (فر)

تم میں قرآن زیادہ اچھا پڑھنے والا تمہاری امامت کرے اگرچہ وہ ولد الزنا ہو (فر)

فصل ان سورتوں کے بیان میں جن کو حضرت نمازوں میں پڑھتے تھے

القراءة فی الظهر

عن ابن عباس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الرکعتین الاولیین من صلوٰة الظهر بعد الفاتحة فی کل رکعة قدر ثلاثین اٰیة قدر سورة تبارک الذی بیده الملک۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے پہلے دو رکعت میں فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تیس آیتیں سورہ تبارک الذی بیدہ الملک کی پڑھتے تھے۔

وکانت قرأته فی الرکعتین الاٰخرین نحو خمس عشرة اٰیة وکان کثیرا ما یقرأ فی کل رکعة بنحو واللیل اذا یغشیٰ

اور ان کی قرات پچھلی دو رکعتوں میں بقدر پچیس آیتوں کے تھی۔ اور اکثر پڑھتے تھے ہر رکعت میں موافق واللیل اذا یغشیٰ کے۔

وکثیرا ما کان یقرء فی الاولین منھا بسبح والغاشیہ۔

اور بسا اوقات ظہر کے پہلے دو رکعتوں میں سبح اسم اور سورت الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

وکثیرا ما کان یقرأ فیھا بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وکانت قراءتہ بعد الی التخفیف۔

اور بہت سے وقت پڑھتے تھے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں۔ والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور بعد میں آپ کی قرأت کی کیطرف مائل تھی۔

وسئل ابن عمر رضی اللہ عنہما کیف کنتم تعرفون قراءۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السریہ فقال کنا نعرفھا باضطراب لحیتہ (کشف الغمہ)

لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت سریہ کس طرح پہچانتے تھے کہا کہ ہم آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے پہچان لیتے تھے (کشف الغمہ)

کان یقرأ فی صلوۃ الظھر فی رکعتین الاولین فی کل رکعۃ قدر ثلثین آیۃ وفی الاخرین قدر خمس عشرۃ آیۃ او نصف ذالک وفی العصر فی الرکعتین الاولین فی کل رکعۃ

پڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں موافق تیس آیت کے اور پچھلی دو رکعت میں مقدار پندرہ آیت کے یا آدھا اسکا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں

قدر قراءة خمس عشرة اٰية
و فی الاخرين قدر نصف
ذلك (منتقی الاخبار صـ۵۹
صحيح مسلم صـ۱۸۶)

عبد الله الصنابحی قال
قدمت المدينة فی خلافة
ابی بکرؓ وصليت ورائه
المغرب فقرأ فی الرکعتين
الاوليين بام القرآن وسورة
من قصار المفصل ثم قام
فی الثالثة فدنوت
منه حتی ان ثيابی
لتكاد ان تمس
ثيابه فسمعته قرأ
بام القرآن وبهذه
الآية ربنا لاتزغ قلوبنا
الآية ۔ (موطا امام مالك
صـ۲۷ نقل از رسالہ صلوٰۃ
النبی ۔

موافق پندرہ آیت کے اور پچھلی دو
رکعتوں میں آدھے اس کے ۔
(منتقی الاخبار صـ۵۹ صحیح مسلم صـ۱۸۶

عبد اللہ الصنابحی نے کہا کہ گیا
تھا میں مدینہ طیبہ کو ابی بکرؓ
کی خلافت میں اور مغرب کی
نماز میں نے ان کے پیچھے
پڑھی انہوں نے پہلی دو رکعتوں
میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک
سورہ قصار مفصل سے پڑھا
پھر ٹھیرے ہوئے تیسری
رکعت کیواسطے تو میں انکے
نزدیک ہوگیا یہانتک کہ
قریب تھا میرا لباس کو لگے انکے
لباس کو میں نے سنا کہ
انہوں نے سورۂ فاتحہ
اور یہ آیت ۔ ربنا لا
تزغ قلوبنا آخر تک
پڑھی ۔ موطا امام مالک صـ۲۷
نقل از رسالہ صلوٰۃ النبی ۔

كان اذا صلى وحده يقرأ في الاربع جميعا في كل ركعة بام القرآن وسورة من القرآن وكان احيانا يقرأ بالسورتين والثلث في الركعة الواحدة من صلوة الفريضة ويقرأ في الركعتين من المغرب كذلك بام القرآن وسورة سورة (موطا امام مالك ص۲۷ موطا امام محمد ص۱۰۱ -)

جب حضرت اکیلے نماز پڑھتے تھے تو پڑھتے تھے چار رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سورۃ قرآن کی اور کبھی فرض کی ایک ہی رکعت میں دو سورے اور تین سورے پڑھتے تھے اور مغرب کی دو رکعتوں میں اسی طرح سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے۔ (موطا امام مالک ص۲۷ موطا امام محمد ص۱۰۱)

القراءة في العصر

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الاولين من العصر قدر خمس عشرة آية وفي الاخيرتين نصفها وكان كثيرا ما يقرأ بالسماء والطارق ونحوها. والله اعلم (كشف الغمه)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بقدر پندرہ آیتوں کے اور پچھلی دو رکعتوں میں اس کا نصف اور اکثر اوقات پڑھتے تھے والسماء والطارق اور اس کے مانند سورتیں۔ واللہ اعلم۔ (کشف الغمہ)

القراءة في المغرب

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقرأ فی صلوٰة المغرب تارة بالطور وتارة بالمرسلات وتارة بالاعراف یفرقها فی الرکعتین وتارة یقرأ بحٰم الدخان وتارة یقرأ فیها بقوله تعالیٰ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا الایة - وتارة یقرأ فیها قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ وفی الثانیه قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ -

وکان صلی اللّٰه علیه وسلم اذا طول فی المغرب یؤخر العشاء الی ثلث اللیل. وفی بعض الاحیان الی نصفه -

وکان ابن عباس رضی اللّٰه عنهما یقول سمعتنی ام الفضل ابنة الحارث رضی وانا اقرأ والمرسلات عرفا فقالت یا بنی لقد ذکرتنی بقرأتك هذه السورة انها لاخر ما سمعت من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقرأ بها فی المغرب واللّٰه اعلم -

مغرب کی نماز میں کبھی سورۂ طور کبھی سورۂ مرسلات پڑھتے تھے اور کبھی سورۂ اعراف کو دو رکعتوں میں تقسیم کر کے پڑھتے تھے اور کبھی حٰم الدخان پڑھتے تھے اور کبھی پڑھتے تھے اس مغرب میں ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا آخر تک اور کبھی پڑھتے تھے اس میں قل یا ایّھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد -

اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دراز قرأت پڑھتے تھے مغرب میں تو عشاء میں تاخیر کرتے تھے ایک تہائی رات تک اور کبھی آدھی رات تک اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میں والمرسلات عرفا پڑھتا تھا کہ ام الفضل ابنۃ الحارث رضی نے سنکر کہا ای میرے پیارے فرزند تو نے اس سورے کو پڑھنے سے یہ بات یاد دلائی جو آخر مرتبہ میں سُنی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو مغرب میں پڑھتے تھے واللہ اعلم

كَانَ يقرأ بالمغرب بالاعراف جميعاً (ش)	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں پوری سورۃ اعراف پڑھتے تھے۔ (ش)
كَانَ يقرأ فى صلوٰة المغرب ليلة الجمعة قل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد رواه فى شرح السنة - ورواه ابن ماجه عن ابن عمر انه لم يذكر ليلة الجمعة. (مشكوٰة)	آنحضرت صلعم مغرب کی نماز میں جمعہ کی رات کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے روایت کیا شرح السنہ میں اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے ابن عمر سے کہ انہوں نے جمعہ کی رات کا نہیں کیا۔ (مشکوٰۃ)
ابن مسعود ما احصى ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فى الركعتين بعد المغرب وفى الركعتين قبل صلوٰة الفجر بقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد (ترمذی)	مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا بے شمار سنا ہوں میں جو پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی بعد کی دو رکعتوں میں اور نماز صبح کے آگے کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد (ترمذی)

القراءة فى العشاء

كَانَ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ كثيرا فى العشاءِ بالتين والزيتون ونحوها	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات نماز عشاء میں والتین والزیتون اور مانند اس کے۔

فی کل رکعۃ من الاولین۔

پہلی دو رکعتوں کی ہر ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔

وکثیرا ماکان یقرأ فیھا باوساط المفصل۔

اور اکثر اوقات نماز عشا میں اوساط مفصل پڑھتے تھے۔

ولما اطال فیھا معاذ القرأۃ قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتان انت ھل لا صلیت بسبح اسم ربک الاعلی والشمس والضحٰھا واللیل اذا یغشی۔ (کشف الغمہ)

اور جب معاذ رضؓ نے نماز عشا میں قرأت کو طول دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو سبح اسم ربک الاعلی اور والشمس والضحٰھا اور واللیل اذا یغشی کیوں نہیں پڑھتے۔ (کشف الغمہ)

صل بالشمس والضحٰھا ونحوھا من السور۔ حم۔ قالہ لمعاذ رضی اللہ عنہ۔

پڑھو والشمس والضحٰھا اور مانند اس کے یہ فرمایا تھا معاذ رضی اللہ عنہ کو (حم)

القراء فی الوتر

کان یقرأ فی الرکعتین اللتین یوتر بھما بسبح اسم ربک الاعلی وقل یا ایھا الکافرون والوتر بقل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس۔ (معالم)

پڑھتے تھے وتر کی دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

(معالم)

اذا صلی الوتر ثلثا فیقرأ فی الاول سبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیه قل یا ایها الکافرون وفی الثالثة قل هو الله احد
ر د۔ ت۔ س۔ اص حب ی۔
والمعوذتین داق ت حب حصن حصین۔)

جب وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے تو پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ د ت س اص
حب ی اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (بھی)
د۔ا۔ق۔ت۔حب۔حصن حصین

القراءة فی الصبح

یطیل فی القرأة ما شاء ویقتصر اذا شاء بحسب الحاضرین کان لا یطیل فی صلوٰة ما یطیل فی الصبح۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں دراز قرأت پڑھتے جتنا چاہتے اور کم پڑھتے جب چاہتے موافق حال نمازیوں کے اتنی طویل قرأت کسی نماز میں نہیں پڑھتے جتنا صبح کی نماز میں طویل پڑھتے تھے۔

صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم مرة الصبح فقرأ باقصر سورة فی القرآن فلما فرغ اقبل علینا بوجهه فقال انما عجلت لتفرغ ام الصبی

ایک بار صبح کی نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں قرآن کی بہت چھوٹی سورت پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا میں نے اسلئے جلدی کی تاکہ بچے کی ماں فارغ ہوکر اپنے

الی صبیها۔
صلی صلوٰۃ الصبح فقرأ الروم
مشکوٰۃ کتاب الطہارۃ۔
وکان صلعم کثیرا ما یقرأ
فیها ونحو ق والقرآن المجید
وتبارک الذی بیدہ الملک
ونحوهما فی الاولی وفی الثانیة
نحوهما۔
وکثیرا ما کان یقرأ فیها
بالروم یفرقها فی الرکعتین
وتارۃ بالتکویر والزلزلة
وتارۃ بقل یا ایها الکافرون
والاخلاص وتارۃ بالمعوذتین
لکن فی السفر۔
وصلی مرۃ بسورۃ المومنین
فبلغ ذکر موسی وهارون
فاخذته السعلة فرکع۔
وکان ابوبکرؓ یقرأ فیها
بسورۃ البقرۃ فی رکعتین
وکان عمرؓ یقرأ فیها بسورۃ
آل عمران والحج وسورۃ یوسف

بچے کے پاس چلی جائے۔
صبح کی نماز پڑھے اور پڑھے آپ
سورہ روم ۔مشکوٰۃ کتاب الطہارت۔
اور آنحضرت صلعم اکثر اوقات پڑھتے
تھے نماز صبح میں سورہ ق والقرآن المجید
اور تبارک الذی بیدہ الملک اور مانند
ان دونوں کی پہلی رکعت میں اور
دوسری میں بھی انہی کے مانند۔
بارہا پڑھتے تھے صبح کی نماز میں سورۃ
الروم دو رکعت میں تقسیم کرکر اور کبھی
اذا الشمس کورت اور اذا زلزلت
اور کبھی قل یا ایها الکفرون اور قل ہو اللہ
لیکن یہ سفر کی حالت میں پڑھتے تھے
اور پڑھی ایک مرتبہ آنحضرت نے
سورہ مومنین کو اور جب پہنچے آپ موسی وہارون
کے قصہ پر تو آپکو کھانسی شروع ہوئی پس حضرت
نے رکوع کیا۔
اور ابوبکرؓ صبح کی نماز کے دو رکعتوں
میں سورہ بقر پڑھتے تھے۔
اور عمرؓ صبح کی نماز میں سورہ آل عمران
اور سورہ حج اور سورہ یوسف

قرأة بطيئة مرتلة وطول رض يوما فی القرأة فما انصرف حتی كادت الشمس تطلع فقيل له فقال لو طلعت لم تجدنا غافلين ووقع مثل ذالك لابی بكر رض ايضا۔

آہستہ آہستہ ترتیل سے پڑھتے تھے اور ایک روز حضرت عمر رض نے قرأت میں طول دیا اور آفتاب نہ نکلنے تک ختم نہ کی لوگوں نے اسکا چرچا کیا تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ اگر آفتاب نکل آتا تو نہ پاتا ہمکو غافلوں میں اور ایسا ہی اتفاق ہوا تھا ابو بکر صدیق رض کو۔

وكان عثمان رض يقرأ فيها بسورة يوسف۔

اور عثمان رض صبح کی نماز میں سورہ یوسف پڑھتے۔

وكان ابن عمر رض يقرأ فی الصبح فی السفر بفاتحة وسورة من اوائل المفصل۔

ابن عمر رض صبح کی نماز میں سفر میں سورہ فاتحہ اور ایک سورۃ مفصلات کی شروع میں کی پڑھتے تھے۔

وكان الاحنف بن قيس يصلی بالكهف وسورة يوسف (كشف الغمه)

احنف بن قیس سورہ کہف اور سورہ یوسف پڑھتے تھے۔ (کشف الغمہ)

كان يقرأ فی الفجر بالصافات (حب)

صبح کی نماز میں آنحضرت صلعم والصافات پڑھتے تھے۔ (حب)

كان يقرأ فی الفجر اذا الشمس كورت (قط)

فجر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذا الشمس کورت پڑھتے تھے (قط)

كان يقرأ فی صلوة الفجر فی سفر بالمعوذتين (د)

صبح کی نماز میں آپ نے سفر میں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے تھے (د)

کان یقرأ بقاف ونحوھا (م)

سورۂ قاف اور مانند اس کے پڑھتے تھے۔ (م)

کان یقرأ فی الصبح تبارک الذی بیدہ الملک (تبع)

صبح کی نماز میں تبارک الذی بیدہ الملک پڑھا کرتے تھے۔ (تبع)

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعۃ بالمٓ تنزیل فی الرکعۃ الاولی وفی الثانیۃ ھل اتی علی الانسان۔ (مشکوٰۃ متفق علیہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز صبح کی نماز کے پہلی رکعت میں المٓ تنزیل اور دوسری رکعت میں ہل اتی علی الانسان پڑھتے تھے

(مشکوٰۃ متفق علیہ)

عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صلوٰۃ الصبح فی تنزیل السجدہ (ط)

مروی ہے علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سجدہ کیے المٓ تنزیل السجدہ میں۔ (ط)

یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا والتی فی اٰل عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔ (مسلم مشکوٰۃ)

صبح کی دو رکعت میں آنحضرت صلعم قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا اور وہ آیت جو آل عمران میں ہے قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم پڑھتے تھے۔ (مسلم مشکوٰۃ)

قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایھا الکافرون

صبح کی دو رکعت میں آنحضرت نے قل یا ایھا الکافرون

وقل ھو اللہ احد (مسلم مشکوۃ)
کان یقرأ فی الرکعتین قبل الفجر
قل یا ایھا الکافرون وقل
ھو اللہ احد ۔ (ترمذی)

اور قل ھو اللہ احد پڑھی ۔ (مسلم مشکوۃ)
فجر کے آگے کی دو رکعتوں میں آنحضرتؐ
قل یا ایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد
پڑھتے تھے ۔ (ترمذی)

القراءۃ فی الجمعۃ

عن عبید اللہ بن ابی رافع
ان مروان استخلف اباھریرۃؓ
علی المدینۃ فصلی بھم
الجمعۃ فقرأ سورۃ الجمعۃ
فی الرکعۃ الاولی وفی الثانیۃ
اذا جاءک المنافقون فلما ۔
انصرف مشیت خلفہ الی
جنبہ فقلت لہ لقد قرءت
بسورتین سمعت علی بن ابی طالبؓ
یقرأ بھما فی الصلوۃ فقال
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأ بھما (معالم)

مروی ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے
کہ مروان نے ابوھریرہؓ کو خلیفہ بنایا تھا
مدینہ پر پس جمعہ کی نماز پڑھائی ابوہریرہؓ
نے پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی اور
دوسری میں اذا جاءک المنافقون
جب فارغ ہوئے تو چلا میں انکے
پیچھے ان کے بازو پر اور میں نے کہا
کہ آپنے جو دو سورتیں پڑھیں میں نے
حضرت علی ابن ابی طالبؓ کو نماز میں
پڑھتے ہوئے سنی تھیں پس کہا ابوہریرہؓ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں
سورتوں کو پڑھتے ہوئے سنا ہے
(معالم)

عن الضحاک بن قیس سئل
نعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ بہ

مروی ہے ضحاک بن قیس سے کہ
پوچھا گیا نعمان بن بشیر سے کہ کیا پڑھتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ اثر الجمعۃ فقال یقرأ بھل اتٰک حدیث الغاشیۃ۔ (معالم)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز پیچھے جمعہ کے پس کہا کہ پڑھتے تھے ہل اتٰک حدیث الغاشیہ (معالم)

کان یقرأ فی العیدین و فی الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلیٰ۔ وھل اتٰک حدیث الغاشیۃ وربما اجتمعا فی یوم فیقرأ بھما (معالم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر و عید الضحیٰ اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ پڑھا کرتے تھے اور کبھی جمع ہو جاتے عید اور جمعہ ایک ہی روز تو دونوں نمازوں میں ان ہی دونوں سورتوں کو پڑھتے تھے۔ (معالم)

کان یقرأ فی العید بقاف واقتربت۔ (ش)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں سورۂ قاف اور سورۂ اقتربت پڑھتے تھے (ش)

فصل ان احادیث میں جو قرأت النبی صلعم سے تعلق رکھتے ہیں

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع النظائر فی قراءتہ فکان یجمع الرحمٰن و النجم فی رکعۃ واقتربت الساعۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مناسب سورتوں کو ملاتے تھے اپنی قرأت میں پس ملا کر پڑھتے تھے سورۃ الرحمٰن اور اور سورۃ النجم کو ایک رکعت میں اور اقتربت

والحاقۃ فی رکعۃ والطور والذاریات فی رکعۃ والوقعۃ ون والقلم فی رکعۃ والمطففین وعبس فی رکعۃ وسأل سائل والنازعات فی رکعۃ والمزمل والمدثر فی رکعۃ وعم والمرسلات فی رکعۃ۔

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یصلی بسورۃ المفصل فی الصلوات حتی یختم القراٰن۔

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یقرأ بثلث سورۃ واکثر فی رکعۃ من سور المفصل وغیرھا من واحدۃ۔

وکان صلعم کثیرا ما یقرأ ببعض سورۃ فی کل رکعۃ۔

اور سورۂ حاقہ کو ایک رکعت میں اور سورۂ الطور اور سورۃ الذاریات کو ایک رکعت میں اور واقعہ اور ن والقلم کو ایک رکعت میں اور سورہ المطففین اور عبس کو ایک رکعت میں اور سورۃ سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت میں اور سورۃ المزمل اور سورۃ المدثر ایک رکعت میں اور سورۃ عم اور سورۃ المرسلات کو ایک رکعت میں

اور بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے مفصل کی ایک سورت کو نماز میں یہاں تک کہ ختم کرتے تھے قرآن کو۔

اکثر بارہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سورتیں اور تین سے بھی زیادہ سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے سور مفصلات اور غیر مفصلات میں سے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہا ایک سورہ میں سے تھوڑا تھوڑا پڑھتے تھے ہر ایک رکعت میں۔

ایک رکعت میں تین سے زیادہ سورتیں پڑھنا۔

ایک رکعت میں ایک سورۃ کو ٹکڑے کر کے پڑھنا۔

وكان صلعم يكرر في بعض
الاوقات السورة الواحدة
مرتين في ركعة
قال الراوي فلا ادري
كان ينسى ام كان يقرأ
ذلك عمدا -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض
اوقات میں ایک سورہ کو دوبارہ
پڑھتے تھے ایک رکعت میں -
اس حدیث کا راوی کہتا ہے مجھے
معلوم نہیں یہ دوبارہ پڑھنا نسیان سے
تھا یا جان بوجھکر -

وكان رجل يؤم الناس
في مسجد قباء فكان يقرأ
قل هو الله احد في كل ركعة
على الدوام فاخبر بذلك
رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما
يحملك على لزوم هذه
السورة في كل ركعة
فقال اني احبها فقال حبك
اياها ادخلك الجنة -

ایک شخص مسجد قبا میں امامت کرتا تھا
وہ شخص ہمیشہ قل ہو اللہ احد ہر رکعت
میں پڑھا کرتا تھا حضرت کو اس بات کی
خبر دی گئی - حضرتؐ نے اس شخص
سے پوچھا کہ تو نے اس سورت
کو ہر رکعت میں کیوں لازم کیا ہے
اس نے کہا میں محبت رکھتا ہوں
اس سورت سے حضرتؐ نے فرمایا
تجھے اس سورہ کی دوستی بہشت
میں داخل کرے گی -

ف

صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت کو خبر دینا اور حضرت اس شخص سے پوچھنا
دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ سورتوں کا تعین کرنا جائز نہیں مگر حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا ان کے عمل یا ان کی اجازت

ورضا سے جائز ہے چنانچہ یہ مسئلہ علم فقہ اور علم اصول فقہ میں مذکور ہے
کہ دینی امور کا معین کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص منصب ہے
کسی کو اسکی مجال نہیں اس لئے صحابہؓ نے اس تعین کو ناجائز جانکر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
پوچھا اس شخص نے اس کی وجہ بیان کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
وہ وجہ پسند آئی اس لئے اس تعین کو جائز رکھا اس زمانہ میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اجازت سے ہم محروم ہو گئے لہذا ہم کو کسی سبب سے
تعین کرنا جائز نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے فقہائے حنفی منع کرتے ہیں
ان سورتوں کے معین کرنے کو بھی اور ہمیشہ انکے پڑھنے سے بھی چنانچہ
فقہ میں مذکور ہے ہاں کوئی کام کو اکثر کریں اور بعض وقت ترک کریں تو ایسے
کام اور تعین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص منصب میں
مداخلت نہیں ہوتی - دین کے کام میں مداخلت کرنیکو بدعت کہتے ہیں
وہ مردود ہے - اور وارد ہے المبتدعون کلاب النار بدعتی
دوزخ کے کتے ہیں والعیاذ باللہ تعالی - دین کے حاکموں کو دنیا کے
حاکموں پہ قیاس کرنا چاہیئے - بعض احکام خدائتعالی کے ساتھ خاص ہیں
اور بعض کام انبیاء کے ساتھ اور اماموں کے ساتھ اور بعض علماء کے
ساتھ خاص ہیں ہر ایک کو اس کے رتبہ پر رکھنا چاہیئے جیسا دنیا کے
حاکموں کا رتبہ ہے - مثلاً سررشتہ دار ناظم کے اختیاری کام کوئی اپنی
جانب سے بے اجازت کرے تو ملازمین نہیں قبول کرتے -

ع گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی -

وکان صلعم اذا قرأ ایۃ سجدۃ حضرت صلعم جب سجدہ کی آیت

فی صلوٰۃ سریۃ سجد کما سیاتی بیانہ فی باب سجود التلاوۃ۔
وسئلت عائشۃؓ کیف کان قرأۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل اکان یسر بالقراءۃ ام یجہر فقالت کل ذٰلک قد کان یفعل ربما اسر بالقرأۃ وربما جہر۔
وقام صلعم لیلۃ کاملۃ بقولہ تعالیٰ ان تعذبہم فانہم عبادک

نماز سریہ میں پڑھتے تھے تو سجدہ کرتے تھے یہ بیان سجدۂ تلاوت کے باب میں آئے گا۔
بی بی عائشہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر انہوں نے کہا کہ سب طرح عمل کرتے تھے بعض وقت آہستہ پڑھتے اور بعض وقت پکار کر۔
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساری رات اللہ تعالیٰ کا قول حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے پڑھتے تھے
ان تعذبہم فانہم عبادک۔

قال ابن عمرؓ صلی عمرؓ مرۃ العشاء الاخرۃ فلم یقرأ فیہا حتی فرغ فقال لہ عبدالرحمن بن عوف ارایت ما صنعت ہل ہو شئی عہدہ الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام شئی رایتہ انت قال وما ہو قال لم تقرأ فی العشاء قال

کہا ابن عمرؓ نے کہ عمرؓ نے ایکمرتبہ عشاء کی نماز پڑھائی پس اسمیں قرات بالجہر نہیں پڑھی یہانتک کہ فارغ ہوگئے عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے جو آپنے کیا آیا وہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے یا آپنے اپنی رائے سے

۲ وفعلت قال نعم قال فانی سهوت جهزت عيرا من الشام حتى قدمت المدينة فامر المؤذن فاقام فصلى العشاء للناس وقال لا صلوٰة لمن لم يقرأ فيها كشف الغمه- لعبد الوهاب الشعرانی۔

کیا ہے عمرؓ نے کہا کیا ہے وہ کام عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا کہ آپنے بالجہر نہیں پڑھا عشاء میں عمرؓ نے کہا کہ کیا میں نے ایسا کیا ہے کہا کہ ہاں فرمایا بیشک میں بھول گیا میں شام کے ایک لشکر کا سامان تیار کرتے کرتے مدینہ کو چلا آیا تھا پھر حکم کیا موذن کو اقامت کہنے کا اور پڑھی عشاء اور فرمایا کہ نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے بالجہر نہیں پڑھا اس میں کشف الغمہ لعبدالوہاب الشعرانی۔

فصل قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنے اور عرب کی طرز پڑھنے کی تاکید اور خوبی میں

حسنوا القرآن باصواتكم فان الصوت الحسن يزيد القرآن حسنا (اتقان)

اپنی اچھی آوازوں سے قرآن مجید کو پڑھو خوش آوازی قرآن کی حسن کو بڑھاتی ہے۔ (اتقان)

ما اذن الله لشئ ما اذن لنبی حسن الصوت يتغنى بالقرآن (شیخان ابوداؤد)

خوشنود نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ کسی چیز سے جسقدر خوشنود ہوتا ہے اس پیغمبر کی جو کتاب اللہ کو خوش آواز سے پڑھتا ہے (شیخان ابوداؤد).

حسنوا الاصوات بالقرآن (طب)	قرآن کی تلاوت اچھی آوازوں سے کرو۔ (طب)
حسن الصوت زينة القرآن (طب)	خوش آوازی قرآن کی زینت ہے (طب)
زينوا اصواتكم بالقرآن (طب)	قرآن سے اپنی آوازوں کو زینت بخشو۔ (طب)
زينوا القرآن باصواتكم۔ (حم)	قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ (حم)
ما اذن الله لشيئ ما اذن لنبي حسن الصوت بالقرآن يجهر به۔ شيخان۔	اللہ تعالیٰ کسی چیز سے اس قدر خوشنود نہیں ہوتا جسقدر اس خوش آواز پیغمبر سے خوشنود ہوتا ہے جو کتاب اللہ کو پکار کر پڑھتا ہے۔ (شیخان)
لكل شيئ حلية وحلية القرآن الصوت الحسن (فر)	ہر ایک چیز کے لئے ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔ (فر)
من لم يتغن بالقرآن فليس منا۔ (مجمع)	جو کوئی قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مجمع)

لیس منا لم یتغن بالقرآن۔ (خ)	جو کوئی قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہمارے تابعوں میں سے نہیں۔ (خ)

ف

اس حدیث کے مطالب و معانی فضائل القرآن کی فضیلت میں مذکور ہیں۔

اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتها (اتقان)	قرآن کو عرب کے لحن وصوت سے پڑھو۔ (اتقان)
انا عربی والقرآن عربی ولسان اهل الجنة عربی (ط)	میں عرب ہوں قرآن عربی ہے اور جنتیوں کی زبان بھی عربی ہے (ط)
تعلموا اللحن فيه كما تعلمون حفظه (فر)	قرآن میں خوش آوازی سیکھو جیسا اسکو ازبر کرنیکو سیکھتے ہیں۔ (فر)
اقرؤا القرآن بلحون العرب واصواتها وایاکم ولحون اهل العشق ولحون اهل الكتابين وسيجئ بعدی قوم يرجعون بالقرآن ترجيع الغناء والنوح لا يجاوز حناجرهم مفتونة قلوبهم وقلوب الذی يعجبهم شانهم (هق فی شعب الايمان ورزين فی كتابه مشكوة)	عرب کی لحن وصوت پر قرآن پڑھو اور اہل عشق اور اہل تورات وانجیل کے لحن سے پرہیز کرو قریب تر میرے بعد ایک قوم نکلے گی کہ قرآن میں ایسی ترجیع کریں گی جیسے راگ اور نوحوں میں کرتے ہیں قرآن ایسوں کے گلے سے نہ اترے گا یعنی اُنکے دلوں میں اثر نہ کرے گا انکے دل اور ان لوگوں کے دل جنکو انکا حال پسند آیا فتنہ وبلا میں پڑے ہونگے (ہق)

عَن طاؤس قال سُئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا بالقرآن قال من اذا سمعته یقرأ رأیت انہ یخشی اللہ (دارمی)

طاؤس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ تلاوت قرآن میں کونی شخص زیادہ خوش آواز ہے فرمایا وہ شخص ہے کہ تم اسکو قرآن پڑھتے سُنو تو یہ خیال گزرے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے (دارمی)

اَحسن الناس قراءۃ من قرأ القرآن یتحزن بہ۔ (طب۔ جامع الصغیر)

لوگوں میں اچھی قرأت پڑھنے والا وہ شخص ہے جو قرآن کو رقت و نرمی سے پڑھے۔ (طب۔ جامع الصغیر)

فصل اُن لوگوں کے ذکر میں جن کو قرأت میں اچھا سلیقہ تھا

بنو تمیم اقرأ العرب۔

بنو تمیم عرب میں بڑے ماہر قاریاں ہیں۔

اَقرأھم ابی بن کعب۔

صحابہ میں بڑا ماہر قاری ابی بن کعب ہے

قَال عکرمۃ جمع القرآن علیٰ عھد رسول اللہ صلی اللہ وسلم خمسۃ من الانصار۔ معاذ بن جبل۔ وعبادۃ بن الصامت وابی بن کعب وابو ایوب انصاری وابو درداء رضی اللہ عنھم اجمعین (کشف الغمہ)

عکرمہ نے کہا قرآن کے کامل حافظ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ شخص انصار میں تھے۔ معاذ بن جبل عبادۃ بن صامت ابی بن کعب ابو ایوب انصاری ابو درداء رضی اللہ عنہم اجمعین (کشف الغمہ)

فصل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت میں

عن انسؓ انه سئل عن قرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال کانت مدا ثم قرأ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ یمد الله ویمد الرحمٰن ویمد الرحیم۔ (اتقان)

صحابی انس سے کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت دریافت کی آپ نے کہاکہ آپکی قرأت مد کیساتھ ہوتی تھی پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا اور پڑھنے کیوقت اللہ کے الف کو اور رحمٰن کے الف کو اور رحیم کی یا کو کھینچتے تھے (اتقان)

کان یمد بسم الله ویمد الرحمٰن ویمد الرحیم۔ (بخاری)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کے الف کو اور رحمٰن کے الف کو اور رحیم کی یا کو کھینچتے تھے (بخاری)

کان یمد صوته بالقرأة مدًا (حم)

آنحضرت صلعم قرأت میں آواز کو کھینچتے تھے (حم)

کان النبی صلی الله علیه وسلم یقطع قرأته یقول الحمد لله رب العالمین ثم یقف ثم یقول الرحمٰن الرحیم ثم یقف (شمائل ترمذی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت کو قطع قطع کرتے تھے چنانچہ الحمد للہ رب العالمین پڑھتے پھر ٹھیرتے بعد الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔ پھر ٹھیرتے۔ (شمائل ترمذی)

عن یعلی بن مملك انه سئل ام سلمة عن قرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا هی تنعت قرأته مفسرة حرفاً حرفاً۔ (شمائل ترمذی)

یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی) ام سلمہ سے دریافت کی تو وہ آپ کی قرأت کو حرف حرف جدا کر کے بیان کرنے لگیں (شمائل ترمذی)

عن شعبة عن معاویة بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل یقول رأیت النبی صلی الله علیه وسلم علی ناقة یوم الفتح وهو یقرأ انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله ماتقدم من ذنبك قال ورجع قال وقال معاویة بن قرة لولا ان یجتمع الناس لاخذت لکم فی ذلك الصوت او قال اللحن (ترمذی)

شعبہ سے بروایت معاویہ بن قرہ مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے فتح مکہ کے روز نبی علیہ السلام کو اونٹنی پر دیکھا اسوقت آپ انا فتحنا تلاوت فرماتے تھے معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ آپ نے ترجیع کی راوی شعبہ کہتا ہے کہ معاویہ بن قرہ نے کہا کہ اگر لوگ میرے پاس جمع نہ ہوتے اور ان کے ہجوم کا اندیشہ نہ ہوتا تو اس آواز کی طرز کو سناتا (ترمذی)

کان نبیکم صلی الله علیه وسلم حسن الوجه حسن الصوت وکان لا یرجع (شمائل ترمذی)

کانت قرأته بالمد لا ترجیع فیها (ط)

تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خوش رو اور خوش آواز تھے اور قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (شمائل ترمذی)

آنحضرت کی قرأت کے ساتھ تھی اور اسمیں ترجیع (ط)

ف

ترجیع قاریوں کے نزدیک جنبانیدن آواز یعنی آواز کو گھمانا ہے اس سے آآآ کی آواز معلوم ہوتی ہے یہ امر قاری ماہر سے سننے پر موقوف ہے حرم شریف کے موذنوں کی آواز سے ترجیع کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے محققین کے نزدیک ترجیع جائز نہیں۔ ترجیع کی حدیث ماول ہے یعنی حضرت اونٹ پر سوار تھے حرکت کی سبب سے پڑھنے میں ترجیع معلوم ہوتی تھی عدم ترجیع کی حدیث قوی قابل عمل ہے واللہ اعلم۔

م کیفتہ قرأتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فصل البسملۃ

کیفیت قرأۃ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بسم اللہ کی فصل میں گذری۔

اخرج سعید بن منصور فی سننہ حدثنا شہاب بن حراش حدثنی مسعود بن یزید الکندی قال کان ابن مسعود یقرئ رجلا فقال الرجل انما الصدقات للفقراء والمساکین مرسلۃ فقال ابن مسعود ماھکذا اقرأنیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال کیف اقرأکھا یا ابا عبد الرحمن فقال اقرأنیھا انما الصدقات

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں درج کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے شہاب بن حراش نے حدیث بیان کی مجھ سے مسعود بن یزید نے کندی نے کہا کہ ابن مسعود ایک شخص کو قرآن پڑھاتے تھے وہ شخص پڑھا انما الصدقات للفقراء والمساکین مد کو چھوڑ کر۔ پس ابن مسعود نے کہا کہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح نہیں پڑھایا اس شخص نے پوچھا کہ آپ کو پھر کسطرح پڑھایا ای ابا عبد الرحمن

للفقرآء والمساکین مدّھا
وھٰذا حدیث حسن جلیل
حجتہ ونص فی الباب رجال
اسنادہ ثقات اخرجہ الطبرانی
فی الکبیر وکتاب الاتقان
فی تفسیر القرآن

انہوں نے کہا کہ پڑھایا مجھکو انما
الصدقات للفقرآء والمساکین
مد کیا اس کلمہ کو یعنی فقراء کے الف کو
یہ حدیث حسن ہے حجت اس کی قوی
ہے اس باب میں دلیل قطعی ہے
اسکی اسناد کے رجال ثقات معتبر
ہیں نکالا اسکو طبرانی نے کبیر میں
کتاب الاتقان فی تفسیر القرآن ،

ف

علم حدیث وفقہ وتجوید پر نظر کرنے سے مد کی کئی قسمیں معلوم ہوتی ہیں ایک مد فرض جس کے ترک کرنے سے فساد بطلانی لازم آتا ہے جیسے مد طبعی کے الف کو دو حرکت دراز نہ پڑھنے سے معنی فاسد وباطل ہوجاتی ہیں اعطینا کے الف کو دو حرکت دراز نہ پڑھنے سے جو کہ جمع متکلم کا صیغہ ہے وہ جمع مونث کا صیغہ ہوجاتا ہے ہادی تجوید میں اسکی تفصیل ہے۔ دوسرا مد متصل واجب جیسے حدیث میں ابن مسعود کی بیان فرمایا ہے ؎

گفت در شامی کہ ترک مد حرام است ای پسر کو خلاف رتل القرآن باشد سر بسر

تیسرا مد منفصل جائز جیسے انا انزلناہ اقسام مد جیسے مد صوت جیسے آمین اور اذان کے الفاظ میں اور بھی اقسام مد علم تجوید میں مذکور ہیں جس سے تزئین کلام حاصل ہوتی ہے۔

فصل عجمیوں کی طرز قرأت بھی صحیح ہے

عَن جابرؓ قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القراٰن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن وسیجیٔ اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ (د)

جابرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں بدوی اور عجمی بھی تھے (جنکی قرأت فصیح عربوں کی طرز پر نہ تھی) آپ نے فرمایا کہ تلاوت کرو کہ سب کچھ درست وخوب ہے اور قریب تر قومیں نکلیں گی جو قرأت کو اسطرح درست اور راست کرینگی۔ جیسے تیر درست وراست کیا جاتا ہے اور دنیا میں اسکے ثواب چاہیں گے اور مہلت سے آخرت میں طلب نہیں کریں گے (د)

ف

یعنی قرآن سے دنیا کا مال کمائیں گے اور آخرت کے ثواب چھوڑ دیں گے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت پر مزدوری کا لینا جائز نہیں کما تقرر فی علم الفقہ اسکی تحقیق باب سوم میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ارشاد کیا کہ سب اچھا ہے عجمیوں کو معذوروں کے لحاظ سے ایسا فرمایا ہے جیسے بلال کے مانند شخص کیواسطے ہے اور جو شخص جودت طبع ودرستی زبان پر قادر ہے اس کے لئے یہ جواز کا

حکم نہیں ہے چنانچہ یہ بیان مقدمہ میں گذرا اور باب سوم کے مسائل فقہیہ میں آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

فصل قرآن مجید کو مصحف میں دیکھکر تلاوت کرنیکی فضیلت میں

أفضل عبادة امتی قرأة القرآن نظرا (حك)

قرآن کو دیکھکر تلاوت کرنا میری امت کی افضل ترین عبادت ہے (حک)

من سرہ ان یحب اللہ ورسوله فليقرأ في المصحف (هل)

اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھنا جسکو اچھا معلوم ہوتا ہو اسکو چاہیئے کہ مصحف میں پڑھے۔

قرأتك نظرا تضاعف على قرأتك ظاهرا كفضل المكتوبة على النافلة (ابن مردويه)

تمہارا دیکھکر تلاوت کرنا ازبر تلاوت کرنیکا دوچند ہے جیسے فرض نماز کو نفل نماز پر فضیلت ہے (ابن مردویہ)

أعطوا اعينكم من العبادة خظها قيل وما حظها من العبادة قال النظر في المصحف عبادة چلپی علی شرح وقایہ من العنایۃ

تم اپنی آنکھوں کو ان کی عبادت کا حصہ عطا کرو کسی نے کہا عبادت میں آنکھوں کا کیا حصہ ہے فرمایا مصحف کا دیکھنا آنکھوں کی عبادت ہے۔ (چلپی)

قرأة الرجل في غير المصحف الف درجة وقرأته في المصحف تضاعف على ذلك الفى درجة (جمع الفوائد)

آدمی کا غیر مصحف میں یعنی ازبر قرآن پڑھنا ہزار درجوں والی عبادت ہے اور مصحف میں پڑھنا اس کے مضاعف دو ہزار والی عبادت ہوتی ہے۔ (جمع الفوائد)

فصل اندرون نماز اور پچھلی رات میں قرآن تلاوت کرنیکی خوبی بیان

قراءۃ القرآن فی الصلوۃ افضل من قراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ وقراءۃ القرآن فی غیر الصلوۃ افضل من التسبیح والتکبیر والتسبیح افضل من الصدقۃ والصدقۃ افضل من الصوم والصوم جُنَّۃٌ من النار (قط بیہقی)

یحب احدکم اذا رجع الی اھلہ ان یجد ثلاث خلفات عظام سمان قلنا نعم فقال ثلاث آیات یقرأ بھن احدکم فی صلوتہ خیر لہ من ثلاث خلفات سمان۔

قال علی کرم اللہ وجھہ من قرأ القرآن وھو قائم فی الصلوۃ

نماز میں قرآن تلاوت کرنا نماز کے سوائے دوسرے وقت تلاوت کرنے سے بہتر ہے اور غیر نماز میں تلاوت کرنا سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے بڑھکر ہے اور سبحان اللہ کہنا صدقہ دینے سے زیادہ ہے اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ جہنم کی ڈھال یعنی اس سے بچانیوالا ہے۔ (قط بیہقی)

کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ جب اپنے گھر والوں میں واپس جائے تو تین بڑی بڑی اور فربہ اور حاملہ اونٹنیاں پائے ہم نے عرض کی ہاں یا رسول خدا آپ نے فرمایا کہ تین آیتیں جنکو تم میں کا کوئی شخص اپنی نماز میں پڑھے وہ اس کے حق میں بڑی بڑی اور فربہ حاملہ اونٹنیوں سے بڑھکر ہیں۔

علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی نماز میں کھڑے ہو کر

کان لہ بکل حرف مائۃ حسنۃ ومن قراءہ وھو قاعد فی الصلوۃ کان لہ بکل حرف خمسون حسنۃ ومن قرأ خارج الصلوۃ وھو علی الطھارۃ کان لہ بکل حرف خمس وعشرون حسنۃ ومن قرأ وھو علی غیر طھارۃ کان لہ بکل حرف عشر حسنات (النصائح الدینیہ)

قرآن کو پڑھے گا تو اس کو ہر حرف کے عوض میں سو نیکیاں ہیں اور جو کوئی نماز میں بیٹھ کر تلاوت کرے گا تو ہر حرف کے بدلے میں پچاس نیکیاں ہیں اور جو کوئی باوضو ہو کر بیرون نماز پڑھیگا تو اس کے لئے ہر حرف کے بدلے پچیس نیکیاں ہیں اور جو کوئی بے وضو پڑھے تو اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ (النصائح الدینیہ)

قراءۃ اٰخر اللیل محضورۃ وذلک افضل (ط)

پچھلی شب کی قرأت میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل بات ہے (ط)

نوروا بالصلوۃ وقرأۃ القراٰن (ھق)

صبح روشن کردو نماز صبح اور تلاوت قرآن کے ساتھ۔ (ہق)

ف

یعنی نماز صبح ایسے وقت میں پڑھو کہ شب کی اندھیری بالکل صاف ہوجائے اور قرآن بھی ایسے ہی وقت تلاوت کرو کہ یہ وقت ان عبادتوں کے لئے مناسب ہے

فصل قرآن جہر سے پڑھنا یا خفیہ پڑھنا دونوں امر جائز ہیں

کان ربما اسر وربما جھر۔ (ت)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات خفیہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات جہر سے (ت)

كان قرأة النبي صلى الله عليه وسلم ربما يسمع من في الحجرة وهو في البيت -

بسا وقات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وہ لوگ سن لیتے تھے جو کوٹھڑی میں ہوتے تھے اور آنحضرتؐ گھر میں تشریف رکھتے ہوں -

كانت قرأة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر مايسمعه من في الحجرة وهو في البيت - (مشكوٰة)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن پڑھنے کی آواز اسقدر ہوتی تھی اسکو وہ شخص سن لیتا تھا جو حجرہ میں ہو اور آنحضرت گھر میں تشریف رکھتے ہوں - (مشکواۃ)

كانت قرأة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا (مشكوٰة)

تھا پڑھنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز شب میں کبھی بلند اور کبھی پست - (مشکواۃ)

ارفع من صوتك شيئا قال له لابي بكر حين يصلي ويخفض من صوته - (مشكوٰة باب صلوٰة الليل)

تھوڑی بلند کر تو اپنے آواز کو یہ ابوبکرؓ کو فرمایا جب نماز تہجد بہت آہستہ پڑھتے تھے - (مشکواۃ باب صلوٰۃ اللیل)

اخفض من صوتك شيئا قال له لعمر حين يصلي رافعا صوته (مشكوٰة باب صلوٰة الليل)

تھوڑی پست کر تو اپنے آواز کو یہ عمرؓ کو فرمایا جب تہجد کی نماز بہت پکار کر پڑھتے تھے - (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ اللیل)

فصل قرآن خفیہ پڑھنا جہر پڑھنے سے افضل ہے

الجاهر بالقرآن كالجاهر

قرآن جہر سے پڑھنے والا بمنزلہ علانیہ

بالصدقۃ والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقۃ۔

خیرات کرنیوالے کے اور خفیہ پڑھنے والا بمنزلہ خفیہ خیرات کرنیوالے کے ہے۔

اِنَّ الذی یسر بقرأۃ القرآن افضل من الذی یجھر بقرأۃ القرآن۔

جو شخص قرآن کو آہستہ پڑھتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو اس کو پکار کر پڑھتا ہے۔

خَیر الدعاء الخفی (رد المحتار)

بہتر دعا وہ ہے جو چپکے چپکے کی جائے۔ (رد المحتار)

فصل خوف الٰہی سے قرآن مجید کو روتے ہوئے پڑھنے کی خوبی میں

حُرمت النار علی ثلٰثۃ عین عین بکت من خشیۃ اللہ وعین سھرت فی سبیل اللہ وعین غضت من محارم اللہ (معالم)

دوزخ کی آگ تین آنکھوں پر حرام کر دی گئی ہے ایک وہ آنکھ جو خوف خدا سے روئے دوسری وہ آنکھ جو راہِ خدا میں بیدار رہے تیسری وہ آنکھ جو خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بند کر لیجائے۔ (معالم)

لَا یلج النار من بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع۔ (معالم)

جو کوئی خدا سے ڈر سے روئے وہ داخل دوزخ نہ ہوگا جیسے دودھ تھن میں نہیں جاتا (معالم)

اُبکوا فان لم تبکوا فتباکوا (ض)

خوف خدا سے روؤ اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔ (ض)

اُتلوا القرآن وابکوا فان لم تبکوا فتباکوا (ہ)

قرآن پڑھو اور روؤ اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔ (ہ)

اقرؤا القرآن بالحزن فانه نزل بالحزن (ط) کنوز۔

قرآن پڑھو غمگینی سے بیشک وہ اترا ہے غمگینی کی حالت میں (ط) کنوز

فصل بری خراب قاریوں کی مذمت و وعید کے بیان میں

یکون فی آخر الزمان عباد جهال وقرآء فسقة۔ (ک۔)

آخر زمانہ میں جاہل عابد اور فاسق قاری ہوں گے۔ (ک)

تعوذوا بالله من فجراء القراء (فر)

بدکار قاریوں سے خدا کی پناہ مانگو۔ (فر)

اکثر منافقی امتی قرّاءها۔ (حم)

اکثر منافق میری امت میں کے قاری ہوں گے۔ (حم)

ان الله یبغض القاری السمین (ابو اللیث)۔

اللہ تعالیٰ موٹے قاری سے بغض رکھتا ہے (ابو اللیث۔)

اکثر منافقی امتی قراءها۔ (حم)

میری امت کے اکثر منافق ان میں کے قاری ہیں۔ (حم)

ف

تفسیر حسینی میں مرقوم ہے کہ مالک ابن الضیف یہودی علماء کا سردار حضرت سرورِ عالم کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے اس سے پوچھا اور قسم دی کہ سچ کہہ توراۃ میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ موٹے قاری عالم کو دشمن رکھتا ہے وہ کہا ہاں یہ خبر توراۃ میں مرقوم ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ تن پرور فربہ موٹا عالم تو ہی ہے وہ یہودی غصہ میں آیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی کتاب کسی پر نہیں اتاری اس قصہ پر یہ آیت نازل ہوئی وما قدروا الله حق قدره اذ قالوا ما انزل الله علی بشر

من شیئ۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کی قدردانی کا حق کچھ نہیں ادا کیا جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کچھ چیز نازل نہیں کی حدیث داداعی

دق باب الجنۃ بالجوع اے فاطمہ بھوک سے جنت کے دروازہ کو ٹھوکتی رہ یعنی تو بھوکی رہی تو تیرے واسطے جنت کا دروازہ کھلیگا ؎

جوع مرخاصاں حق را دادہ اند۔ تا شود از جوع شیر زور مند

جوع مر جلف گدا را کہ دہند۔ چوں علف کم گشت پیش او نہند

نان جو حقا حرام است وفسوس۔ نفس را در پیش نہ نان سبوس

گر حلال آمد پئے قوت عوام۔ طالبان دوست را باشد حرام

؎

اندروں از طعام خالی دار۔ تا درو نور معرفت بینی۔

تہی از حکمتی بعلت آں۔ کہ پری از طعام تا بینی۔

عالم کہ کامرانی وتن پروری کند۔ او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔ ؎

تا نورزی طریقت ابدال۔ کے شناسی حقیقت احوال۔

عزلت وجوع صمت وکم خوابی۔ پیشہ کن تا مقام را یابی۔

فصل نیک قاریونکی مدحت وثواب میں

احب الاشیاء الی اللہ القراء الفقارّون بدینھم (فر) بہتر شے اللہ تعالیٰ کے پاس وہ قاری ہیں جو بھاگتے ہیں اپنے دین کو (دنیاداروں سے بچانیکو) (فر)

فصل قرآن غلط پڑھنے کی وعید میں۔

كان انس بن مالك رضی الله تعالی عنه يقول رب تال للقرآن والقرآن يلعنه۔

صحابی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے بسا قاریان قرآن ہیں کہ خود قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

فصل قرآن ختم کرنیکی مدت کی مقدار میں

عن عبد الله بن عمرو قال قلت یا رسول الله فی کم اقرأ القرآن قال اختمه فی شهر قلت انی اطیق افضل من ذلك قال اختمه فی عشرین قلت انی اطیق افضل من ذلك قال اختمه فی خمس قلت انی اطیق افضل من ذلك قال فما رخص لی۔

صحابی عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول خدا کئی دنوں میں پورا قرآن پڑھوں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں ختم کیا کرو میں نے کہا مجھکو اس سے بڑھکر طاقت ہے آپ نے فرمایا کہ بیس روز میں تمام کرو میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ پانچ دن میں پورا کیا کرو میں نے کہا کہ مجھ کو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے پھر صحابی مذکور فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے پانچ روز کے اندر ختم کرنیکی رخصت مجھکو نہیں دی۔

لم یفقه من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث (د ت)

جس نے قرآن کو تین دن سے کم مدت میں پڑھا اس نے اسکو سمجھا ہی نہیں (د ت)

اقرأ القرآن فی ثلاث ان استطعت (حم)	قرآن تین دن میں پڑھو اگر پڑھ سکتے ہو (حم)
اقرأ القرآن فی خمس (ط)	پانچ روز میں قرآن پڑھو۔ (ط)
اقرأ القرآن فی اربعین (ت)	قرآن چالیس یوم میں پڑھو۔ (ت)
اقرأ القرآن فی کل شهر اقرأه فی کل عشرین لیلة اقرأه فی سبع ولا تزد علیٰ ذٰلك (ق)	ہر مہینے میں قرآن ایک بار ختم کرو یا بیس رات میں کرو یا سات یوم میں ختم کرو۔اس سے کم نہ کرو۔ (ق)
من قرأ القرآن فی سبعة كتبه الله من المحسنین (فر)	جو کوئی سات روز میں کامل قرآن پڑھے گا خدا اسکا نام نیکوکاروں میں لکھے گا (فر)
اقرأ القرآن فی سبع ولا تزد علی ذٰلك (ق)	قرآن سات روز میں پڑھو اور اس سے زیادہ نہ کرو یعنی سات روز سے کم میں نہ پڑھو۔ (ق)
من قرأ القرآن فی سبعة كتبه الله من المحسنین (فر)	جو کوئی قرآن کو سات روز میں پڑھیگا تو اللہ اس کا نام نیکوکاروں میں۔ لکھدیگا۔ (فر)
كان صلی الله علیه وسلم یحث اصحابه علی تلاوة القرآن	حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو قرآن کی تلاوت کرنے

ویقول اقرؤہ فی سبع لیال۔ (کشف الغمہ)

کان لا یقرأ القراٰن فی اقل من ثلاث (سع)

کان یقرأ القراٰن فی سبع۔ (حک)

روی عن عثمان بن عفان انہ کان یقرأ القراٰن فی رکعۃ یوتر بہا۔

روی عن سعید بن جبیر انہ قرأ القراٰن فی رکعۃ فی الکعبۃ۔

تاکید کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ پڑھو اس کو سات راتوں میں (کشف الغمہ)

رسول خدا صلعم تین روز سے کم مدت میں قرآن ختم نہیں کرتے تھے (سع)

آنحضرت صلعم قرآن سات روز میں پڑھتے تھے۔ (حک)

عثمان ابن عفان رضؓ سے مروی ہے کہ وہ وتر کی ہر ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھلیا کرتے تھے۔

تابعی سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے کعبہ کے درمیان پورا قرآن ایک رکعت میں پڑھلیا۔

فصل قرآن کے ختم کا طریقہ

کان اذا قرأ قل اعوذ برب الناس افتتح من الحمد ثم من البقرۃ الی اولئک ھم المفلحون ثم دعا بدعاء الختمۃ ثم قام (اتقان)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب قرآن تمام کرنیکے وقت سورہ ناس پڑھتے تو سورہ فاتحہ سے شروع کرکے سورہ بقرہ میں سے اولئک ہم المفلحون تک تلاوت کرتے۔ پھر دعاء ختم پڑھکر اٹھ جاتے۔

(اتقان)

کان اذا ختم القراٰن قرأمن اول القراٰن خمس اٰیات (ملک)	آنحضرت صلعم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب قراٰن ختم کرتے تو ساتھ ہی ابتدا قراٰن کی پانچ آیتیں تلاوت کر لیتے تھے۔ (ملک)

فصل ختم قرآن کے بعد دعا کرنے کا استحباب

آن لصاحب القراٰن عند کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ (خط)	دعا مستجاب ہے یعنی بعد ختم اگر قاری نے دعا کی تو دربار آلہی میں قبول ہو جاتی ہے (خط)
عند کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ (حل)	ہر ختم کے وقت دعا مقبول ہے۔ (حل)
من ختم القراٰن فلہ دعوۃ مستجابۃ۔ (ز)	جو کوئی قرآن ختم کرے اس کی دعا مقبول ہے۔ (بز)
کان اذا ختم جمع اھلہ ودعا (نجا)	آنحضرت صلعم جب قرآن ختم کرتے تھے تو اپنے اہل بیت کو جمع کر کے دعا کرتے تھے (نجا)
مع کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ (ھق)	ہر ہر ختم کے ساتھ دعا مقبول ہے۔ (ہق)

فصل قرآن کے ختم کی دعائیں

نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

قرآن شریف ختم کرتے اللہ تعالیٰ کی بہت ہی تعریف کھڑے رہ کر کرتے تھے پھر کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ - یہ دعا بہت بڑی طویل ہے مظاہر حق میں مذکور ہے۔

اللھم اجعل القرآن ربیع قلبی و نور بصری و جلاء حزنی و ذھاب ھمی۔ (ابو معلی الموصلی)	یا اللہ بنا قرآن کو میرے دل کی ٹھنڈک اور میری آنکھوں کی روشنی اور میری رنجیدگی کو دور کرنیوالا اور کھول دینے اور میرے غم کا دفع کرنیوالا۔ (ابو سعلی الموصلی)
اللھم انفعنا بالقرآن العظیم وبارک لنا فی الآیات والذکر الحکیم وتقبل منا انک انت التواب الرحیم۔	یا اللہ نفع پہنچا ہمکو قرآن مجید سے اور برکت دے ہمکو قرآن کی آیتوں اور حکمت والے ذکر میں اور قبول فرما ہم سے قرآن کی تلاوت کو بیشک تو توبہ قبول فرمانیوالا مہربان ہے۔
اللھم اجعل القرآن لقلوبنا ضیاء ولابصارنا جلاء ولاسقامنا دواء ولذنوبنا ممحصا	یا اللہ بنا قرآن کو ہمارے دلوں کی روشنی اور ہماری آنکھوں کے لیے سرمہ اور ہماری بیماریوں کی دوا اور ہمارے گناہوں کی معافی۔
اللھم اجعل القرآن ربیع قلوبنا وشفاء صدورنا جلاء احزاننا وذھاب ھمومنا	یا اللہ بنا قرآن کو ہمارے دلوں کیواسطے بہار اور ہمارے دلوں کی تندرستی اور ہمارے رنج کا کھول دینا اور ہمارے

وسائقنا ودلیلنا الیک والی جناتک جنات النعیم برحمتک یا ارحم الراحمین۔
(غنیۃ الطالبین)

غمونکا دفع ہونا اور لیجلنے والا اور رہبر تیری طرف اور تیری نعمتوں (جنتوں) کی طرف اپنی رحمت سے ای بڑے مہربان رحم کرنیوالے (غنیۃ الطالبین)

اللھم انس وحشتی فی قبری اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم واجعلہ لی اماما ونورا وھدی ورحمۃ اللھم ذکرنی منہ مانسیت وعلمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ آناء اللیل وآناء النھار واجعلہ لی حجۃ یارب العالمین. (مصاحف مطبوعہ)

یا اللہ میری قبر میں میری بیقراری کو تسکین دے یا اللہ رحم کر مجھ پر قرآن عظیم کی برکت سے اور بنا اسکو میرے لئے پیشوا اور نور اور رہبر اور رحمت یا اللہ یاد دلا مجھکو جو میں بھول گیا ہوں قرآن میں سے اور سکھا مجھکو جو نہیں جانا میں نے قرآن میں سے اور روزی کر مجھ کو قرآن کی تلاوت رات دن اور بنا اسکو میرے لئے دلیل - ای عالموں کے پروردگار یہ دعا قرآن میں لکھی ہوئی ہے - واللہ اعلم کون کون مخرج ہیں

فصل قرآن مجید سات لغات پر اترا ہے

ان ھذا القرآن نزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ (ابوداؤد)

یہ قرآن سات لغت پر نازل کیا گیا ہے پس جو کچھ اس سے آسان ہو پڑھو (ابوداؤد)

ان جبرئیل ومیکائیل

جبرئیل اور میکائیل میری پاس

اتیانی فقعد جبرئیل عن یمینی ومیکائیل عن یساری فقال جبرئیل اقرأ القرآن علی حرف قال میکائیل استزده حتی بلغ سبعۃ احرف وکل حرف شاف وکاف. (ن)	آئے اور جبرئیل میری داہنی طرف اور میکائیل میری بائیں جانب بیٹھ گئے پھر جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ قرآن ایک لغت پر پڑھو میکائیل نے مجھ سے کہا کہ اور زیادہ طلب کر لو تا آنکہ جبرئیل زیادہ کرتے ہوئے سات لغت تک پہنچگئے یعنی کہا کہ سات لغت پہ پڑھو اور ہر ایک لغت شافی وکافی ہے۔ (ن)

ف

سات لغات سے مراد سات قرأت ہیں مثلاً بعض قاری مالک یوم الدین پڑھتے ہیں اور بعض ملک اس مقام کی تفصیل کتاب شاطبی وغیرہ میں مذکور ہے۔

فصل قرآن کی سات لغتوں میں سے کسی ایک لغت کو صحیح جانکر دوسروں کو غلط ٹھیرانا اور آپس میں اختلاف کرنا حرام ہے

عن ابن مسعود قال سمعت رجلا قرأ وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ خلافہا فجئت بہ النبی صلعم	ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرآن پڑھتے سنا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے خلاف پڑھتی ہوی سنا تھا پھر میں

فاخبرته فعرفت فی وجهه الکراهة فقال کلا کما محسن فلا تختلفوا فان من کان قبلکم اختلفوا فهلکوا ۔ (خ)	اس شخص کو نبی صلعم کے پاس لے آیا اور آپ کو اس امر کی خبر دی تو مجھ کو نبی صلعم کے چہرے سے ناخوشی معلوم ہوئی اور آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھنے والے ہو۔ آپسمیں اختلاف نہ کرو کیونکہ جو لوگ تم سے پہلے تھے ۔ (یہود و نصاریٰ) اختلاف کر کے تباہ ہو گئے ۔ (خ)
انما هلك من كان قبلكم باختلافهم فی الکتاب ۔ (مسلم)	جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کتاب خدا میں اختلاف کر کے ہی ہلاک ہو گئے۔ (مسلم)

ف

یعنی ایک قاری کی قرآت کو دوسرا قاری برا نہ کہنا چاہیئے تورت و انجیل میں یہود و نصاریٰ خلاف کر کے ہلاک ہوئے ۔

فصل کتابت قرآن کے آداب میں

لا تکتبوا القرآن فی حجر ولا مدر ۔ (فر)	سنگ و کلوخ میں قرآن نہ لکھو۔ (فر)

فصل تعلیم و تلاوت قرآن پر مزدوری نہ لینے کا حکم

من قرأ القرآن فليسأل الله به فانه سيجئ اقوام يقرؤن القرآن	جو کوئی قرآن پڑھے تو اسکو چاہیئے کہ بذریعہ اسکے اللہ سے اپنی حاجتیں مانگے اور قریب ہے

یسألون بہ الناس۔

چند ایسی قومیں آئیں گی کہ قرآن کو پڑھیں گی اور اسکے ساتھ لوگوں سے سوال کریں گی (ت)

ف

یعنی قرآن پڑھکر لوگوں سے روپیہ طلب کریں گی چنانچہ آج کل کے بعض نڈر لوگوں نے شکم پری کے لئے یہ پیشہ اختیار کیا ہے۔

ان اخذ تھا اخذت قوسا من النار (ق)

اگر تو اس کو لیا ہوتا تو آگ کا طوق لیا ہوتا۔ (ق)

ان اردت ان یقلدك اللہ قوسا من نار فخذ ھا (حم)

اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیری گردن میں آگ کا طوق پہنائے تو تو اس کو لی۔ (حم)

من اخذ علی القراٰن اجرا فقد یعجل حسناتہ فی الدنیا والقراٰن یخاصمہ یوم القیٰمۃ۔ (کشف الغمہ)

جس نے قرآن پڑھنے پر اجرت لی تو اس نے دنیا ہی میں اپنی نیکیاں جلد لے لیں اور روز قیامت قرآن اس سے خصومت کریگا (کشف الغمہ)

من اخذ اجرا علی القراٰن فذلك حظہ من القراٰن حل۔ (وموضوعات محمد بن طاہر)

جو کوئی قرآن پر یعنی پڑھنے پڑھانے پر اجرت لے گا تو قرآن سے اسکو وہی حصہ ملے گا۔ (حل۔ وتذکرہ موضوعات محمد بن طاہر۔)

من قرأ القراٰن یتاکل بہ الناس جاء یوم القیٰمۃ ووجہہ عظم

جس کسی نے قرآن پڑھا اور اسکے ذریعہ لوگوں سے کھانا طلب کیا تو روز قیامت اس حال سے

لیس علیہ لحم (ھق)

اقرؤا القراٰن واعملوا بہ ولا تجفوا عنہ ولا تغلوا فیہ ولا تستکثروا بہ

(حم)

سیجئی اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ وفدام۔

ثم فعلمھا عشرین اٰیۃ وھی امرأتک (د)

اذھب فقد ملکتکھا بما معک من القراٰن (خ)

آئیگا کہ اسکا مُنہ صرف استخواں ہو گا ذرا گوشت اسپر نہ ہوگا۔ (ہق)

قرآن پڑھو اور اسپر عمل کرو اسکی تلاوت سے دور نہ ہو اس میں غلو نہ کرو اور اسکو دنیا جمع کرنیکا ذریعہ نہ ٹھیراؤ۔

(حم)

آئندہ زمانے میں ایک قوم نکلے گی درست کریگی قرآن کو جیسے درست کیا جاتا ہے تیر دنیا کا متاع حاصل کرے گی یہ قوم اس قرآن سے اور آخرت کے ثواب کو چھوڑیگی یہ حدیث تمام عجمیوں کی طرز پر قرآن پڑھنے کی فصل میں مذکور ہے۔

اٹھو اور بیس آیتیں اسکو سکھلا دو اور وہ تمہاری بی بی ہے (د)

جا کہ میں بعوض قرآن کے جو تجھکو یاد ہے اسکو تیرے ساتھ نکاح کر دیا۔ (خ)

ف

مختصر خلاصہ ان دونوں کا یہ ہے کہ بی بی ام شریک نے رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا یا رسول خدا صلعم میں اپنے کو آپ کے لئے ہبہ کر دینی (آپ کی نکاح میں داخل ہونے) حاضر ہوئی ہوں یہ سنکر رسول خدا صلعم نے سر نیچا کر لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا ایک صحابی نے فرمایا یا رسول خدا صلعم اگر آپ کو

اس بی بی کی ضرورت نہ ہو تو میرے ساتھ ان کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا بھلا تمہارے پاس کوئی چیز مہر دینے کے لئے ہے انہوں نے عرض کی کچھ نہیں آپ نے فرمایا! بھلا کچھ قرآن یاد ہے انہوں نے عرض کی ہاں فلاں فلاں سورت یاد ہے آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اور اس عورت کو بیس آیتیں تعلیم کر دو وہ تمہاری بی بی ہے اور میں نے قرآن کے عوض اسکو تمہارے ساتھ نکاح کر دیا ہے پس اس حدیث میں تعلیم قرآن پہ اجرت لینے کی دلیل ہے کیونکہ جب تعلیم قرآن مہر ٹھیر سکا تو اس پر اجرت لینا بھی جائز ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم قرآن پر نکاح کر لینا جائز ہے۔ لیکن تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ تعلیم قرآن مہر نہیں ہو سکتی یہ حدیث ماول ہے۔

ان احق ما اخذ تم علیہ اجرا کتاب اللہ۔ (خ)

زیادہ تر مستحق چیز جس پر تم اجرت لیں سو وہ کتاب اللہ ہے۔ (خ)

خیر ما اخذ علیہ الاجر کتاب اللہ (فر)

وہ بہتر چیز جس پر اجرت لیجاتی ہے سو وہ کتاب اللہ ہے۔ (فر)

سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف فقال لا باس انما ھم مصورون وانھم انما یاکلون من عمل ایدیھم (مشکوۃ باب الکشف)

پوچھے گئے مصحف کے لکھنے پر مزدوری لینے سے فرمایا حرج نہیں ہے کہ لکھنے والے نقش کرنیوالے ہیں وہ اپنے ہاتھ کی محنت کی اجرت لیکر کھاتے ہیں (مشکوۃ باب الکشف)

ف

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتابت مصحف پر اجرت جائز ہے اور سابق احادیث سے ظاہر ہے کہ تعلیم قرآن پر اجرت جائز ہے اور تلاوت قرآن پر اجرت جائز نہیں یہاں ایک اور بات قابل فہم ہے کہ اللہ تعالیٰ کیواسطے نیکی کیئے بعد اجرت لینا

جائز نہیں چنانچہ موسیٰ شعیب ؑ کی بکریوں کو پانی پلانیکی اجرت نہیں لی ہاں اگر بھ ہی نیک کام کی اجرت مقرر کر لینا جائز ہے اسی سبب سے موسیٰ نے دیوار بنانیکی اجرت جائز رکھی ۔

فصل دار الحرب میں قرآن لیجانا درست نہیں

نہی أن یسافر بالقرآن إلی أرض العدو (ق)

دشمن اہل اسلام (حربی کافروں) کے ملک میں قرآن لیجانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (ق)

لا تسافروا بالقرآن إلی أرض العدو فإنی لا آمن أن ینالہ العدو (مسلم)

تم قرآن کو ساتھ لیکر دشمنوں کی ملک میں سفر نہ کرو کیونکہ دشمن اسکو لے لیں گے میں اس سے مطمین نہیں ہوں (مسلم)

فصل قرآن کو غیر قرآن کیساتھ ملاکر پڑھنا جائز نہیں

جردوا القرآن لیربو فیہ صغیرکم ولا ینأی عنہ کبیرکم (مجمع البحار ہدایہ)

قرآن مجید کو مجرد رکھو یعنی اسکو دوسرے کلام سے مخلوط نہ کرو تا تم میں کا چھوٹا اسی میں بڑھے - اور تم میں کا بڑا اس سے دور نہ ہو یعنی اسکو خوب سمجھ لے - (مجمع البحار ہدایہ)

جردوا المصاحف - (ہدایہ)

مصحفوں کو بلا آمیزش دوسرے الفاظ کے مجرد رکھو - (ہدایہ)

عن ابن مسعود قال جردوا القرآن ولا تخلطوا بشیء اخرجہ

مروی ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے بلا آمیزش رکھو قرآن کو اور مت ملاؤ اسکو

ابو عبیدۃ قال الحربی فی غریب الحدیث قول ابن مسعود یحتمل وجھین احدھما جردوہ فی التلاوۃ ولا تخلطوہ بغیرہ والثانی جردوہ فی الخط من النقط والتعشیر۔ (اتقان) للسیوطی النوع السادس والسبعین فی رسم الخط۔

ستۃ لعنتھم ولعن اللہ ولعن کل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ الحدیث۔ (مشکوٰۃ باب القدر)

کسی چیز سے نکالا اسکو ابو عبیدہ کہا حربی نے غریب الحدیث میں ابن مسعود کے قول کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ قرآن کے پڑھنے میں دوسری کلام کو ملاکر نہ پڑھو۔ اور دوسرے معنی یہ کہ جدا کرو لکھنے میں مثلاً علامات وقف اور نشان دس آیت سے (اتقان) للسیوطی النوع السادس والسبعین رسم خط میں۔

چھ شخص ہیں کہ میں نے انکو لعنت کی اور لعنت کی اللہ نے اور نبی مستجاب الدعوات ایک ان میں کا زیادہ کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آخر حدیث تک۔ (مشکوٰۃ باب القدر)

ف

شیخ عبدالحق دہلوی سفر السعادت میں لکھتے ہیں کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں چھ مقام میں سکتہ کرتے تھے پہلا سکتہ تکبیر تحریمہ کے بعد دوسرا ولا الضالین کے بعد تیسرا آمین کے بعد چوتھا قرأت تمام ہوئے بعد تکبیر رکوع کے آگے انتہی ان چار سکتوں کا سبب یہی ہے کہ غیر قرآن مثلاً تکبیر۔ اور آمین۔ قرآن سے نہ ملے بعض علماء جو قرآن کو تکبیر رکوع کیساتھ متصل کرتے ہیں یہ کونسی حدیث سے مستفاد ہے معلوم نہیں وباللہ التوفیق

فصل قرآن کی حفظ کرنیکی فضیلت میں

يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلك عند آخر آية تقرؤها۔ (احمد وترمذی)

حافظ قرآن سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پڑھے جاؤ اور ترتیل سے تلاوت کیجو جیسا دنیا میں ترتیل سے تلاوت کرتے تھے کہ یقیناً تمہاری منزل آخر آیت کے پاس ہے جسکو تم تلاوت کرو۔ (احمد وترمذی)

من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله الجنة وشفعه في عشرة من اهل بيته كلهم قد وجبت له النار (احمد)

جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اور اس کے حلال کو حلال اور اسکے حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریگا اور اسکے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے حق میں شفاعت قبول کریگا۔ جو سب ایسے ہوں گے کہ ان کے لئے دوزخ کا عذاب لازم ہوگا۔ (احمد)

من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة من جنبيه غير انه لا يوحى اليه لا ينبغي لصاحب القرآن ان يجد مع من جد ويجهل مع من يجهل وفي جوفه كلام الله۔

جو شخص پڑھا قرآن بے شک داخل کر لیا پیغمبری کو اپنے پہلو میں مگر یہ کہ اسکی طرف وحی نہیں کیجاتی ہے نہیں سزاوار ہے صاحب قرآن کو کہ کوشش کرے کوشش کرنیوالی کیساتھ اور نادان بنے نادان بننے والی کیساتھ حالانکہ اسکی سینے میں قرآن ہے۔

الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة والذي يقرأ القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران (مسلم)

قرآن کا مشتاق ایک نیک کار و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو لوح محفوظ سے پاس سے لکھتے ہیں اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور اسمیں اٹکتا ہے اور وہ اسپر شاق بھی ہے سو اسکے لئے دو اجر ہیں۔ (مسلم)

حملة القرآن في ظل الله يوم لا ظل الا ظله۔

حاملان قرآن (یعنی) حافظ اللہ تعالی کے زیر سایہ ہوں گے جس دن اسکے سایہ کے سوائے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

حملة القرآن اولياء الله فمن عاداهم فقد عادى الله ومن والاهم فقد والى الله (فر)

قرآن کے حافظ خدا کے دوست ہیں جو ان سے دشمنی رکھے وہ خدا سے دشمنی رکھتا ہے اور جو ان سے دوستی رکھے وہ خدا سے دوستی رکھتا ہے۔ (فر)

ف

ان حدیثوں میں حاملان قرآن سے قرآن پر عمل کرنیوالے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ خواہ قرآن ان کو یاد ہو یا نہ ہو۔

يجيئ صاحب القرآن يوم القيمة فيقول يا رب حلّه فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيلبس حلة الكرامة

روز قیامت حافظ قرآن آئیگا تو قرآن کہے گا پروردگار اسکو زیور پہنا تو اسکو بزرگی کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا اسکو اور زیادہ پہنا تو اور اسکو بزرگی کا

ثم یقول یارب ارض عنه فیرضیٰ عنه فیقال له اقرأ ارقأ ویزاد بکل آیة حسنة۔

لباس پہنایا جائے گا پھر قرآن کہیگا میرے پروردگار اس سے راضی و خوشنود ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائیگا پھر حافظ کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور درجہ چڑھتے جاؤ۔ اور ہر آیت کے بدل ایک نیکی مرحمت کیجائیگی۔

آل القرآن آل اللہ (خط)

حافظ قرآن دوستان خدا ہیں (خط)

اشرف امتی حملة القرآن واصحاب اللیل (ط) (کشف الغمہ)

قرآن کے حافظ اور رات میں عبادت کرنیوالے لوگ میری امت کے شرفا ہیں۔ (ط، کشف الغمہ)

اغنی الناس حملة القرآن (کر)

حافظ قرآن لوگوں میں زیادہ تر تونگر ہیں (کر)

ف

یعنی جنہوں نے اسکو ازبر کر لیا اور اس کے مطالب سمجھ لئے اور اسکے مطابق عمل درست کر لیا تو اسکو غنیٔ قلبی جسکو ہم حقیقی غنیٰ سے تعبیر کر سکتے ہیں حاصل ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔

اھل القرآن عرفاء اھل الجنة (ك)

حافظان قرآن جنت کے سردار ہیں (ک)

اھل القرآن اھل اللہ وخاصة (ن)

حافظان قرآن دوستان خدا او خاصان خدا ہیں۔ (ن)

حامل القرآن موقیّ (فر)

حافظ قرآن جو اسپر عمل بھی کرتا ہو ہر ایک ہر ایک بلا سے محفوظ ہے۔ (فر)

قدموا اکثرکم قرآنا (ض)

تم میں زیادہ قرآن یاد رکھنے والے کو پیشتر رکھو۔ (ض)

ف

ایک بار جہاد میں کئی مسلمان شہید ہو گئے اور ہر ہر شہید کے لئے علیحدہ قبر کھودنا دشوار ہوا اس لئے ایک قبر میں دو چار دفن کرنے لگے اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قبر میں اول اس شخص کو رکھو جس کو قرآن بہ نسبت دوسروں کے زیادہ یاد ہو۔

قیام اللیل فریضۃ علی حامل القرآن ولو رکعتین (د)

حافظ قرآن پر رات میں اٹھنا فرض ہے اگرچہ دو رکعتیں ہی پڑھے۔ (د)

ف

رات کو اٹھکر تہجد پڑھنا عبادت ہے پس جب وہ عبادت حافظ قرآن کے حق میں ضرور سمجھیگی تو حافظ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

حامل القرآن دعوۃ مستجابۃ (فر)

حافظ و حامل قرآن کی دعا مقبول ہے۔ (فر)

من جمع القرآن متع اللہ بعقلہ حتی یموت (فر)

جس نے قرآن کو یاد کرلیا اللہ اسکی عقل سے نفع بخشیگا یہانتک کہ وہ مر جائے (فر)

فصل قرآن کو یاد کرنے کے طریقے میں

کان یاخذ من جبرئیل خمسا خمسا (ہق)

آنحضرت صلعم جبرئیل سے پانچ پانچ آیتیں سیکھا کرتے تھے

اقرؤا القرآن خمس آیات خمس آیات فانہ احفظ لکم۔

قرآن کو پانچ پانچ آیتیں پڑھو کہ اسمیں تم کو زیادہ ہوگا۔

فصل حفظ کی دعاء اور دوائیں

عن ابن عباس رضی انہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ علی بن ابی طالب قال بابی انت وامی تقلتت ھذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن افلا اعلمك کلمات ینفعك اللہ بھن وینفع بھن من علمتہ ویثبت ما تعلمت فی صدرك قال اجل یا رسول اللہ فعلمنی قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ فان استطعت ان تقوم فی ثلث اللیل الاخر فانھا ساعۃ مشھودۃ والدعاء

ابن عباس رضی سے مروی ہے فرمایا کہ اتفاقاً ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھے اتنے میں علی بن ابی طالب آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ قرآن مجید میرے سینے سے چھوٹ گیا میں اپنے کو اسکے حفظ پر قادر نہیں پاتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوالحسن کیا میں تمہیں چند ایسے کلمے تعلیم نہ کروں کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے تمہیں نفع دے اور ان لوگوں کو بھی نفع بخشے جنکو تم تعلیم کرو اور جو کچھ تم سیکھو گے وہ سب تمہارے سینے میں رہے حضرت علی نے عرض کی یا رسول خدا ضرور تعلیم فرمائیے آپ نے فرمایا کہ جب شب جمعہ ہو اور رات کی پچھلی تہائی میں اٹھنا ممکن ہو تو وہ وقت ایسا ہے کہ اسمیں رات اور دن کی فرشتے

فیہا مستجاب وقد قال
اخی یعقوب لبنیہ سوف
استغفر لکم ربی یقول
حتی تاتی لیلۃ الجمعۃ
فان لم تستطع فقم فی
وسطہا فان لم تستطع
فقم فی اولہا فصل اربع
رکعات تقرأ فی الرکعۃ
الاولی بفاتحۃ الکتاب
وسورۃ یٰسٓ وفی الرکعۃ
الثانیۃ بفاتحۃ الکتاب
وحٰمٓ الدخان وفی الرکعۃ
الثالثۃ بفاتحۃ الکتاب
والٓمٓ تنزیل السجدۃ وفی
الرکعۃ الرابعۃ بفاتحۃ
الکتاب وتبارک الملک
فاذا فرغت من التشہد
فاحمد اللہ واحسن الثناء
علی اللہ وصل علی واحسن
وعلی سائر النبیین واستغفر
للمومنین والمومنات

حاضر ہوتے ہیں اور دعا مقبول کیجاتی
ہے میرے بھائی یعقوبؑ نے
اپنے بیٹوں سے فرمایا سوف
استغفر لکم قریب تر تمہارے لیے
بخشش مانگونگا یعنی یہ فرمایا تھا کہ ٹھیرو
تاآنکہ شب جمعہ آجائے تو اس شب میں
دعا کروں گا اگر پچھلی تہائی میں اٹھنا
ممکن نہ ہو تو نصف شب میں اٹھو اگر یہ
بھی ممکن نہ ہو تو اول رات ہی میں اٹھو
اور چار رکعتیں پڑھو پہلی رکعت میں سورۂ
فاتحہ اور سورۂ یٰسٓ اور دوسری رکعت
میں فاتحہ اور سورۂ دخان اور تیسری میں
سورۂ فاتحہ اور سورۂ الٓمٓ تنزیل سجدہ
اور چوتھی میں سورہ فاتحہ اور سورۂ تبارک
پھر جب تم تشہد سے فارغ ہوجاؤ
اللہ تعالیٰ تعریف کرو اور خوب ثنا کرو
اور مجھ پر اچھا درود پڑھو اور دوسرے
سب پیغمبروں پر بھی درود پڑھو اور
مومن مردوں اور مومن عورتوں
کے لئے اور تمہارے ان
بھائیوں کے لئے جو تم سے پہلے

ولاخوانك الذين سبقوك
بالايمان ثم قل في الاخر ذلك
اللهم ارحمني بترك المعاصي
ابدا ما ابقيتني وارحمني ان
اتكلف ما لا يعنيني وارزقني
حسن النظر فيما يرضيك عني
اللهم بديع السموات
والارض ذا الجلال والاكرام
والعزة التي لا ترام اسألك
يا الله يا رحمن بجلالك ونور
وجهك ان تلزم قلبي حفظ
كتابك كما علمتني وارزقني
ان اتلوه على النحو الذي
يرضيك عني ـ اللهم بديع
السموات والارض
ذا الجلال والاكرام والعزة
التي لا ترام اسألك يا الله
يا رحمن بجلالك ونور وجهك
ان تنور بكتابك بصري
وان تطلق به لساني
وان تفرج به عن قلبي

ایمان پر مرگئے بخشش مانگو پھر اسکے
پیچھے کہو لے میرے اللہ مجھ پر رحم
فرما معصیتوں کو چھوڑا دے جب تک
تو مجھکو زندہ رکھے اور مجھ پر اسبات پر
رحم فرما کہ میں ان امور میں مشقت
اُٹھاؤں جو فائدہ نہیں دیتے اور مجھکو
ان باتوں میں حسن تامل نصیب کیجیو
جو مجھ سے تجھکو راضی کرائیں اے اللہ
زمین و آسمانوں کو بنانے والے
جلال و اکرام والے اے وہ عزت
والے جس کا قصد کوئی نہیں کرسکتا
اے معبود ای مہربان میں تیری جلال اور
تیری ذات کی نور کی برکت سے سوال
کرتا ہوں کہ تو میری دل کے ساتھ اپنی
کتاب مجید کا حفظ لازم کردے جیسے
کہ تو نے مجھکو اسکی تعلیم کی اور مجھ کو یہ نصیب
فرمائیو کہ میں اس طریق پر پڑھوں جو
تجھکو مجھ سے خوشنود کرے ای اللہ
ای زمین و آسمان کے بنانیوالے جلال و
اکرام والے اور ای وہ عزت والے کہ
جسکا قصد کوئی کر نہیں سکتا ای اللہ ای مہربان

وان تشرح به صدری
وان تغسل به بدنی فانه
لا یعیننی علی الحق غیرك
ولا یؤتیه الا انت ولاحول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم
یا ابا الحسن تفعل ذلك ثلث
جمع او خمسا او سبعا تجب
باذن الله والذی بعثنی بالحق
ما اخطا مؤمنا (قط)

میں تیری جلال اور ذات کی برکت سے
یہ چاہتا ہوں کہ تو اپنی کتاب سے میری چشم
روشن کر اور زبان کو کھول اور اسکی برکت
سے میری دل کی غم کو دفع کر اور میری سینے کو
کھول اور میری بدن کو دھو کیونکہ سوائے
تیری کوئی حق پر میری مدد نہیں کرسکتا اور حق کو
تیری سوا اور کوئی ثابت نہیں کرسکتا اور
تائید و قوت خاص اللہ کیساتھ ہے جو بلند رتبہ
والا اور عظمت والا ہے یہ دعا تعلیم کر کے
نبی صلعم نے فرمایا ای ابو الحسن تم تین جمعہ
یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ یہ عمل کرو کہ تمہاری
دعا بحکم الٰہی قبول کرلی جائیگی اس ذات
پاک کی قسم ہے جس نے مجھکو دین حق کیے
ساتھ بھیجا یہ عمل کسی مومن سے خطا نہیں
کرتا۔

من اراد الحفظ فلیاکل العسل
(فر)

جو کوئی حفظ کا ارادہ کرے اسکو چاہیئے
کہ شہد کھائے۔ (فر)

فصل قرآن کی خبرگیری کرنیکی تاکید میں

انما مثل صاحب القرآن
کمثل صاحب الابل المعقلة

صاحب قرآن کا حال بھولنے اور یاد رکھنے
میں ایسا ہی جیسے چھوٹے پہنائی ہوے

ان عاهد عليها امسكها وان اطلقها ذهب (حم ق)

اونٹوں کے مالک کا حال کہ اگر وہ انکی خبر گیری کریگا تو ان کو بہ حفاظت رکھے گا اور جو ان کو رہا کر دیگا تو فرار ہو جائیں گے (حم ق)

اذا قام صاحب القرآن فقرأ بالليل والنهار ذكره وان لم يقم به نسيه (محمد بن نصر)

جب صاحب قرآن اٹھکر روز و شب اسکو تلاوت کرے تو اس کو یاد رکھیگا اگر تلاوت نہ کریگا تو بھول جائیگا۔ (محمد بن نصر)

تعاهدوا هذه المصاحف

ان قرآنوں کی خبرگیری کر دینی انکو بار بار پڑھا کرو۔

استذكروا القرآن فلهو اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم بعقلها (ن-ت)

قرآن یاد کرو اکثر اسکی تلاوت کرو کیونکہ وہ آدمیوں کے سینے سے نکل بھاگنے میں چھٹے یعنی پابند چھوڑا کر چارپایوں کے نکل جانے سے بھی بڑھکر ہے۔ (ن-ت)

تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفس محمد بيده لهو اشد تغلتا من الابل فی عقلها۔

اس قرآن کی خبرگیری کرو اس ذات پاک کی قسم ہے جسکی قدرت میں محمد کی جان ہے وہ (قرآن) نکل بھاگنے میں ان اونٹوں سے بھی تیز تر ہی جو اپنے جھولوں یعنی پاؤں باندھنے کی رسیوں میں بندھے ہوئے رہتے ہیں۔

تعاهدوا القرآن فوالذی نفسی بیدہ لهو اشد تفصیا من قلوب الرجال من الابل من عقلها۔

قرآن کی خبر لیا کرو مجھکو اس ذات کی قسم ہے جسکی قدرت میں میری جان ہے وہ (قرآن) آدمیوں کے سینوں سے نکل جانے میں اونٹوں کے نکل بھاگنے سے بھی تیز ہے۔

فصل قرآن بھولنے کی وعیدیں

عرضت علی اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او اٰیة اوتیها رجل ثم نسیها (د ت)

مجھ پر میری امت کے اعمال پیش ہوئے یہاں تک کہ میں نے اس گچری کو بھی دیکھا جسکو کوئی آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ بھی پیش ہوئے تو میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھکر نہ دیکھا کہ کوئی آدمی قرآن سے کسی سورت یا آیت کو یاد کیا پھر بھول گیا۔ (ت)

ما من امرأ یقرأ القرآن ثم ینساہ الا لقی اللہ یوم القیٰمة اجذم (د)

جو کوئی آدمی قرآن پڑھکر بھول جاتا ہے وہ روز قیامت جذامی ہو کر اللہ سے ملاقات کرے گا۔ (د)

من تعلم القرآن ثم نسیه لقی اللہ وهو اجذم۔ (منتهی الارب)

جس نے قرآن سیکھا پھر اسکو بھول گیا تو وہ مجذومی حال میں اللہ سے ملیگا۔ (منتہی الارب)

ان عدد درج الجنة عدد
ای القرآن فمن دخل الجنة
ممن قرأ القرآن لم يكن فوقه
احد۔ (ابن مردويه)

جنت کے درجوں کا شمار آیات قرآن
کے شمار کے برابر ہے سو قرآن پڑھنے
والوں میں سے جو کوئی بہشت میں جائیگا
اس کے اوپر کوئی نہ ہوگا۔
(ابن مردویہ)

فصل میں نے قرآن کو یا فلاں آیت کو بھولا کہنے کی کراہت

بئسما لاحدکم ان يقول نسيت
آية كيت وكيت بل نسّي واستذكروا
القرآن فانه اشد تفصيا من
صدور الرجال من النعم (ق)

تم میں سے ہر ایک کے حق میں یہ کہنا برا
کہ میں نے ایسی ایسی آیت فراموش کردی
بلکہ اس طرح کہنا چاہیے کہ میں وہ آیت
فراموش کروا دیا گیا اور قرآن کو یاد
رکھو کیونکہ قرآن آدمیوں کے سینوں سے
جلد نکل جانے میں چارپایوں سے بھی
بڑھکر ہے۔ (ق)

بئسما لاحدهم ان يقول نسيت
آية كيت وكيت بل هو نسّي۔

مسلمانوں کو ہر ایک کے حق میں یہ کہنا
برا ہے کہ میں نے ایسی اور ویسی آیت
فراموش کردی بلکہ وہ آیت اس سے
فراموشی میں ڈالی گئی۔

ف

میں قرآن کو فراموش کیا کہنے میں ایک نوع کی بے پروائی ہے اسلئے
تادیباً اس سے ممانعت کردی گئی معروف کے صیغہ میں فعل کی نسبت

فاعل کی طرف ہوتی ہے بھولنے کی نسبت اپنی طرف کرنا مومن کے لائق نہیں۔

فصل تلاوت کے سجدوں کی بیان میں

ف

سجدۂ تلاوت کے اکثر احادیث جس سورت میں سجدہ ہے اسی سورت کی فضیلت میں مذکور ہوئے ہیں۔

كان علي يقول عزائم السجود اربع الٓمٓ السجدة وحٰمٓ السجدة والنجم واقرأ باسم ربك (كشف الغمه)

حضرت علیؓ کہتے تھے واجب سجدے چار ہیں الٓمٓ السجدہ۔ حٰمٓ السجدہ والنجم۔ و اقرأ باسم ربک (کشف الغمہ)

وكان صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ آيات السجدات في الجهرية والسرية ويسجد قال ابو هريرةؓ سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في العشاء۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی آیات پڑھتے تھے پکار کر پڑھنے کی نماز میں اور آہستہ پڑھنے کی نماز میں اور سجدہ کرتے تھے ابوہریرہؓ نے کہا کہ سجدہ کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز میں۔

وقال ابن عمرؓ سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ركعة الاولى من صلوٰة الظهر وكنا نرى انه قرأ الٓمٓ

اور کہا ابن عمرؓ نے کہ سجدہ کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھ ظہر کی پہلی رکعت میں ہم سمجھتے تھے کہ حضرت الم تنزیل السجدہ

تنزیل السجدہ -
وکان رضی اللہ عنہ یقول
لا یسجد احدکم فی اوقات
النھی فانی صلیت خلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم و ابی بکر وعمر و عثمان
فلم ارھم یسجدون حتی
تطلع الشمس او تغرب وکان
رضی اللہ عنہ اذا قرأ السجدۃ
بعد الصبح لا یسجد مالم یسفر
(کشف الغمہ ملخصاً)

عن ابن عباس رض قال سجدۃ
ص لیست من عزائم السجود
(خ)

وکان ابن عباس رض یقول انما
السجدۃ علی من استمع و جلس
لھا دون من سمع -

وکان ابن مسعود رضی اللہ
عنہ یقول اذا کانت السجدۃ
فی اٰخر السورۃ فان شاء المصلی

پڑھے -
ابن عمر کہتے تھے کوئی سجدہ نہ کرے
اوقات نہی یعنی طلوع و غروب کے وقت
اور کھڑے دوپہر کو میں نے نماز پڑھی ہے
حضرت رسول اللہ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان
کے پیچھے آفتاب طلوع ہونے یا غروب
ہونے تک اسکو سجدہ کرتے ہوئے میں نے
نہیں دیکھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ جب
سجدہ کی آیت پڑھتے تھے بعد صبح کے تو
سجدہ نکرتے تھے - جب تک آفتاب
روشن نہ ہوجاتا - (کشف الغمہ)

ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے
کہا کہ سورہ صاد کا سجدہ واجب سجدوں میں
سے نہیں ہے (خ)

ابن عباس رض کہتے تھے سجدہ تو اسی شخص پر
ہے جو ارادہ سے سنا اور بیٹھا اس کے
سننے کیواسطے اس شخص پر سجدہ واجب نہیں
جس نے سن لیا بے قصد -

ابن مسعود کہتے تھے جب سجدہ آخر سورت میں
ہو تو نمازی سجدہ کر لیوے پھر کھڑے
رہے اور اگر چاہے تو رکوع کرے

سجد ثم قام وان شاء رکع واجزأہ (کشف الغمہ)

یہ بدل ہوتا ہے سجدہ کا۔ (کشف الغمہ)

وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ما یسمع الآیۃ السجدۃ فلم یسجد ولا احد من الحاضرین (کشف الغمہ)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات سجدہ کی آیت سنتے تھے اور سجدہ نہیں کرتے تھے اور نہ کوئی حاضر لوگوں میں سے سجدہ کرتا تھا۔ (کشف الغمہ)

وقرأ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یوم الجمعۃ علی المنبر سورۃ النحل حتی جاء السجدۃ فقال یا ایھا الناس انما امرنا بالسجود فمن سجد فقد اصاب ومن لم یسجد فلا اثم علیہ فان اللہ تعالی لم یفرض علینا السجود الا ان نشاء (کشف الغمہ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز منبر پر سورہ نحل پڑھی یہانتک کہ آئے سجدہ کے پاس پس کہا کہ اے لوگو ہم کو سجدہ کا حکم ہے جو شخص سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہیں کیا تو اسپر گناہ نہیں اللہ تعالی فرض نہیں کیا ہم پر اس سجدہ کو ہم چاہیں تو کریں نہیں تو نہیں۔ (کشف الغمہ)

امر وحکم یہاں استحباب کے واسطے ہے سجدہ کرنا اچھا ہے نہیں کئے تو گناہ نہیں۔

وکان ابن عمر یقول انما السجد عند الذکر

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ سجدہ تو سجدہ پڑھنے کے وقت ہے۔

وکان الحسن یقول لیس فی السجدۃ تسلیم۔

حسن کہتے تھے نہیں ہے سجدہ میں سلام جیسا کہ نماز میں ہے

وکان النخعی رض یسجد ولا یسلم وکان ابن عمر رض یقول لا یسجد الرجل الا وھو طاھر (کشف الغمہ)

اور نخعی کہتے تھے سجدہ کرے سلام نہ کہے ابن عمر کہتے تھے کہ بغیر باوضو ہونیکے کوئی سجدہ نکرے (کشف الغمہ)

وکان صلی اللہ علیہ وسلم یکبر لسجود التلاوۃ ثم یسجد سواء کان یصلی قائما او جالسا۔ (کشف الغمہ)

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہکر سجدہ کرتے تھے خواہ کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہوتے یا بیٹھکر۔ (کشف الغمہ)

فصل سجدۂ تلاوت کی بزرگی میں

اذا قرأ ابن آدم السجدۃ فسجد اعتزل الشیطان یبکی فیقول یا ویلہ امر ھذا بالسجود فسجد فلہ الجنۃ وامرت بالسجود فعصیت فلی النار (معالم)

جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھے اور سجدہ کرے تو شیطان دور بھاگ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس اسکو سجدہ کا حکم ہوا اور وہ سجدہ کیا تو اس کیلئے جنت ہے اور مجھکو سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے کہا نہ مانا پس میرے لئے دوزخ ہے (معالم)

ما من عبد یسجد للہ سجدۃ الا رفعہ اللہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا سیئۃ (معالم)

جو کوئی بندہ اللہ کو سجدہ کرے تو اللہ تعالے اسکے طفیل سے ایک درجہ اسکا بڑھا دیتا ہے اور ایک گناہ اس سے اتار دیتا ہے (معالم)

اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء (معالم)

بندہ سجدہ کرنیکے حال میں اپنے پروردگار سے زیادہ تر نزدیک ہو جاتا ہے سو تم سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو (معالم)

فصل سجدۂ تلاوت کے ضروری احکام میں

عن عمرؓ قال ان اللہ لم یفرض السجود الا ان نشاء (خ)

حضرت عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ اللہ نے سجدۂ تلاوت کرنا فرض نہیں گردانا مگر یہ کہ ہم چاہیں تو سجدہ کریں۔ (خ)

ف

سجدۂ تلاوت کے دلائل میں تعارض ہے بعض سے فرضیت اور بعض سے عدم فرضیت معلوم ہوتی ہے پس حکم میں ظن واقع ہوا تو دلیل ظنی سے وجوب سجدۂ تلاوت کا حکم کیا گیا فرضیت کا۔

قیل لعمران بن حصین ان الرجل یسمع السجدۃ ولم یجلس لہا قال ارایت لو قعد لہا (خ)

کسی نے عمران بن حصین سے پوچھا کہ ایک شخص بلا قصد آیت سجدہ سنا اور بیٹھا نہیں اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا بھلا اگر وہ شخص اسلئے بیٹھ جائے تو کیا ہوتا تھا۔

ف

یعنی جب سجدہ بالقصد سننے والے پر واجب نہیں تو بلا قصد سننے والے پر کسطرح واجب ہوگا۔

کان ابن عباس یقول انما السجدۃ علی من استمع وجلس لہا دون من سمع (کشف الغمہ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ سجدہ اس شخص پر واجب ہے جو قصداً سنے اور اسکے لئے بیٹھے نہ اس پر جس نے اچانک سن لیا۔ (کشف الغمہ)

قال عثمان انما السجدۃ علی من استمعها (خ)

عن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا۔

وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد۔ فی الارض حتی ان الراکب یسجد علی یدہ (د)

وعنہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم یسجد واحتی تطلع الشمس (د)

عثمانؓ نے کہا کہ سجدہ اس پر واجب ہے جو بالقصد اسکو سنا۔ (خ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن پڑھکر سناتے تھے پھر جب آپ سجدہ کی آیت پر گذرتے تو اللہ اکبر بولکر سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے (د)

انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال ایک سجدہ تلاوت فرمایا اور سجدہ کیا تو سب لوگوں نے بھی سجدہ کیا ان میں سوار بھی تھے اور زمین پر سجدہ کرنیوالے بھی تا آنکہ سوار اپنے ہاتھ پر سجدہ کرتا تھا۔ (د)

انہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور ابوبکر وعمر اور عثمانؓ کے ساتھ بھی نماز گزاری ہے تو وہ سجدہ تلاوت نہ کرتے تھے تا آنکہ آفتاب طلوع ہو جاتا۔ (د)

ف

یعنی میں ان سب بزرگوں کی صحبت میں رہا اور ان کے اعمال دیکھے مگر کوئی ان میں کا آفتاب نکلنے سے پہلے سجدہ تلاوت نہ کرتا تھا۔

کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقول اذا کانت السجدۃ فی اٰخر السورۃ فان شاء المصلی سجد ثم قام فقرأ وان شاء رکع واجزأ۔ (کشف الغمہ)

ابن مسعودؓ کہا کرتے تھے کہ جب سجدہ آخر سورت میں ہو تو مصلی کو اختیار ہے اگر چاہے تو سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسری سورت پڑھ دیا اگر چاہے تو رکوع کرے اور یہ رکوع اسکو کافی ہو جائے گا۔ (کشف الغمہ)

وکانت عائشۃ رضؓ اذا قرأت اٰیۃ السجدۃ وھی جالسۃ تقوم ثم تسجد (کشف الغمہ)

بی بی عائشہ رضؓ جب بیٹھکر آیت سجدہ تلاوت کرتیں تو کھڑے ہوجاتیں پھر سجدہ کرتی تھیں (کشف الغمہ)

کان صلی اللہ علیہ وسلم یقول للذی لم یسجد انت امامنا فلو سجدت سجدنا (کشف الغمہ)

جو شخص سجدہ کی آیت تلاوت کرکے سجدہ نکرتا تھا حضرت صلعم اس سے فرماتے تھے کہ تو ہمارا امام ہے اگر تو سجدہ کرے تو ہم بھی کریں۔ (کشف الغمہ)

عن الزھری اذا سجدت وانت فی حضر فاستقبل القبلۃ فان کنت راکبا فلا علیک حیث وجھک (رخ)

زہری سے روایت ہے کہ جب تم سجدہ کروگے حضر میں رہکر تو قبلہ رخ منہ کرو اگر تم سوار ہوں تو جس طرف تمہارا منہ ہو تم پر کچھ گناہ نہیں (رخ)

کان الحسن یقول لیس فی السجدۃ تسلیم (کشف الغمہ)

کان النخعی یسجد ولا یسلم (کشف الغمہ)

قال الزہری لا تسجد الا وانت طاہر۔ (خ)

کان بن عمر یقول لا یسجد الرجل الا وہو طاہر۔ (کشف الغمہ)

جناب حسن بصری کہتے تھے کہ سجدۂ تلاوت میں سلام نہیں ہے۔ (کشف الغمہ)

ابراہیم نخعی سجدۂ تلاوت کرتے تھے مگر سلام نہیں پھیرتے تھے (کشف الغمہ)

زہری نے کہا کہ بغیر وضو کے سجدہ نکرو (خ)

ابن عمر کہتے تھے کہ آدمی سجدہ نکرے مگر جب کہ باوضو ہو۔ (کشف الغمہ)

فصل سجدۂ تلاوت کی دعاؤں میں

کان یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجہی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ (د ت س)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت قرآن میں فرماتے تھے سجد وجہی الذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اس کو بنایا اور اس کے کان اور آنکھ کو کھولا (د ت س)

عن بن عباس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی

ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ

اللیلۃ و انا نائم کانی اصلی خلف شجرۃ فسجدت فسجدت الشجرۃ	میں نے آج کی رات میں سوتے ہوئے اپنے کو دیکھا گویا میں ایک درخت کے
لسجودی فسمعتها وھی تقول	پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں پھر میں نے
اللھم اکتب لی بھا عندک	سجدہ کیا تو اس درخت نے میرے
اجرا وضع عنی بھا وزرا	سجدہ کرنے سے آپ بھی سجدہ کیا
واجعلھالی عندک ذخرا	اور میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا
وتقبلھا منی کما تقبلتھا	اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا وضع
من عبدک داؤد فقرأ	عنی بھا وزرا واجعلھالی عندک ذخرا و
النبی صلعم سجدۃ ثم سجد	تقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک
فسمعتہ وھو یقول مثل	داؤد (ابن عباس کہتے ہیں کہ)
ما اخبرہ الرجل عن قول	پھر نبی علیہ السلام نے سجدہ کیا ایک
الشجرۃ (ت)	آیت پڑھی اور سجدہ کیا اور میں نے
	آپ کو سجدہ میں ویسا ہی کہتے ہوئے
	سنا جیسے کہ اس امر دنے درخت کی دعا
	کی خبر دی تھی۔ (ت)

ف

ترجمہ دعا کا یہ ہے اے اللہ درعوض اس سجدہ کے تو میرے لئے اپنے پاس اجر عظیم دے اور اس کے بدلے میں مجھ سے گناہ اتار اور اسکو میرے حق میں اپنے پاس ذخیرہ بنا رکھ اور اس کو مجھ سے قبول فرما جیسے اپنے نبی داؤد سے قبول فرمایا۔

وقال فی کشف النغمۃ بعد بعض اختلاف الالفاظ فی الروایۃ فکان صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک اذا سجد قال فی سجودہ مثل الذی اخبرہ الرجل من قول الشجرۃ -

کشف النغمہ میں بعد بعض اختلاف الفاظ کے اس روایت میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سننے اس قصہ کے کہ جب سجدہ کرتے تھے تو سجدہ میں اس دعا کے مانند پڑھتے جس کی خبر اس شخص نے درخت کے کہنے سے دی تھی -

اللھم اکتب لی عندک بھا ذکرا واجعل لی عندک بھا ذخرا واعظم لی بھا اجرا (۱۲ دعوات الکبیر للبیہقی)

یا اللہ لکھ میرے واسطے اپنی نزدیک اس سجدہ سے ذکر اور ٹھیرا میرے لئے اپنی پاس ذخیرہ اور بزرگ کر میرے لئے اس سجدہ کے سبب ثواب (۱۲ دعوات الکبیر للبیہقی)

ربی انی ظلمت نفسی فاغفرلی (مظاہر حق ۱۲)

یا اللہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھکو بخش - (مظاہر حق ۱۲)

سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا - ۱۲ تفسیر جمل کانہ استنبط من قولہ تعالی سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا (تفسیر جمل)

پاک ہے ہمارا پروردگار بیشک ہے ہمارے پروردگار کا وعدہ ایفا ہونے والا ۱۲ تفسیر جمل - یہ تسبیح چن لی گئی ہے (سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا) سے

ترجمہ ہم پاکی بیان کرتے ہیں ہمارے رب کی بے شک اسکا وعدہ پورا ہونیوالا ہے - تفسیر جمل -

سبحان اللہ وبحمدہٖ۔
(تفسیر جلالین)

ترجمہ۔ پاکی بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اسکی تعریف کےساتھ (تفسیر جلالین)

کانہ استنبط من قولہ تعالیٰ
خروا سجدا وسبحوا بحمد ربھم

یہ تسبیح نکالی گئی ہے (خروا سجداً وسبحوا بحمد ربھم) سے

سبحان ربی الاعلیٰ ثلثا۔ کانہ مستنبط من قولہ تعالیٰ ویسبحونہ ولہ یسجدون (کتب فقہ ۱۲)

میں اپنے رب کی پاکی بیان کرتا ہوں یہ تین مرتبہ کہنا یہ لیا گیا ہے اللہ کے قول سے۔ ویسبحونہ ولہ یسجدون

ترجمہ۔ فرشتے اسکی تسبیح کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

اللھم لک سجد سوادی وبک آمن فوادی اللھم ارزقنی علما ینفعنی وعملا یرفعنی ھکذا یقول عمرؓ فی السجود۔ (مظاہر حق)

یا اللہ سجدہ کیا تیرے لئے میرے دل کا گوشت پارہ اور ایمان لایا تجھ پر میرا دل یا اللہ عطا کر مجھکو نفع دینے والا علم اور بلند درجہ کرنے والا عمل ایسا ہی کہتے عمرؓ سجدے میں (مظاہر حق)

فصل اشاعت قرآن کی تاکید میں

یا اھل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوہ حق تلاوتہ آناء اللیل والنھار وافشوہ وتغنوہ وتدبروا ما فیہ لعلکم تفلحون ولا تعجلوا ثوابہ فان لہ ثوابا۔ (حق)

اے اہل قرآن تم قرآن کو بالین تکیہ بناؤ یعنی اسکی قرأت سے غافل نہ رہو اور اسکو روز و شب کی ساعتوں میں تلاوت کرو جیسے اسکی تلاوت کا حق ہے اور اسکی اشاعت کرو اور خوش الحانی سے اسکو پڑھو اور ان باتوں میں کہ اس کے درمیان ہیں غور کرو کہ تمہارا بھلا ہو

اور اسکی اجرت دنیا میں جلد طلب کرو
کیونکہ آخرت میں اسکا بڑا اجر ہے (بہق)

فصل قرآن مجید سیکھنے اور سکھانیکے ثواب میں

تعلموا القرآن فاقرؤه فان مثل القرآن لمن تعلم فقرأ وقام به كمثل جراب محشو مسكا تفوح ريحه كل مكان ومثل من تعلمه فرقد وهو فى جوفه كمثل جراب اوكى على مسك (ترمذى)

قرآن سیکھو اور اس کو تلاوت کرو کیونکہ جسنے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اسکے موافق عمل کیا اس کے حق میں قرآن کی مثال ایسی ہے جیسی مشک سے بھری ہوئی تھیلی کہ ہر جگہ اسکی خوشبوئی مہکتی ہے اور جس نے اسکو سیکھا اور سو رہا اور وہ قرآن اس کے شکم میں ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے مشک کی وہ تھیلی جسکا سر باندھا گیا ہے (ترمذی)

من تعلم اية من كتاب الله استقبله يوم القيمة يضحك فى وجهك -

جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت بھی سیکھی تو کتاب اللہ روز قیامت اس کے سامنے ہنستے ہوئے آئیگا

افضلكم من تعلم القرآن وعلمه (كر)

تم میں کا بہتر شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور سکھایا - (کر)

خيركم من تعلم القرآن وعلمه (خ)

اچھا تمہارے بیں کا وہ شخص ہے جسنے سیکھا قرآن اور سکھایا (خ)

لان تغد و فتعلم اٰیۃ من کتاب اللّٰہ خیر لک من ان تصلی مائۃ رکعۃ۔

ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی العقیق فیاتی منہ بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطع رحم فقلنا یا رسول اللّٰہ کلنا نحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرأ اٰیتین من کتاب اللّٰہ خیر لہ من ناقتین وثلث خیر لہ من ثلث واربع خیر لہ من اربع ومن اعدادھن من الابل (مسلم)

یا اباذر لان تغد و فتعلم اٰیۃ من کتاب اللّٰہ خیر لک من ان تصلی مائۃ رکعۃ ولان تغد و فتعلم بابا من العلم عمل بہ او لم یعمل

تیرا صبح کو جانا اور کتاب خدا کی ایک آیت سیکھنا تیرے حق میں سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

کون تم میں کا یہ چاہتا ہے کہ ہر روز بوقت صبح مقام بطحان یا مقام عقیق کو جائے اور بغیر مرتکب معصیت ہونے اور قطع رحم کرنے کے بزرگ کوہان والی دو اونٹنیاں لائے ہم نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو ہم سب چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی مسجد کو جاکر کتاب اللہ کی دو آیتیں تعلیم کرے یا پڑھے تو اس کے حق میں دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے بہتر ہے اور چار چار سے اسیطرح آیتوں کا ہر عدد اونٹوں کی عدد سے بہتر ہے (مسلم)

اے ابوذر تمہارا صبح کو جاکر کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھنا تمہارے حق میں سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صبح کو جاکر علم دین کا ایک مسئلہ تعلیم کرنا خواہ اس پر عمل کیا جائے

خیر من ان تصلی الف رکعۃ (ابن ماجہ)

یا نہ ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بڑھکر ہے۔ (ابن ماجہ)

ان من خیارکم من تعلم القرآن وعلمہ (کر)

تم میں کے بہتر لوگوں سے وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھتا اور سکھاتا ہے (کر)

تعلیم العلم کفارۃ الکبائر وتعلیم القرآن زیادۃ فی الدین (فر)

علم کی تعلیم کرنا کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہے اور قرآن کی تعلیم کرنا زیادتی دین کا موجب ہے (فر)

خیارکم من قرأ القرآن واقرأہ (ابی حریض)

تم میں کے بہتر وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن کو پڑھا اور پڑھایا (ابو حریض)

من علم آیۃ من کتاب اللہ کان لہ ثوابہا ما تلیت۔ (خ)

جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت بھی تعلیم کی تو جب تک وہ پڑھی جائیگی اس کا ثواب پڑھانیوالے کو ملے گا (خ)

بلغوا عنی ولو آیۃ (حم)

(میری طرف سے) میری امت کو قرآن پہنچادو اگرچہ ایک ایت ہی ہی (حم)

من علم ابنہ القرآن نظراً غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن علمہ ایاہ ظاہراً بعثہ اللہ یوم القیمۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر

جس نے اپنے بیٹے کو قرآن کا دیکھکر پڑھنا تعلیم کردیا اللہ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کردیگا اور جو اسکو ازبر تعلیم کردیگا تو اللہ تعالی اسکو چودھویں شب کے چاند کی صورت پر اٹھائے گا

ویقال لابنه اقرأ فكلما قرأ اٰية رفع الله الاب بها درجة حتى ينتهى الى اٰخر ما معه من القراٰن

(جمع الفوائد)

اور اس کے بیٹے سے کہا جائیگا کہ قرآن پڑھ جب وہ ایک ایک آیت پڑھتا جائیگا تو اللہ اس کے بدلے میں اسکے باپ کا ایک ایک درجہ بلند کریگا یہانتک کہ جو کچھ قرآن اسکو یاد ہے اسے ختم کرے۔

(جمع الفوائد)

قال انس بن مالك رضی اللہ عنہ من جملة ما ينتفع به العبد بعد موته ان يترك ولدا اعلمه القراٰن والعلم (رد المحتار)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جن چیزوں سے بندہ مرجانیکے بعد نفع پاتا ہے منجملہ انکے یہ ہے کہ کوئی ایسا فرزند چھوڑ جائے جسکو علم و قرآن کی تعلیم کی ہو۔ (ردالمحتار)

اراد عمر بن الخطاب ان يكتب السير فاستخار الله شهرا فاصبح وقد عزم له ثم قال انى ذكرت قوما كانوا قبلكم كتبوا كتابا فاقبلوا عليه وتركوا كتاب الله

(تاریخ الخلفاء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ سیر لکھے تو انہوں نے مہینہ بھر استخارہ کیا اور اسکا عزم مصمم کرلیا بعد کہا کہ مجھکو اس قوم کا حال یاد آگیا جو تم سے پہلے تھی کہ اس نے قصوں کی ایک کتاب لکھی اور اسی کیطرف متوجہ ہو کر اسکی تعلیم و درس میں لگ گئی اور کتاب خدا چھوڑ دی اس لئے مجھکو اندیشہ ہوگیا کہیں امت مرحومہ بھی ایسی نہ بن جائے (تاریخ الخلفاء)

ف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خیال امت مرحومہ پر خوب راست آیا ہے کہ بہت لوگ فارسی ، انتشار

وحکمت ومنطق وغیرہ کے کتب کی تحقیقات میں مشغول ہوکر قرآن کی تحقیق نظم معانی سے بالکل غافل ہیں چنانچہ مقدمہ میں مذکور ہوا۔

اذا قرأ الرجل القرآن واحتشی من احادیث رسول اللّٰہ وکانت ھنالك غریزۃ کان خلیفۃ من خلفاء الانبیاء (رافعی)

جب کوئی شخص قرآن کو پڑھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں کو جمع کرے درحالیکہ اس جگہ وہ نایاب ہوں تو وہ شخص انبیا کے خلفار میں ہوگا۔ (رافعی)

فصل غیر سے قرآن سننے اور قرآن کو دیکھنے کی خوبی میں

انی احب ان اسمعہ من غیری (ت)

میں یہ چاہتا ہوں کہ قرآن دوسرے سے سنوں (ت)

من استمع الی آیۃ من کتاب اللّٰہ کانت لہ نورا۔ (اخرجہ الدارمی)

جو شخص سنا ایک آیت اللہ کی کتاب سے ہوگا اس کے واسطے ثواب۔ (نکالا اسکو دارمی نے)

من استمع الی آیۃ من کتاب اللّٰہ کانت لہ حسنۃ مضاعفۃ (جمع الفوائد)

جو کوئی کتاب اللہ کی ایک آیت سنے گا تو اسکے لئے دوچند نیکی حاصل ہوگی (جمع الفوائد)

ان الذی یقرأ القرآن لہ اجر وان الذی یستمع لہ اجران (رواہ الدارمی)

جو قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو قرآن سنتا ہے اسکے لئے دو اجر ہیں (روایت کیا اسکو دارمی نے)

النظر فی کتاب اللہ عبادۃ (فر)	کتاب اللہ میں دیکھنا بھی عبادت ہے (فر)

فصل غیر امام کی قرأت کو کان لگا کر سننا واجب نہیں

کان ابو عبیدۃ وابن عمر یجلسان یتحدثان والقرآن یقرأ فلا یصغون الیہ فقیل لھما الیس اللہ تعالی یقول واذا قرأ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا فقالا جمیعاً انما ذلک فی الصلوٰۃ المکتوبۃ حین یقرأ الامام وفی الخطبۃ حین یخطب (کشف الغمہ)	حضرت ابو عبیدہ اور عبد اللہ بن عمر قرآن پڑھے جانے کیوقت بیٹھکر باتیں کیا کرتے تھے اور قرآن کی طرف کان نہیں لگاتے تھے کسی نے ان سی کہا کیا اللہ تعالیٰ قرآن میں نہیں فرماتا جب قرآن پڑھا جائے تو اسکو سنو اور خاموش رہو پھر آپ کیوں باتیں کیا کرتے ہیں ان دونوں نے فرمایا کہ آیت کا یہ فرض نماز میں ہے جب امام قرأت جہر سے پڑھتا ہے اور خطبہ میں ہی جب وہ خطبہ پڑھتا ہی۔ (کشف الغمہ)

تذییل غیر سی قرآن سننے کا استحباب

انی احب ان اسمعہ من غیری (ت)	میں دوست رکھتا ہوں کہ قرآن اپنے غیر سے سنو (ت)
من استمع الی آیۃ من کتاب اللہ کانت لہ حسنۃ مضاعفۃ (جمع الفوائد)	جو کوئی کتاب اللہ کی ایک آیت بھی سنے گا تو اسکے لئے دوچند نیکی حاصل ہو گی (جمع الفوائد)

فصل قرآن مجید پر عمل کرنیکی خوبی وتاکیداکید اور اس کا خلاف کرنے پر وعید شدید

مَن تعلم کتاب اللہ ثم اتبع مافیہ ھداہ اللہ بہ من الضلالۃ ووقاہ اللہ من شر الحساب۔

جس نے قرآن کو سیکھا اور جو احکام اس میں ہیں سو انکا تابع بھی ہو گیا تو اللہ اس کے ذریعہ سے اس شخص کو گمراہی سے راہ راست پر لائیگا اور روز قیامت حساب وکتاب کے شر سے بچالیگا۔

ان ھذا القرآن سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فتمسکوا بہ۔

یہ قرآن مجید ایک رسی ہے ایک سرا خدا کے ہاتھ میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھ میں پس تم اسکو مضبوط پکڑ لو۔

اقرؤا القرآن واتبعوا مافیہ۔ (فز)

قرآن پڑھو اور ان احکام پر عمل کرو جو اسمیں ہیں۔ (فز)

مَن اقتدی بکتاب اللہ لایضل فی الدنیا ولایشقیٰ فی الاخرۃ۔

جو کوئی کتاب اللہ کی اقتدا کرے وہ نہ دنیا میں گمراہ ہوگا نہ آخرت میں محروم ہوگا۔

انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی۔

میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ دی ہیں کہ اگر تم اس کو لوگے یعنی مطابق اس کے عمل کروگے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے خدا کی کتاب اور میری عترت یعنی میری اہل بیت۔

انی تارك فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدهما اعظم من الآخر کتاب الله حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیها (ترمذی)

میں تم میں دو چیز چھوڑ جاتا ہوں اگر تم ان کو نہ چھوڑو گے تو راہ ہدایت ہرگز نہ بھولو گے ان میں کی ہر ایک چیز دوسرے سے عظمت میں فائق ہے ایک تو کتاب اللہ ہے اور وہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک دراز کر دی گئی ہے دوسری میری عترت ہے یہ دونوں جدا نہ ہوں گے تا آنکہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں گے تم غور و فکر کرو کہ میرے بعد ان دونوں چیزوں میں کسطرح رہو گے یعنی ان کا حق ضائع کرو گے یا پورا کرو گے (ترمذی)

اقرؤا القرآن واتبعوا ما فیه (فر)

قرآن پڑھو اور ان احکام کے تابع ہو جاؤ جو اس میں ہیں۔ (فر)

دوروا مع کتاب الله حیثما دار (ك)

کتاب اللہ کے موافق چلو جہاں وہ جائے (ک)

ف

یعنی قرآن جو راستہ بتلائے اس پر عمل کرو اس کے خلاف مت کرو۔

یا حامل القرآن تزین به یزینك الله (فر)

اے حافظ قرآن قرآن کے ساتھ آراستہ ہو جا کہ اللہ بھی تجھکو آراستہ کریگا۔ (فر)

ف

یعنی مطابق قرآن کے عمل کر کہ اللہ تعالیٰ تجھکو بہ برکت اس عمل کے زینت ورونق بخشیگا۔

کان خلقه القرآن (حم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے۔ (حم)

قال علی بن ابیطالب یاحملة القرآن اعملوا به۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے حاملان[1] قرآن اس پر عمل کیا کرو۔

لم یتل القرآن من لم یعمل به ولم یبر والدیه من احد النظر الیهما اولئك براء منی وانا منهم بریٔ۔ (کشف الغمه)

نہیں پایا قرآن کو جس نے اسپر عمل نہیں کیا اور ماں باپ کا حق ادا نہیں کیا جو تیز نظر کیا ان کی طرف یہ لوگ مجھ سے دور ہیں اور میں ان سے دور (کشف الغمہ)

کان الفضل بن عیاض رح یقول ان حملة القرآن یسئلون یوم القیمة عما یسئل عنه الانبیاء علیهم السلام یعنی یسئلون عن العمل بالقرآن وغیره کما هو لانهم مأمورون ان لا یخلو منه بحکم واحد (تنبیه المغترین)

فضل بن عیاض رح فرماتے تھے کہ جن باتوں کا سوال پیغمبروں سے ہوگا حاملان قرآن سے بھی ان باتوں کا سوال ہوگا یعنی حاملان قرآن سے قرآن وغیرہ پر پورا پورا عمل کرنے کا سوال ہوگا کیونکہ انہیں اسبات کا حکم ہوا ہے کہ قرآن کے ایک حکم میں بھی خلل نہ کریں۔ تنبیہ المغترین

[1] حاملان قرآن سے حافظ اور اسکو پڑھکر اسکے معنی سمجھنے والے سب مراد ہو سکتے ہیں۔

وکان ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ تعالیٰ یقول الزبانیۃ الی حملۃ القرآن اسرع منہم الی عبدۃ الاوثان لکونہم خالفوا ما حملوا۔

ابو سلیمان دارانی کہتے تھے کہ دوزخ کے پیادی جس قدر بت پرستوں کی طرف دوڑیں گے اس سے زیادہ حاملان قرآن کی طرف ان کو پکڑنے کیلئے دوڑیں گے قرآن کے خلاف عمل کرنے کے سبب سے۔

فصل قرآن میں جدال یعنی جھگڑنا حرام ہی

نہیٰ عن الجدال بالقرآن۔ (السنجری)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کیساتھ بقصد ابطال حق جدال کرنے سے منع فرمایا۔

ف

یعنی امر حق کے باطل کرنے کے لئے اپنی ناقص اور اٹکل رائے کے مطابق قرآن میں تاویل رکیک کرکے اس کو اپنی دلیل ٹھیرانا اور احقاق حق کرنے والوں کے مقابلہ میں اسکو دستاویز گرداننا ممنوع و حرام ہے۔

لاتجادلوا فی القرآن فان الجدال فیہ کفر (طیا)

قرآن میں جدال نہ کرو کیونکہ اس میں جدال کرنا حرام ہے۔ (طیا)

ف

یعنی اگر قرآن کی کسی آیت و جملے کے معنی اگر آپ کو معلوم نہوں تو اپنی اٹکل سے اس میں معنی ٹھانا اور اس کے معنی جاننے والوں سے جھگڑنا منجر بکفر ہے۔

فصل قرآن کی کسی آیت و حکم کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا کفر ہے

مَن جحد اٰیة من القراٰن فقد حلّ ضرب عنقه (فر)

جس نے قرآن کی ایک آیت کا بھی انکار کیا تو اسکی گردن مارنا حلال ہوگیا۔ (فر)

مَن کذب باٰیة من القراٰن فقد کفر (ط)

جو کوئی قرآن کی ایک آیت بھی جھٹلائیگا تو وہ کافر ہوجائے گا۔ (ط)

من کفر باٰیة فقد کفر۔

جس نے ایک آیت کا انکار کیا وہ کافر ہوگیا۔

اَلمراء فی القراٰن کفر (دک)

قرآن کی کلام خدا ہونے میں شک کرنا کفر ہے۔ (دک)

لَا تماروا فی القراٰن فان المراء فیه کفر (ح)

قرآن میں شک نہ کرو کیونکہ اس میں شک کرنا کفر ہے۔ (ح)

ما اٰمن بالقراٰن من استحل محارمه (جمع الفوائد)

وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جس نے اس کے حرام تبلائے ہوئے چیزوں کو حلال جانا (جمع الفوائد)

فصل قرآن مجید غیر مخلوق ہے

قراٰنا عربیا غیر ذی عوج غیر مخلوق (فر)

(آیۂ قرآنا عربیا غیر ذی عوج میں غیر ذی عوج سے غیر مخلوق مراد ہے۔ (فر)

ف

پس اس تفسیر پر مطلب آیت کریمہ کا یہ ہوا کہ قرآن غیر مخلوق یعنی دوسری مخلوقات آسمان و زمین کے جیسا عدم سے وجود میں لایا ہوا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدیم ہے۔

القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ومن قال مخلوق فاقتلوہ۔ (فر)	قرآن کلام خدا ہے مخلوق نہیں اور جو اس کو مخلوق کہے اسکو قتل کرو (فر)
القرآن کلام اللہ غیر مخلوق ومن قال غیر ذلک فقد کفر (فر)	قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے اور جو اس کے سوائے (اسکو مخلوق) کہے گا کافر ہوگا۔ (فر)
القرآن کلام اللہ ولیس منہ شئی مخلوق (فر)	قرآن کلام خدا ہے اس میں سے کچھ بھی مخلوق نہیں (فر)
القرآن کلام اللہ وسائر الاشیاء خلقہ۔ (فر)	قرآن کلام اللہ ہے اور دوسری سب چیزیں اسکی مخلوق ہیں۔ (فر)

فصل قیامت کے قریب قرآن اٹھالیا جائیگا

لا تقوم الساعۃ حتی یرجع القرآن من حیث جاء (بز)	قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قرآن وہاں واپس چلا جائے جہاں سے آیا ہے۔ (بز)

ف

یعنی قریب قیامت کفر و ضلالت بکثرت پھیل جائیگی اور زمانہ اس لائق نہ ہوگا کہ قرآن

اس میں رہے لہذا خدای تعالی قرآن کو سینوں سے بھلا دیگا اور یہی اس کا اٹھایجانا ہے۔ اگر مصحفوں کا اٹھایجانا مراد ہو تو بھی بنظر اعزاز قرآن مستبعد نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے تابوت سکینہ اور بیت المعمور کو آسمان پر اٹھالیا ہے اور مصحف ان دونوں سے کہیں فائق ہے پس اگر وہ اٹھا لیا جائے تو کیا تعجب ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

لا تقوم الساعۃ حتی یرفع الرکن والقرآن (سنجری)

قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ حجر اسود اور قرآن اٹھالئے جائیں (سنجری)

فصل قرآن مجید کی تفسیر سے متعلق امور کا بیان

القرآن ذو وجوہ فاحملوہ علی احسن وجوھہ (قن)

قرآن مجید کئی مضمون والا کلام ہے سو اسکو اس کے بہترین معنی پر عمل کرو (قن)

ف

یعنی قرآن مجید میں کئی معنوں کا احتمال ہوتا ہے اور ان معنوں میں مراد بہترین معنی ہونگے یعنی وہ معنی جو دلائل قویہ صحیحہ سے موئد ہوں۔

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار (حم ت)

جو کوئی قرآن میں اپنی اٹکل سے تفسیر کرے تو اسکو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالیوے (حم ت)

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ (ت)

جو کوئی قرآن کی تفسیر میں بغیر علم کے کچھ کہے تو اپنا مقام دوزخ میں مقرر کرلیوے۔ (ت)

من فسر القرآن برایہ وھو علی وضوء فلیعد وضوءہ (قن)

جس نے اپنے قیاس سے قرآن کی تفسیر کی اور اسکو وضو تھا تو اسکو اپنا وضو بارثانی کرنا چاہیئے۔ (ت)

مَن قال فی القراٰن برائه فاصاب فقد اخطاء (ف)

جس نے قرآن میں اپنی عقل سے کچھ مطلب بیان کیا اور درست بھی کہا تو اس نے خطا ہی کیا۔ (ف)

قال ابوبکر ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی اذا قلت فی کتاب اللّٰہ بغیر علم قاله اذا سئل عن قوله تعالی وفاکهة وابا (خازن)

ابوبکر صدیق نے کہا کونسا آسمان مجھپر سایہ کرے گا اور کونسی زمین مجھ کو اُٹھائے گی جب میں اللہ تعالیٰ کی کتاب بغیر علم کے بیان کروں یہ کہا جس وقت کہ پوچھے گئے معنی وفاکهة وابا کے۔ (خازن)

نعم ترجمان القراٰن انت یعنی ابن عباس (ط)

تم قرآن کے کیا ہی خوب بیان کرنیوالے ہو (ای ابن عباس) (ط)

علي مع القراٰن والقراٰن مع علي لا يفترقان حتی یردا علی الحوض (تاریخ الخلفاء)

علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علی کیساتھ وہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہانتک کہ نہر کوثر پر میرے پاس آئیں گے (تاریخ الخلفاء)

ف

یعنی جناب علیؓ معانی قرآن میں اعلی درجہ کا کمال رکھتے ہیں ان کی ہر ہر تفسیر اور ہر ایک نکتہ رسی نہایت ٹھیک و درست ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کا ہر عمل بھی صحیح اور مطابق قرآن ہو جاتا ہے گویا وہ دونوں ایک ہیں ایک ان میں کا دوسرے جدا ہوتا ہی نہیں۔

انك تقاتل علی القراٰن کما

ای علی تم معانی حقہ قرآن کی ثابت

قاتلت علی تنزیلہ (تاریخ الخلفا)

کرنے پر جہاد کرو گے جیسے اس کے منجانب اللہ اترنے کے اثبات پر جہاد کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

ف

یعنی جس طرح تم نے قرآن منجانب اللہ ہونے کا انکار کرنے والوں سے جہاد کیا اور اس کا منجانب اللہ ہونا ثابت کر دیا ہے اسیطرح ان کے معنوں میں غلطی کرنیوالوں سے جہاد کر کے صحیح معنی ثابت کر دو گے چنانچہ جب خوارج نے طرفین سے اصلاح کے لئے حکم مقرر کرنے کے ابطال میں آیت ان الحکم الا للہ کو دستاویز گردان کے یہ دعویٰ کیا کہ حکم اللہ کے سوائے اور کسی کو نہیں اور اس تھوڑی سی بات پر حضرت علی سے جدا ہو گئے تو حضرت علی نے ان سے جہاد کر کے ان کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے استدلال کے جواب میں فرمایا۔ کلمۃ حق ارید بہا الباطل۔ یعنی وہ آیت تو حق ہے مگر وہ گمراہ لوگ اس سے باطل معنی سمجھے ہیں۔

۲ الیہود مغضوب علیہم والنصاریٰ ضالین۔ (ت)

مغضوب علیہم۔ جن پر غضب الٰہی ہوا ہے یہود ہیں اور نصاریٰ ضالین یعنی گمراہ ہیں (ت)

یوم الحج الاکبر یوم النحر (ف)

حج اکبر کا روز نحر کا روز ہے (ف)

یوم الحج الاکبر یوم حج ابی بکر بالناس۔ (ط)

حج اکبر کا دن وہ دن ہے جسمیں ابوبکر نے لوگوں کو حج کرایا تھا۔ (ط)

عن علی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن

حضرت علی سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر (ف)	دریافت کیا کہ حج اکبر کے دن سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا قربانی کا دن مراد ہے۔ (ف)

چند آیتوں کی تفسیر

ام القرآن السبع المثانی والقرآن العظیم۔ (خ)	سورۂ فاتحہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے (خ)

ف

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم سو اس فرمودہ میں سبع مثانی اور قرآن عظیم دونوں سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔

فاتحۃ الکتاب ھی سبع المثانی۔ (حم)	سورۂ فاتحہ ہی سبع مثانی ہے۔ (حم)
السبع المثانی فاتحۃ الکتاب (ابو)	سبع المثانی سورۂ فاتحہ ہے۔ (ابو)
الحمد للہ رب العلمین ام القرآن وام الکتاب والسبع المثانی (د)	سورۂ الحمد ام القرآن اور ام الکتاب اور سبع مثانی ہے۔ (د)
اذا رأیتم الرجل یعتاد بالمسجد فاشھدوا لہ بالایمان قال اللہ تعالیٰ انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر (ت)	جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس نے عبادت کیلئے مسجد میں رہنے کی خو کرلی ہے تو اسکے ایمان کی گواہی دو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلوں پر ایمان لائے ہیں (ت)

فصل قرآن سننے فرشتے حاضر ہوتے ہیں

یشھدہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ النھار یعنی القرآن (ت)

خدائے تعالیٰ جو قرآن میں فرمایا کہ صبح کی قرأت حاضر کی ہوئی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اسمیں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (ت)

فصل بعض سورتوں کی کیفیت میں

آخر اٰیۃ نزلت خاتمۃ سورۃ النساء یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ (معالم)

آخر آیت جو نازل ہوئی سو سورہ نساء کا خاتمہ ہے (یعنی یہ آیت) یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ (ترجمہ پوچھتے ہیں تجھ سے تم کہو پیغمبر کہ اللہ تم کو کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے۔

آخر سورۃ انزلت المائدۃ (ت)

آخر سورت جو نازل ہوئی وہ سورت مائدہ ہے (ت)

عن عبد اللہ بن عمرو انزلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ المائدۃ وھو علی راحلۃ فلم تستطع عنہا (حم)

مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نازل ہوئی سورت مائدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت اپنے مرکب پر سوار تھے تو وہ مرکب سورۂ مائدہ کا تحمل نہ کر سکا (حم)

عن اسماء نزلت سورۃ الانعام

اسماء سے مروی ہے کہ نازل ہوئی سورۂ انعام

علی النبی صلعم جملۃ واحدۃ کادت من ثقلہا تکسر عظام الناقۃ (ط)

نبی صلعم پر تمام ایک ہی وقت قریب تھا کہ اس کے بوجھ سے ٹوٹ جائیں اونٹنی کے ہڈیاں (ط)

طسم الطاء طور سیناو السین الاسکندریۃ والمیم مکۃ (فر)

طسم (میں) طا سے طور سینا سین سے اسکندریہ میم سے مکہ مراد ہے۔ (فر)

نزلت الحوامیم جمیعاً (فر)

حوامیم یکساں نازل ہوئیں۔ (فر)

ادبار النجوم الرکعتین قبل الفجر وادبار السجود الرکعتین بعد المغرب (ت)

ادبار نجوم سے نماز فجر کے پہلے کی دو سنت رکعتیں مراد ہیں اور ادبار سجود سے، نماز مغرب کی بعد کے دو سنت رکعتیں۔ (ت)

قال الصادق رض مدح اللہ المکان بالصدق فلا یقعد فیہ الا اھل الصدق (معالم)

جعفر صادق ؑ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکان کی مدح حق کیا تھ کی ہے تو اسمیں اہل حق کی سوائے کوئی نہ بیٹھیگا۔ (معالم)

ف

اللہ تعالیٰ نے سورۂ قمر میں متقیوں کے بیان میں فرماتا ہے کہ متقین مجلس حق میں رہیں گے جعفر صادق نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجلس کو حق کی طرف نسبت کیا تو مستحق اس مجلس کے اہل حق ہی ہیں نہ اہل باطل۔

نسخت سورۃ النساء الصغریٰ کل عدۃ (فر)

چھوٹے سورۃ النساء یعنی سورۂ تحریم نے ہر ایک عدت کو منسوخ کر دیا ہے (فر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سوم

اس میں قرآن شریف کے متعلق مسائل فقہیہ ہیں

یہ مسائل مرقوم الذیل نفع المفتی والسائل کا ترجمہ ہے بطریق خلاصہ اور فوائد مترجم نے معتبر کتاب سے نقل کئے ہیں

مسئلہ ۱

قرآن پڑھنے سے قرآن سننے کا ثواب زیادہ ہے اس لئے کہ قرآن پڑھنے سے سننے میں تدبر وسوچ زیادہ ہوتی ہے (کذا فی الاشباہ والنظائر)

نفع المفتی میں ردالمحتار کا قول بالکل مختصر ہے اس لئے اسکا پورا پورا ترجمہ فائدہ میں لکھا گیا ہے۔

ف فرع

قرآن کا سننا مطلقاً واجب ہے یعنی خواہ نماز میں ہو یا خارج نماز اس لئے کہ آیۃ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اگرچہ نماز کے باب میں نازل ہوئی ہے لیکن اصول کے قاعدہ سے لفظوں کے عام ہونے کا اعتبار ہے۔ شان نزول کے خاص ہونے کا اعتبار نہیں اسکی تحقیق باب اول کے پندرہویں آیت میں مذکور ہوئی یہ جواب اس صورت میں ہے کہ کچھ عذر نہ ہو اسی سبب سے قنیہ میں کہا گیا ہے۔ کہ ایک لڑکا کسی مکان میں قرآن پڑھتا ہے اور لوگ باوجود اس کے پڑھنے کی آگاہی کے کام میں مشغول ہیں

تو قرآن نہیں سننے سے ان پر گناہ نہیں اور اگر وہ پڑھنا شروع کیا بعد کام میں مشغول ہو ویں تو گنہگار رہیں۔ اور قرآن پڑھتے وقت فقہ پڑھنے کا بھی یہی حکم ہے۔ فتح القدیر میں خلاصہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص فقہ لکھ رہا ہے اور ایک شخص اس کے بازو سے قرآن پڑھتا ہے اور لکھنے والا قرآن سننے کی طرف رجوع نہیں ہو سکتا اس صورت میں پڑھنے والے پر گناہ ہے اسی طرح اگر سونے والے لوگ کی سطح یعنی دھابے پر کوئی شخص قرآن پڑھا تو قرآن پڑھنے والا گنہگار ہے اس لئے کہ یہ پڑھنے والا شخص سونیوالوں کے قرآن سننے سے باز رہنیکا سبب ہوا ہے یا اسواسطے کہ سننا قرآن کا حق قائم کرنا ہے تا وہ بیکار نہ ہو وے بلکہ اسکی طرف التفات ہووے اور یہ بعض کے خاموش ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ سلام کے جواب میں ایک شخص جواب دینے سے مسلمان بھائی کا حق سب حاضروں کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے لیکن پڑھنے والے پر قرآن کا احترام واجب ہے کہ بازاروں اور جہاں لوگ کاموں میں مشغول ہیں ان مکانوں میں نہ پڑھے اگر پڑھے تو یہ پڑھنے والا ہی قرآن کے احترام و تعظیم میں خلل ڈالنے والا ہوا۔ پس پڑھنے والا گنہگار ہوگا نہ کام میں مشغول ہونیوالے اس لئے کہ کام والوں سے حرج دفع کرنا ضرور ہے۔

حموی نے کہا ہے کہ اپنے استاد قاضی القضاۃ یحییٰ کا ایک رسالہ ہے کہ اس میں قرآن سننا فرض ہونے کی تحقیق ہے انتہی ۔ ما فی فصل القراءۃ

اور کتاب الخطر والاباحۃ کی فصل البیع میں لکھا ہے۔ ع والثواب من ذکر القرآن استماعہ یعنی قرآن سننے میں زیادہ ثواب ہے بہ نسبت اس کے پڑھنے کیواسطے کہ پڑھنا مستحب ہے اور سننا واجب انتہی۔

ابن عمر اور عبیدہ باتیں کرتے تھے اور قرآن پڑھا جاتا تھا ان کو کہا کیا اللہ تعالے

فرماتا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسکو سنو دونوں نے جواب دیا کہ یہ حکم نماز اور خطبہ میں پڑھا جائے تو اس کے واسطے ہے فقط یہ روایت باب دوم میں مذکور ہے لیکن یہ روایت محققین کی تحقیق کے خلاف ہے چنانچہ مذکور ہوئی۔ اکثر لوگ قرآن پڑھا جانے کیوقت وظائف اور دعاؤں میں مشغول رہتے ہیں لیکن چاہیئے کہ قرآن کے پڑھے جانے کیوقت وظائف و دعاؤں کو موقوف کرکے قرآن کے سننے کیطرف مشغول ہونا ثواب کا کام ہے ایسے وقت وظائف وغیرہ میں مشغول ہونا خدا تعالیٰ کے حکم کا خلاف اور باعث عذاب ہے مکتب میں چند لوگ ایک وقت میں پڑھتے ہیں سو جائز ہے کہ (الضرورات تبیح المحذورات)۔

مسئلہ (۲)

قبروں کے پاس قرآن پڑھنا امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مکروہ ہے اور امام محمد رح کے نزدیک مکروہ نہیں اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (کذا فی السراجیہ)

مسئلہ (۳)

قرآن پڑھنے کا ارادہ کرنیکے وقت اعوذ پڑھنا چاہیئے ورنہ نہیں قرآن پڑھنے کی ابتداء کے سوائے اور کوئی کام کی ابتداء میں اعوذ نہ پڑھنا چاہیئے (کذا فی السراجیہ)

ف

اعوذ پڑھنا قرآن کی تلاوت کے وقت خاص اور معین ہے لیکن شیطان کے وسوسوں کے واسطے پڑھنا اور بات ہے اعوذ پڑھنے کے الفاظ کے احادیث باب دوم میں مذکور ہوئے ہیں حدیث کے خلاف الفاظ کا طریقہ ٹھہرانا اچھا نہیں۔

مسئلہ (۴)

قاریوں کی جو عادت ہے کہ قرآن کے ختم کے بعد متفرق آیات پڑھتے ہیں

مثلاً ایت الکرسی اور ۲ من الرسول اور لقد جاء کم اور ۲ ان رحمۃ ۲ اللہ قریب من المحسنین اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین اسی طرح تراویح کے ختم میں بھی پڑھتے ہیں سو اسکی کچھ اصل و اثر متقدمین کے کتب میں نہیں ہے۔ اتقان فی علوم القرآن میں ہے کہ ایک سورت کے چند آیات کو دوسری سورت کے چند آیات کو ملاکر پڑھنے کو حلیمی نے ترک آداب میں شمار کیا ہے اس حدیث سے کہ نکالا اس کو عبید نے سعید بن مسیب سے کہ گذری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ پر اور وہ پڑھ رہے تھے کچھ ایک سورہ سے اور کچھ ایک سورہ سے حضرت نے فرمایا اے بلال میں تمہارے پاس سے گذرا اور تم کچھ ایک سورہ سے اور کچھ ایک سورہ سے پڑھ رہے تھے بلال نے عرض کیا کہ میں نے پاکیزہ چیز کو پاکیزہ چیز سے ملایا پس آنحضرت نے فرمایا کہ سورہ کو اسکی صورت پر پڑھو یا فرمایا اس کے طریقہ پر اور یہ حدیث ابو داؤد کے نزدیک موصول ہے۔ اور ابن حوان سے مروی ہے کہ انہوں نے ابن سیرین سے پوچھا کہ ایک شخص پڑھتا ہے ایک سورہ سے دو آیتیں پھر اس کو چھوڑ کر دوسرے سورہ میں سے پڑھتا ہے ابن سیرین نے کہا کہ ہر کسیکو بچنا چاہیئے اس کام سے کہ بڑے گناہ میں گرفتار ہو جائے حالانکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ یہ کام کرنا گناہ ہے یعنی بہت سے کام ظاہر میں اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت و باطن میں وہ کام بڑے بڑے گناہ کے ہیں ایسے کاموں کو دریافت کرکے ان سے بچنا چاہیئے قال تعالیٰ زین لھم الشیطان ما کانوا یعملون۔ اچھا بتلایا ہے شیطان نے ان کے بُرے کام کو اور ابو عبیدہ نے کہا کہ یہ حکم ہمارے نزدیک مختلفہ آیات پڑھنے کی کراہت کی بابت ہے جیسا کہ انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال پر

اور مکروہ جانا اس کو ابن سیرین نے انتہی ملخصاً قال اللہ تعالیٰ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالاً الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کیا خبر دوں میں آپ کو برے کام کرنے والوں کی وہ وہی لوگ ہیں جو اکارت ہوئے ان کے کام دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھے کام کرتے ہیں۔

ف

بدعت کی تحقیق

دین کا کوئی کام مقرر کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی منصب ہے کسی صحابی اور ولی اور امام کا مقدور نہیں کہ دین کا کوئی نیا کام ایجاد کرے مگر ایسا کام جسکی اصل حضرت پیغمبر سے ثابت ہوا اس کو رواج دے سکتے ہیں اس کام کو ملحق بالسنۃ کہتے ہیں اور جو کام دین کا حضرت سے بالکل ثابت نہیں قرآن میں اس کو تعدی حدود اللہ۔ کہا گیا ہے اور حدیث میں اسکو بدعت کہا جاتا ہے اور فقہ میں اس کو مکروہ کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لو وہ چیز جو دی تم کو رسول اللہ نے اور باز رہو اس سے جس سے منع کیا الغرض دین میں کوئی کام نیا نکالنا حضرت پیغمبر کے منصب و مرتبت میں دخل دینا اور باطن میں پیغمبری کا دعویٰ کرنا ہے اسی سبب سے قرآن حدیث میں بدعتیوں پر لعنت و ضلالت و گمراہی و مردودی و پھٹکار واقع ہوئی ہے اور محققین نے کہا ہے کہ البدعۃ شبک الشرک یعنی بدعت شرک کا پھندا ہے۔ اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ بدعتی دوزخ کے

کتے ہیں انتہی شرک خدا تعالی کے ساتھ یہ ہے کہ جو کام خدا تعالی کے ساتھ خاص ہے اس کو غیر کیواسطے مسلم رکھنا یہ وہ ظلم عظیم ہے جس سے خدا تعالی کا حق غیر کو دینا لازم آتا ہے اور بدعت میں پیغمبر خدا کا حق غیر کو دینا ہے پس خدا تعالی کی بعد جسطرح پیغمبر کا درجہ ہے ایسا ہی ظلم وگنہگاری میں شرک کے بعد بدعت کا درجہ ہے پھر بعد شراب خواری وزناکاری وغیرہا کا۔ بیشک جو شخص منصب نبوی میں شریک ہونا چاہے گو کہ نادانی سے ہو ایسے ہی سرزنشوں کے قابل ہے۔

حدیث متفق علیہ میں وارد ہے کہ من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد جس نے نئی بات نکالی ہمارے اس کام میں جو کہ نہیں ہے اس میں سے پس وہ مردود ہے (امرنا) سے مراد دین کا کام ہے دین کا کام وہ جو آخرت کے ثواب کیواسطے ٹھیرایا گیا ہو اور آخرت کے ثواب کی نیت سے کیا جاتا ہو پس ہر روز صبح کو پلاؤ کھانا مقرر کر لیا تو بدعت شرعی نہیں بلکہ اس کو بدعت لغوی کہتے ہیں اگر کوئی کام دین کا جو شرع میں قرون ثلثہ سے ثابت نہیں اسکو مقرر کر لیا ہے مثلاً ہر روز صبح کو دس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھنا۔ پس یہ تقرر بیشک بدعت شرعی ہے۔ مسلم کی حدیث میں وارد ہے

کل بدعۃ ضلالۃ علما نے جو بدعت کے پانچ قسمیں لکھے ہیں وہ بدعت لغوی کے اقسام ہیں صحابہ کے کام کو ملحق بالسنۃ کہتے ہیں اور اولیاء کے کام جو ہم کو ظاہراً خلاف حدیث معلوم ہوتے ہیں یا تو ہم کو اس حدیث کی اطلاع نہیں یا اولیاء پر بیہودہ لوگ افترا بہتان کئے ہیں صدہا حدیث موضوع بنائے ہیں بزرگوں کی طرف اقوال کاذبہ کا منسوب کر دینا کیا عجب ہے بدعت کے اقسام کی تحقیق رد المحتار اور رسالہ شرب الدخان میں باکیں بہین (بہتر) مذکور ہے۔

ف

بدعت سے خلاصی پانے کا یہ طریقہ ہے کہ جو کام قرآن وحدیث اور اتفاق علماء سے ثابت ہے اس کے عمل کو لازم کرلے۔ اور جو کام ثابت نہیں یا اسمیں اختلاف ہے گمان کے سبب سے اس کو عمل میں نہ لائے قال اللہ تعالیٰ ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ یعنی بے شک گمان ذرہ بھی غنی نہیں کرتا حق سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دع مایریبک الی مالا یریبک یعنی شک میں ڈالنے والی چیز کو چھوڑ کے شک میں نہ ڈالنے والی چیز کو اختیار کر ایسے آیات واحادیث بہت تاکید وکثرت سے واقع ہیں۔ قال غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی غنیۃ الطالبین شعر

خل الذنوب صغیرھا ؏ وکبیرھا فھو التقیٰ

واصنع کماش فوق ار ؏ ض الشوک یحذر مایری

حضرت شیخ سعدی ہادیؒ نے فرمایا۔ ہیچ کس دارو بگماں نمی خورد، جب دنیا کی بیماری زائل وعارض کی دوا طبیبوں کے اختلاف وشک کے سبب سے کوئی نہیں کھاتا تو گناہ کے عذاب کی (جو بہت بڑی دائم وقائم ہے اور روح کی بیماری ہے) دوا کو جو علماء کا شک واختلاف ہے کون کھائے گا مگر وہ شخص جس کی عقل پر شیطان نے پردہ ڈال دیا ہو علماء نے جابجا تاکید فرمائی ہے کہ خروج عن الخلاف پر عمل کرنا چاہیئے یعنی ایسا کام اختیار کرنا کہ حتی الامکان وہ کام کسی عالم کے پاس حرام ومکروہ نہ ہو وباللہ التوفیق۔

مسئلہ (۵)

اندھے مرد سے عورتوں کو قرآن سیکھنا مکروہ ہے کما فی القنیۃ ناقلا عن قاضی عبدالجبار اس لئے کہ عورتوں کا اندھے مرد سے علم سیکھنا اور جمع ہونا اس کے ساتھ

فتنہ کا مقام ہے علاوہ یہ کہ عورتوں کا اندھے مرد کو دیکھنا بھی مکروہ ہے چنانچہ ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ بیٹھی ہوئی تھیں ابن ام کلثوم آئے تو حضرت نے اُن کو چھپنے کا حکم فرمایا ان دونوں نے کہا کہ یہ تو اندھا نہیں دیکھتا پس فرمایا وہ تو نہیں دیکھتا پر تم دونوں اس کو دیکھتی ہو۔

ف

اس سے ظاہر ہے کہ مرید کرنے کا بھی یہی حکم ہوگا یعنی جو عورت محرم نہ ہو اسکو دیکھنا اور پڑھانا منع ہے باپ اور شوہر کی تعلیم بس ہے قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء۔ مرد عورتوں پر منتظم کیے گئے ہیں پر عورت کو حجاب گوشہ پردہ کرنے کا حکم سورۂ نور کے نویں رکوع اور سورۂ احزاب کے چھٹے اور ساتویں اور آٹھویں رکوع میں مذکور ہے۔ عورت کو بارہ شخص کے سوائے کسی کے سامنے بے پردہ ہونا اور اپنی زینت کا ظاہر کرنا حرام ہے۔ واللہ الموفق۔

مسئلہ (۶)

قرآن کو مطلا و مذہب کرنا جائز ہے اسواسطے کہ اسمیں قرآن کی تعظیم ہے کما فی الہدایہ۔

مسئلہ (۷)

قرآن کو استوار باندھنا اور صندوق یا جزدان میں مضبوط کرنا سلف کے نزدیک مکروہ ہے اس لئے کہ اسمیں تلاوت سے منع کرنیکی صورت پائی جاتی ہے جیسا کہ مسجد کا دروازہ بند کرنا منع ہے نماز سے منع کرنے کی شبہ سے لیکن ہمارے زمانہ میں جائز ہے لوگوں کی بدنیتی کے سبب سے بلکہ نگہبانی واجب ہے کذا فی جامع الرموز فی باب مایفسد الصلوٰۃ۔

مسئلہ (۸)

کافر کسی کو قرآن پڑھائے یا کسی کو قرآن سکھائے تو اس کے مسلمان ہونیکا حکم نہیں کیا جاتا۔ کذا فی قاضی خان کذا فی کشف الوقایہ۔

مسئلہ (۹)

قرآن سے فال دیکھنا بھی مکروہ ہے۔ کذا فی جامع الرموز اور شرح النخبہ میں ملا علی قاری مکی نے قرآن سے فال لینے کو صراحتہً منع کہا ہے۔

ف

نصیب اور قسمت جو علم غیب میں ہے اس کے حال دریافت کرنے کو فال کہتے ہیں قال تعالیٰ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ والنطیحۃ وما اکل السبع الا ماذکیتم وماذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ط ذٰلکم فسق ۵ حرام ہوا تم پر مردہ اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر نام پکارا گیا اللہ کے غیر کا اور جو مر گیا گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا سنگ مار سے اور جسکو کھایا درندہ جانور نے مگر (حلال ہے وہ جسکو) تم ذبح کر لیا اور (حرام ہے) جو ذبح ہوا کسی تھان پر اور یہ کہ قسمت معلوم کرو تیروں سے۔ بیضاوی شریف میں لکھا ہے یعنی حرام کیا گیا تم پر استقسام بالازلام اسکی حقیقت یہ ہے کہ مکہ معظمہ کے کافر جب کوئی کام کا ارادہ کرتے مثلاً نکاح وسفر وغیرہ کا تو تین تیر ڈالتے ایک پر لکھا ہوتا مجھکو میرے رب نے حکم کیا، دوسرے پر لکھا ہوتا ا مجھکو میرے رب نے منع کیا ا تیسرے پر کچھ لکھا نہ ہوتا۔ اگر حکم کا تیر نکلتا تو وہ کام کرتے اگر منع کا تیر نکلتا تو وہ کام چھوڑ دیتے اگر خالی تیر نکلتا تو مکرر ڈالتے پس معنی استقسام کے یہ ہیں کہ طلب کریں اس چیز کو جو قسمت میں ہے اور جو قسمت میں نہیں ذٰلکم فسق کا اشارہ استقسام

کی طرف سے ہے اور اس کا فسق ہونا اس لئے ہے کہ وہ علم غیب میں دخل دینا ہے اور گمراہی ہے اس اعتقاد کے سبب سے کہ یہ علم غیب جاننے کا طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ پر افترا و بہتان ہے اگر ربی سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور شرک ہے اگر ربی سے مراد صنم ہے انتہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ علم غیب کے دریافت کرنے کا طریقہ حرام و فسق ہے اور شرع کے دلائل اپنے موارد و شان نزول کے ساتھ نہیں رہتے بلکہ اپنی علل و معانی سے عام رہتے ہیں یعنی جس کام میں وہ علت پائی جائے اس کا وہی حکم ہوگا۔ کما تقرر فی موضعہ، شرع شریف میں علم غیب دریافت کرنے کا کوئی طریقہ نہیں اور استخارہ کی دعا سے صاف ظاہر ہے کہ اسمیں غیب دانی کا طریقہ نہیں ہے فقط اللہ تعالیٰ سے نیکی طلب کرنا ہے اور دعا کرنیوالے کی صفائی باطن کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب پر اطلاع ہو تو وہ امر دیگر ہے دعائے استخارہ اس کے واسطے موضوع و مقرر نہیں کی گئی ہے بلکہ بغیر دعائے استخارہ کے بزرگوں کو مشاہدات و مکاشفات و خواب سے علم غیب عطا ہوتا ہے الغرض طلب علم غیب کا طریقہ حرام و فسق ہے علم غیب کسی کو حاصل نہیں ہوتا ع تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ۔ اور بزرگوں کی طرف ایسے طریقہ کو نسبت کرنا تہمت محض ہے کوئی معتبر کتاب میں یہ طریقہ مقرر نظر نہیں آیا پس یہ فال کا طریقہ مصحف شریف میں جاری کرنا ایسا ہے جیسا قرآن کی آیات لکھے ہوئے پیالے سے مسجد الحرام میں بیٹھ کر شراب پینا۔

اور شاہ عبد القادر صاحب نے استدلال کیا ہے کہ جوا اور شرط وغیرہ حرام ہے اور لاٹری یعنی چٹیاں ڈالکے مالک ہونیکی صورت کو صاف حرام لکھا ہے۔ اور قرعہ سے تقسیم وغیرہ کرنے میں استقسام کی علت و معنی نہیں پائے جاتے اس لئے کہ قرعہ سے مقصود تسلی خاطر ہے اور اسمیں طلب علم غیب اور نفع و ضرر عفو و فساد کا

نہیں ہے استقسام اور فال میں یہ علتیں پائی جاتی ہیں۔
معالم التنزیل میں ابی الدرداء سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کاہن یعنی غیب کی خبر دینے والے سے خبر پوچھی یا استقسام کیا یا بد فال لیا یا بد فال لینا جو اس کو سفر سے روکا وہ نہیں دیکھے گا آنکھوں سے بہشت کے عالی درجے قیامت کے روز یعنی وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ عالی درجہ بہشت کی صفت واقعی ہے نہ احترازی یعنی وہ شخص بہشت کے کمتر درجوں میں بھی نہیں داخل ہوگا۔
شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح سفر السعادت میں عبادت سفر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان میں بعد تحقیقات کے نگارش فرمائی ہے کہ بالجملہ اتباع احکام نجوم در سعادت و نحوست ایام نہ عادت سلف و نہ شیمۂ اہل دین است۔

(۱۰) مسئلہ

متعدد چند شخص کا ایصال ثواب کیواسطے پکار کر قرآن پڑھنا مکروہ ہے اگر آہستہ پڑھیں تو جائز ہے اس واسطے کہ پکار کر پڑھنے سے قرآن سننے میں خلل واقع ہوتا ہے اور قرآن پڑھا جائے تو اس کا سننا فرض ہے۔ اور خزانۃ الروایات اور تاتارخانیہ میں محیط سے لکھا ہے کہ بعض مشائخ نے کہا کہ ایک جماعت کا پکار کر قرآن پڑھنا جسکو فارسی میں سیپارہ خوانی کہتے ہیں مکروہ ہے انتہیٰ اور قنیہ میں شرح سرخی سے لکھا ہے کہ ایک قوم ملکر قرآن پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ اس صورت میں قرآن کا سننا اور اسکی تلاوت کے آداب سے خاموش رہنا متروک ہوتا ہے۔ اور فتاویٰ ابی الفضل کرمانی سے منقول ہے کہ اسمیں کچھ خوف نہیں اور بنایہ میں ہے کہ بعض مشائخ نے کہا ہے کہ تیس (۳۰) جزوں سے قرآن پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں غلط ہے اور مجتبیٰ میں ہے کہ عامہ علماء نے اسکو جائز رکھا ہے اسلئے

اس صورت میں ایک ساعت میں ختم ہوتا ہے انتہی۔

ف

نفع المفتی میں بنایہ کی عبارت یوں ہے۔ (لما فیہ من الغلط) یعنی سیپارہ خوانی اسواسطے مکروہ ہے کہ بعض جزوں میں قصص اور مطالب مختلط ملے ہوئے ہیں۔ مثلاً تلك الرسول۔ والمحصنٰت۔ ۲ من خلق۔ پس ایک مطلب آدھا پڑھنا اور آدھا چھوڑنا البتہ کراہت کا موجب ہے۔ جزوں کی تقسیم کا حال باب چہارم میں (جزو) کی لفظ کی تحقیق میں مشروحا مذکور ہوگا۔ انشاء اللہ اور اسپر عمل کرنیکی تحقیق چوتھے مسئلہ کے "ف" سے ظاہر ہے یہ سیپارہ خوانی سوم یعنی زیارت جسکو مرنیکے تیسرے روز قبر کے پاس سب لوگ جمع ہوکے سپارہ خوانی کرتے ہیں۔ سپارہ خوانی کا حکم تو معلوم ہوچکا۔

مسئلہ (۱۱)

ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے دوسرا شخص اس کے بازو سے پکار کر قرآن پڑھے تو اسمیں کچھ خوف نہیں اس لئے کہ آہستہ پڑھنے کی نماز کے سوائے میں قرآن پکار کر پڑھنا افضل ہے اسواسطے کہ اس کے سننے کو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور اس میں شیطان کو دھتکارنا ہے۔ کما فی خزانۃ الروایا عن عقد اللآلی اور۔ عین العلم میں ہے اگر ریا اور دوسرے مصلی کی تشویش کا خوف ہو تو آہستہ پڑھے ورنہ پکار کر۔

ف

صحابہ نے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارا پروردگار قریب ہے تو ہم اسکو آہستہ راز کہیں یا دور ہے تو ہم اسکو پکار کر کہیں یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی میں
اپنے بندوں سے نزدیک ہوں ان کی دعا کو مقبول کرتا ہوں۔ وقال اللہ تعالیٰ
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی تم اپنے رب کو
گڑگڑاتے عاجزی و آہستگی سے پکارو وہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں
رکھتا۔ وقال اللہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً
وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ
یعنی تو اپنے رب کو اپنے نفس میں گڑگڑاتا عاجزی اور خوف سے یاد کر سوائے
پکار کر کہنے کے۔ اور مت ہو غافلوں سے۔ وقال اللہ تعالیٰ۔ ذِكْرُ رَحْمَةِ
رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِیَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِیًّا۔ یہ مذکور ہے تیرے رب
کی رحمت کا اپنے بندے زکریا پر جب پکارا اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارنا۔
وقال اللہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ
وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِیْمٌ۔ یعنی اے ایمان والو اپنی آوازوں کو مت بلند کرو نبی کی آواز پر
اور اس سے پکار کر مت بات کرو جیسا آپس میں پکار کر بات کرتے ہو کہیں
تمہارے کاموں کا ثواب اکارت ہو جاوے اور تم کو خبر بھی نہ ہو وہ لوگ جو رسول اللہ
کے روبرو اپنی آوازوں کو دباتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو آزماتا ہے
پرہیزگاری کے واسطے اور ان کے لئے ہے بخشش اور بڑا ثواب۔
وقال اللہ تعالیٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ
بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا۔ یعنی اپنی نماز میں نہ بہت پکار اور نہ بہت آہستہ پڑھ

اور اختیار کر درمیان اس کے ایک راستہ وقال تعالیٰ۔ ناقلاً عن لقمان
وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ
یعنی دبا اے لڑکے اپنی آواز کو بیشک بدتر آوازوں میں گدھے کی آواز ہے
یہ حکم عام ہے گفتگو وغیرہ کے لئے۔ و قال تعالیٰ۔ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى۔ اگر پکار کر کہے تو دعا اور ذکر میں تو پکارنے
کی کچھ حاجت نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے آہستہ کہی ہوئی بات اور
دل میں گذری ہوئی بات کو پس پکار کر رنج وتعب میں مت پڑو ان آیات
سے ظاہر ہے کہ آواز بلند کرنا مذموم ہے جس کی مذمت وقباحت کچھ پوشیدہ
نہیں اور باوجود دریافت وتفکر کے کوئی آیت آواز بلند کرنے کی مدحت
وجواز میں نظر نہیں آئی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایہا الناس
اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصما غائبا انکم تدعون
سمیعا قریبا وھو معکم قالہ حین یجھرون بالتکبیر متفق علیہ
یعنی اے لوگو آرام دو اپنی جانوں کو تم بہرے غائب کو نہیں پکارتے ہو
تم سننے والے قریب کو پکارتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے فرمایا یہ جب
صحابہ پکار کر تکبیر کہتے تھے یہ حدیث بخاری ومسلم میں ہے۔ معالم التنزیل میں
قولہ تعالیٰ۔ واذا سالك عبادی کے تحت میں لکھا ہے کہ حضرت
جب خیبر کی طرف متوجہ ہوئے ایک میدان پر صحابہ تکبیر پکار کر کہنے لگے
ان کو یوں فرمایا۔ اور فتاوی قاضی خان وغیرہ میں پکار کر ذکر ودعا کرنے کو
مکروہ کہا ہے صاحب رد المحتار کہتے ہیں۔ فما ظنك بالغناء یعنی جب
ذکر ودعا مکروہ ہو پھر تو راگ میں آواز بلند کرنے کو کیا گمان کرتا ہے یعنی یہ

بے شک جائز نہیں اور پکار کر تکبیر کہنا بدعت ہے مگر عید الضحیٰ میں۔ کذا فی رد المحتار باب العیدین۔

جلال الدین سیوطی نے نتیجۃ الفکر فی الجہر بالذکر میں پکارنے اور نہ پکارنے کے احادیث بیان کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اخفاء افضل ہے۔ جس وقت ریا اور نمازیوں اور سونے والوں کے رنج کا خوف ہو اور جہرا افضل ہے اگر یہ خوف نہ ہو اس واسطے کہ جہر میں عمل زیادہ ہے اور اس کا فائدہ غیروں کو بھی پہنچتا ہے اور پڑھنے والے کا دل ہشیار رہتا ہے اور اس کی ہمت اور کان رجوع ہوتے ہیں اور نیند زائل ہوتی ہے اور خوشی حاصل ہوتی ہے انتہیٰ

اور پکارنے کے جواز کے باب میں کوئی استدلال نہیں کیا بلکہ ادعوا ربکم الایۃ سے استدلال کرنے پر جرح کیا ہے کہ یہ آیت سورۂ اعراف کی ہے اور اور سورۂ اعراف مکی ہے اور اس آیت کی ناسخ کون آیت ہے سو نہیں لکھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دل سخت پتھر ہے۔ اس کو ذکر جہری سے پھوڑنا چاہیئے یوں نہیں بلکہ دل زمرد پارہ ہے اسکو قرآن وحدیث کے ہیرے سے آہستہ آہستہ تراشنا چاہیئے جو کام آیت قرآنیہ اور اصح احادیث سے ثابت ہو قیاسات وعقلی دلائل اس کے مقابل نہیں ہوتے مثل مشہور ہے کل صید فی بطن الفرا نقارہ خانہ میں طوطی کی آواز کدھر۔

دل میں ذکر کرنا جس کو عربی میں حدیث نفس کہتے ہیں یہی اصل اصول ہے اور زبان سے ادا کرنا جسکو عربی میں تلفظ کہتے ہیں افضل ہے۔ اور آپ ہی سنے جیسا آہستہ ادا کرنا جسکو عربی میں سر وّا خفاء کہتے ہیں یہ بھی پسندیدہ ہے۔ اور غیر سنے جیسا جسکو عربی میں جہر کہتے ہیں یہ بھی بقدر ضرورت وحاجت ضرور اور درست ہے بشرطیکہ اس میں کوئی قباحت اور مانع (مثل ریا اور دوسری کو

تکلیف وتشویش نہ ہو۔ اور ضرورت سے زیادہ پکارنا منع ہے اور حد سے بڑھنا چلانا چیخنا جسکو عربی میں مصایحہ اور اصطراخ کہتے ہیں اور زفر اور صدیہ کہتے ہیں یہ مطلقاً حرام و مذموم و اسراف و بےادبی و بیحیائی ہے اور اسپر ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ خوب صادق ہے۔

اگر خدائے جہاں را سمیع میدانی ؎ مکن بلند برائے خدا تلاوت را

امام کی تکبیر کا آواز دور والے مقتدیوں کو پہنچانے کیواسطے دوسرا شخص مبلغ تکبیر پکار کر کہنا جائز ہے۔ اور حالت اضطرار و جذبہ و بیقراری امر اختیاری نہیں ہے جو اسپر کچھ حکم ہو۔

عاشقاں را ہر نفس سوزید نیست ؎ بردہ ویراں خراج و عشر نیست

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ؎ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

ف

غیث النفع میں لکھا ہے کہ تعوذ دل میں پڑھنا چاہیئے اور زبان سے آہستہ اولی ہے اس لئے کہ تعوذ و الی دعا کو آہستہ پڑھنا مستحب ہے انتہی ملخصاً اور جمہور فقہا کے نزدیک تعوذ نماز میں آہستہ پڑھنا سنت ہے پس اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بلند آواز سے ترتیل قرآن یعنی قرآن کی آیت پڑھے جیسا پڑھنا قرآن وحدیث وفقہ کے خلاف ہے۔

مسئلہ (۱۲)

قرآن سے اقتباس بے شک جائز ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ اس کے جواز پر اجماع ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین اقتباس کو استعمال کئے ہیں اور کتب فقہ میں اسکو صراحتاً جائز لکھے ہیں

ف

اقتباس کے معنی لغت میں نور حاصل کرنا ہے اور اصطلاح میں کسی بزرگ کے کلام کو اپنے کلام میں ملا لینا تا اپنا کلام منور روشن و مزین ہو حضرت مولانا روم مثنوی شریف میں اقتباس بہت استعمال کئے ہیں۔ ؎

شو قلیل النوم مما یھجعون ۞ باش بالاسحار ھم یستغفرون

حضرت سرور عالم نے فتح مکہ کے روز یہ آیت اپنے کلام میں ملا کر پڑھی قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ یہ استدلال اور نور اور رونق حاصل کرنے کا طریقہ ہے اور جو طریق کہ مسخری اور ظرافت کا ہو وہ کفر و حرام ہے مثلاً ایک شخص موسیٰ نام والا لکڑی ہاتھ میں لیکر کھڑا ہے دوسرے شخص نے اس سے پوچھا وما تلك بیمینك یا موسیٰ وہ جواب دیا ھی عصای اتو کأ علیها اور جیسے نماز ترک کرنے کے باب میں کہتا ہے ؎ لا تقربوا الصلوٰۃ زنہیم نجاطرست ۞ وزامریاد ماندہ کلوا واشربوا ما اعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔

مسئلہ (۱۳)

متقدمین کے نزدیک بے وضو شخص قرآن کو چھوتا جائز نہیں اور متاخرین نے اسکو جائز رکھا ہے اس لئے کہ اسمیں عموم بلوا ہے ہدایہ میں لکھا ہے کہ ایسا ہی یعنی مثل جنب و حائض، محدث نہ چھوئے قرآن کو مگر اس کے خلاف سے مختصر وقایہ میں ہے کہ احتلام والا اور حیض والی اور نفاس والی اور بے وضو۔ قرآن نہ چھوئے مگر غلاف متجاف سے انتہی۔ خزانۃ الروایات میں خلاصہ سے یہ لکھا ہے کہ محدث قرآن کو چھونا مکروہ ہے جیسا کہ جنب قرآن کو چھونا مکروہ ہے اور ایسا ہی مکروہ ہے کتب و حدیث و تفسیر کا

چھونا امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اور مکروہ نہ ہونا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صحیح تر ہے۔ انتہیٰ

ف

قرآن کو چھونیکی آیت وحدیث باب اول و دوم میں مذکور ہے۔ محدث بے وضو۔ جنب اور محتلم وہ جسکو غسل کی حاجت ہوئی ہو حائض یعنی حیض والی عورت نفسا یعنی زچگی والی عورت خروج عن الخلاف کی تحقیق چوتھو مسئلہ کے فائدہ میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ (۱۴)

جنب وحائض ونفسا رکو جائز نہیں کہ قرآن کو اپنی آستین یا غلاف (یعنی قرآن سے ملے ہوئے کپڑے وغیرہ سے چھوئے۔ یہی صحیح ہے عام عالموں کے پاس آستین سے چھونا جائز ہے عنایہ میں ہے کہ کہا صاحب تحفہ نے کہ مشائخ نے اختلاف کیا ہے غلاف میں بعضوں نے کہا ہے کہ غلاف قرآنکی جلد ہے اور بعضوں نے کہا کہ غلاف جزدان ہے یہی صحیح ہے اسواسطے کہ جلد قرآن سے ملی ہوئی ہے اور حکم میں قرآن کے تابع ہے اور آستین چھونے والی سے متصل اور اس کے حکم میں تابع ہے اور جزدان ان دونوں سے کسی کی تابع نہیں انتہیٰ۔ سراجیہ میں ہے قرآن کو آستین سے چھونا جائز نہیں ظاہر جواب میں انتہی ہدایہ میں ہے قرآن کا غلاف وہ ہے جو قرآن سے جدا ہو اور جو قرآن سے متصل ہے مثلاً جلد وہ غلاف نہیں یہی صحیح ہے اور قرآن کو آستین سے چھونا مکروہ ہے یہی صحیح ہے اسواسطے کہ آستین چھونے والے کی تابع ہے۔ شرعی کتابوں کو آستین سے چھونے کے باب میں رخصت ہے ضرورت کے سبب سے انتہیٰ۔

فتح القدیر میں ہے مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے اسی سبب سے فتاوی میں لکھا ہے کہ جنب و حائض کو اپنی آستین یا اپنے بدن کے اور کوئی کپڑے سے قرآن کو چھونا جائز نہیں۔ کفایہ میں ہے محیط سے بعض مشائخ نے کہا حائض کا آستین سے قرآن کو چھونا مکروہ ہے اور عامہ علما نے کہا کہ مکروہ نہیں انتہی۔ امام تمرتاشی کی جامع صغیر میں ہے اگر قرآن کو آستین سے چھوئے جائز ہے امام سے اسمیں دو روایت ہیں اور کتاب میں نہ چھونے کو صحیح اسواسطے کہا کہ آستین چھونے والے کے تابع ہے دیکھو اسی سبب سے اگر نجاست پر آستین بچھاکر سجدہ کرے تو جائز نہیں انتہی۔ بنایہ میں محیط سے ہے عامہ مشائخ کے پاس قرآن کو آستین سے چھونا مکروہ نہیں اسواسطے کہ آستین سے چھونا ہاتھ سے نہیں ہے اور حرام ہے تو ہاتھ سے چھونا حرام ہے اسواسطے کہ ہاتھ سے بلا حائل چھونے کو مس کہتے ہیں قرآن شریف میں لایمسہ الا المطھرون وارد ہے یعنی ہاتھ سے نہیں چھوتے ہیں اس قرآن کو مگر پاک لوگ اسی سبب سے اگر کوئی اجنبی عورت کیچڑ میں گر کے پھنس جائے اور ایک اجنبی شخص اپنی بدن کے کپڑے سے اسکو چھوئے تو سسرال کی حرمت ثابت نہیں ہوتی اور ذخیرہ میں امام محمد سے مروی ہے کہ آستین سے قرآن کو چھونے میں کچھ خوف نہیں اور کہا گیا کہ امام محمد سے دو روایت میں ایک روایت میں جائز اور ایک روایت میں ناجائز۔

ف

خروج عن الخلاف کی تحقیق چوتھے مسئلہ کے فائدہ میں مذکور ہوئی۔ حرمت سسرال کی یہ صورت ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو شہوت سے چھوئے یا عورت مرد کو شہوت سے چھوئے ایک دوسرے کے اولاد اور

ماں باپ چھونے والے پر حرام ہیں ان سے نکاح جائز نہیں جیسے اپنے ماں باپ بیٹی سے نکاح جائز نہیں اور چھوتے وقت کپڑا حائل ہو تو حرمت نکاح ثابت نہیں ہوتی۔

مسئلہ (۱۵)

گلے میں ڈالے ہوئے رومال سے قرآن کو چھونے کے باب میں میں نے صراحتاً کچھ نہیں دیکھا لیکن جائز نہ ہونا سزاوار ہے فتح القدیر میں فتاوی سے ہے جنب وحائض کو اپنی آستین یا اپنے بعض کپڑوں سے چھونا جائز نہیں اسواسطے کہ کپڑے بمنزلہ ہاتھ کے ہیں دیکھو اگر مصلی جوتا پہن کر نجاست پر کھڑا ہو تو نماز جائز نہیں اور نجاست پر جوتا یا موزے بچھا کر کھڑا ہوئے تو نماز جائز ہے انتہی۔ پس گلے میں ڈالا ہوا رومال بیشک بمنزلہ کپڑوں کے ہے پس اس سے بھی قرآن کو چھونا جائز نہیں پھر میں نے اس باب میں تصریح پایا جب کہا بعض میرے بھائیوں نے آیا جائز ہے قرآن کو چھونا رومال سے جو اسکو پہنا ہوا ہے اپنی گردن پر سے کہا میں نے نہیں جانتا میں اسمیں نقل جو ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر رومال کا جانب حرکت سے پہننے والے کے متحرک ہوتا ہے تو سزاوار ہے کہ اسی رومال سے چھونا جائز نہیں اور اگر متحرک نہیں ہوتا تو جائز ہے بسبب اعتبار کرنے فقہا کے اسکو اول میں سوائے ثانی کے اور کہا فقہا نے جو شخص کے نماز پڑھا اور اوسکے عمامہ کے ایک جانب پر نجاست ہے زیادہ حد جواز سے اگر اسکو ڈالدے تو متحرک ہوتا ہے تو جائز نہیں انتہی

ف

رد المحتار میں ہے کہ مسجد میں داخل ہونے اور قرآن کو ہاتھ لگانے باوجود پانی ہونے کے تیمم بے فائدہ ہے یعنی بغیر تیمم کے ہاتھ لگانا اور تیمم

کرکے ہاتھ لگانا ہر دو نا جائز اسواسطے کہ یہ تیمم عبادت فوت ہونے کے خوف کیواسطے نہیں لیکن قہستانی میں ہے کہ سجدہ تلاوت کے واسطے باوجود پانی کے تیمم جائز ہے انتہی لیکن یہ حکم مسافر کے واسطے ہے ضابطہ جو چیز کہ اسمیں طہارت شرط نہیں اس کے ادا کیواسطے باوجود پانی کے تیمم جائز ہے جیسے دخول مسجد اور تلاوت قرآن اگرچہ قرآن دیکھکر پڑھے اور قرآن کو ہاتھ لگانا اور قرآن کو لکھنا اور قرآن کو سیکھنا اور زیارۃ قبور اور بیمار پرسی اور دفن میت اور اذان اور اقامت اور سلام اور جواب سلام اگر ان کاموں کے واسطے پانی نہ ہونے پر تیمم کیا ہے تو بھی اس تیمم سے نماز جائز نہیں بلکہ نماز کیواسطے تیمم کرنا چاہیئے انتہی ما فی در المختار ملخصا اور رد المحتار میں ہے کہ قرآن کو ہاتھ لگانے کیواسطے باوجود پانی ہونے کے تیمم کے درست نہ ہونے میں کچھ شبہ نہیں انتہی بے وضو شخص کے قرآن کو ہاتھ لگانے کا اختلاف تیرہویں مسئلہ میں مذکور ہوا۔

مسئلہ (۱۶)

بے وضو یعنی بے طہارت بچوں کو قرآن دینا مکروہ ہے اور اس کا گناہ دینے والے پر ہے اور ایسا ہی ہے بچوں کو حریر اور زیور پہنانا اور شراب پلانا اور قبلہ کی طرف منہ کرکے پیخانہ اور پیشاب کو بٹھلانا وغیرہ اور جو کام کہ اس کا کرنا منع کیا ہے اور کہا گیا کہ قرآن بچوں کو دینے میں کچھ خوف نہیں اس واسطے کہ منع کرنے میں قرآن کی تلاوت سے روکتا ہے اور پاکیزگی کرنے میں ان کو حرج دیتا ہے یہی صحیح ہے۔ کما فی الہدایہ۔

مسئلہ (۱۷)

جنب کا قرآن میں نظر کرنا جائز ہے اسواسطے کہ جنابت آنکھ میں

داخل نہیں ہوتی۔ کما فی جامع الرموز وغیرہ۔

ف

غسل میں آنکھ کے اندر پانی داخل کرنا ضرور نہیں اگر آنکھ بند کرکے غسل کر لیا تو جائز ہے۔

مسئلہ (۱۸)

دشمن کافر کے ملک میں مسلمان مسافر کو قرآن لیجانا جائز نہیں طحاوی نے کہا یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا چونکہ اب قرآن بکثرت ہیں جائز ہے اول صحیح تر ہے انتہی ملخصاً۔

مسئلہ (۱۹)

قرآن کو بوسہ دینا جائز ہے اور یہ روایت کی گئی ہے اصحاب سے حضرت عثمان ہر صبح قرآن لیتے تھے اور اس کو اپنے منہ پر لگاتے تھے دینداری کا بوسہ حجر اسود اور قرآن کا بوسہ ہے۔ حضرت عمر ہر صبح قرآن کو لیتے تھے اور انکو بوسہ دیتے اور کہتے یہ میرے رب کا اقرار ہے اور اسکا حکمنامہ۔ انتہیٰ ملخصا۔

مسئلہ (۲۰)

قرآن پڑھنا درود پڑھنے سے افضل ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ چنانچہ حصن حصین میں ہے لیکن ان اوقات میں جن میں نماز مکروہ ہے جیسے صبح کی نماز کے بعد سے آفتاب طلوع ہونے تک تسبیح دعا درود شریف تلاوت سے افضل ہے سلف ان اوقات میں تسبیح پڑھتے تھے نہ قرآن ایسا ہی کہا ہے بقالی نے فی کذا فی العالمگیریہ ناقلاً عن الغرائب۔

ف

اس مسئلہ میں ضابطہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو اوراد قرآن و احادیث سے متعین زمان و مکان ثابت ہیں اس زمان مکان میں ان اوراد کا پڑھنا اس زمان و مکان میں قرآن پڑھنے سے افضل ہے مثلاً صبح میں استغفار پڑھنا ایۃ وبالاسحار وھم یستغفرون سے ثابت ہے اور صبح میں دس مرتبہ درود شریف پڑھنا حدیث سے ثابت ہے حصن حصین کی کتاب ان اوراد کو جامع ہے۔ وباللہ التوفیق۔ اور اپنی طرف سے اوراد مقرر کرنے کی قباحت چوتھے مسئلہ کے فائدہ میں مذکور ہوئی در مختار کی کتاب الخطر والاباحۃ میں ہے کہ ذکر اللہ طلوع فجر سے آفتاب طلوع ہونے تک قرآن کی تلاوت سے افضل ہے اور قرآن کی تلاوت طلوع غروب کے وقت مستحب ہے۔

مسئلہ (۲۱)

طواف کعبہ میں تلاوۃ قرآن مکروہ ہے اسواسطے کہ اسکی دعائیں حدیث سے ثابت ہیں کذا فی عالمگیری۔

مسئلہ (۲۲)

قرآن کو فارسی سے لکھنا جائز نہیں مگر ایک دو آیت جائز ہے کذا فی درالمختار فی صفۃ الصلوٰۃ۔

مسئلہ (۲۳)

نصاب الاحتساب میں ہے کہ ذکر کیا ذخیرہ میں کہ قرآن کے پڑھانے پر مزدوری کا لینا جائز نہیں اسواسطے کہ وہ نیک کاموں میں سے ہے نیک کام کی ادا کرنے پر مزدوری ثابت نہیں اور فتوی ہمارے زمانہ میں مزدوری ثابت اور جائز ہونے پر ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں دین کے کاموں سے

سستی ہوئی ہے اور علم سکھانے والوں کی وظیفہ بیت المال سے موقوف ہوگئے ہیں اور تونگروں میں مروت نہیں ہے لیکن اصحاب کے زمانہ میں نیک کام اداکرنے کے باب میں حرص تھی اسواسطے انہوں نے بیشک نیک کام پر مزدوری لینے کو مکروہ کہا۔

مسئلہ (۲۴)

مجالس (یعنی قیدخانوں) اور قبروں کے سرہانے دنیا کی طمع کے واسطے قرآن پڑھنا مکروہ ہے کذافی خزانۃ الروایات۔

ف

درمختار میں ہے عبادتوں پر مزدوری لینا جائز نہیں جیسے اذان حج امامت تعلیم قرآن اور فقہ اور امامت واذان کی مزدوری کے جواز پر فتوی دیا جاتا ہے اور مزدوری ٹھیرانے والا مقررہ مزدوری دینے پر مجبور کیا جاتا ہے اگر مزدوری مقرر نہیں ہے تو مزدوری مناسب دینا واجب ہوگا اور مزدوری نہ دینے کی صورت میں حبس کیا جائے گا اسی پر فتوی ہے اور ہدیہ دینے پر جبر کیا جاتا ہے ہدیہ دینا ہر بستی کے دستور پر موقوف ہے۔ ردالمحتار میں ہے جو عبادت کہ مسلمان کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے اسپر مزدوری لینا جائز نہیں اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھو اور اس کو روزی کا ذریعہ مت ٹھیراؤ اور عمر بن ابی عاص کو فرمایا اگر تو موذن ٹھیرایا جائے تو پس اذان پر مزدوری نہ لینا اور ٹھیک یہ بات ہے کہ تعلیم قرآن کی مزدوری لینے میں اختلاف ہے اور تلاوت قرآن کی مزدوری ناجائز ہونے میں خلاف نہیں اسواسطے کہ مزدوری ٹھیراکر قرآن پڑھانے کی کچھ ضرورت نہیں

مزدوری سے قرآن پڑھانے والے کو ثواب نہیں پھر وہ میت کو ثواب پہنچا یا تو کہاں ثواب پہنچا۔ اور اس باب میں مزدوری لینے والا اور دینے والا ہر دو گنہگار ہیں۔ ہمارے زمانہ میں جو شائع ہے کہ مزدوری پر قرآن پڑھائے جاتے ہیں یہ جائز نہیں اسواسطے کہ اسمیں پڑھنے کا حکم کرنا ہے اور حکم کرنیوالے کو ثواب پہنچانا مقصود ہے پس جب نیت صحیح نہ ہونے سے پڑھنے والے کو ثواب نہیں ہوا تو مزدوری ٹھیرانے والے حکم کرنیوالے کو ثواب کہاں سے ملیگا اگر مزدوری نہ ہو کوئی کسی کے واسطے اس زمانہ میں نہیں پڑھتا بلکہ قرآن کو دنیا کا مال حاصل کرنے کا وسیلہ ٹھیرائے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

ف

دنیا کے واسطے جو محنت کرے موافق قسمت کے ملے پر آخرت میں اس محنت کا ثواب فائدہ نہیں۔ موضح القرآن۔

اگر کوئی قرابتدار یا دوست کی قبر کے پاس قرآن یا درود و استغفار پڑھے تو نیک کام ہے اور اس کی وصیت کرنا بے فائدہ ہے اور پڑھنے والے کو کچھ صلہ اور نیگ دینا بھی بے فائدہ ہے اسواسطے کہ یہ مزدوری ٹھیرانے کے حکم میں ہے اور یہ باطل ہے۔ اور ایسا کام زمانۂ خلفاء میں کسی نے نہیں کیا اور نہ کسی امام سے ایسی روایت ہے مرنے کے دن یا اس کے بعد کھانا کھلانیکی وصیت کرنا اور قرآن اور تسبیح و تہلیل پڑھنے کیواسطے کچھ مبلغ دینے کی وصیت کرنا یہ سب بدعتیں منکرات باطل ہیں اور اسپر جو مزدوری حاصل ہو وہ لینے والے کو حرام ہے اور وہ دنیا کے واسطے پڑھنے کے سبب سے گنہگار ہے اور بعض محققین نے اس مزدوری کو جائز رکھا ہے اور دلیل لایا ہے۔ بخاری کی حدیث جو سانپ کا ٹے ہوے کی باب میں ہے

ان احسن ما اخذ تم علیہ اجرا کتاب اللہ ۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر مزدوری یعنی سب مزدوریوں سے اچھی ہے ۱۲ ۔مشارق الانوار۔

یہ اُن محشیوں کی خطا ہے اسواسطے کہ متقدمین نے جو عبادت کی مزدوری کو مطلق منع کیا ہے قرآن سے رقیہ یعنی منتر پڑھکر مزدوری لینے کو جائز رکھا ہے اسواسطے کہ قرآن سے منتر پڑھنا خالص عبادت نہیں بلکہ اس میں دوا کرنا ہے اب ظاہر ہو چکا بطلان اسکا جو ہمارے زمانہ میں ختم قرآن اور تہلیل کی وصیت پر لوگ جھک پڑے ہیں یعنی بہت رغبت سے ایسی وصیتیں کرتے ہیں یہ محض باطل ہے انتہیٰ ۔ ما فی رد المحتار فی باب الحظر والا باحۃ ملخصا

قَالَ اللہ تعالیٰ ۔ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۔ جو چاہتا ہو آخرت کا ثواب زیادہ کرتے ہیں ہم اس کے ثواب میں اور جو چاہتا ہے دنیا کا فائدہ دیتے ہیں ہم اُسکو اسمیں اور اس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۔ اور مت لو میری آیتوں پر تھوڑی قیمت دنیا کی اور مجھ سے ڈرتے رہو۔

یہود جاہلوں سے تحفے لیکر اور رشوت لیکر توریت کی حق باتوں کو چھپاتے تھے یہ ان کو فرمایا لیکن معنی شامل ہے ۔ مزدوری لیکر پڑھنے وغیرہ کو۔ واللہ اعلم ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔ انہوں نے بیچا اللہ کی آیات کو تھوڑی قیمت سے منافق لوگ دنیا کے کام وطمع کیواسطے قرآن کو ترک کرتے تھے ان کی شان میں یہ فرمایا ۔ جب مسلمان یہود و منافقوں جیسا کام کریں تو ان کے حکم میں داخل ہوں گے آیات واحادیث کے احکام

عام ہونے کی تحقیق باب اول میں آیہ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا کے فائدہ میں مذکور ہوئی - قال اللہ تعالی - مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ - جو کوئی چاہتا ہے دنیا کا جینا اور اسکی رونق پھیر دیویں گے ہم ان کو ان کے عمل کی بدلی اسی میں اور ان کو اسمیں کچھ کمی نہیں کی جائے گی وہی ہیں جنکو کچھ نہیں پچھلے گھر میں سوائے آگ کے اور اکارت ہوا جو انہوں نے کیا تھا اس جگہ اور خراب ہوا وہ جو کمائے تھے -

قال اللہ تعالی - وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ - جو نیک کام دنیا کی طمع کیواسطے کرو گے اللہ تعالیٰ کے پاس اسکا فائدہ نہ پاؤ گے اور جو دو گے تم پاک مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے وہ لوگ دونا ثواب پانے والے ہیں -

قال اللہ تعالی - وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ نہ چاہیئے کہ کسی پر احسان کری اس ارادہ سے کہ وہ اس کے عوض زیادہ احسان کرے -

ف

حضرت امام شعرانی نے فرمایا آخرت کے ثواب کے واسطے کوئی کام کرے تو اس سے دنیا کا کچھ فائدہ حاصل نہ کرے اور اس باب میں بہت احتیاط کرنا چاہیئے باب دوم میں اس مطلب کے احادیث مذکور ہوئے ہیں رد المحتار کی کتاب الحج عن الغیر میں لکھا ہے کہ عبادت پر دنیا کی کچھ چیز

مزدوری جائز نہیں اسلئے کہ ادا کی ہوئی عبادت پر مزدوری ہوئی تو بیچنا ہے اور ادا کرنے کے ارادہ سے ہو تو اجارہ مزدوری ہے اور یہ ہر دو باطل ہے چنانچہ متون اور شروح اور فتاوی میں صراحۃً مذکور ہے۔

ف

اور عبادت مالی اور بدنی اور تمام قسم کے نیکیوں کا ایصال ثواب جائز ہے اور اگر کوئی شخص مرجائے اور اسپر حج فرض تھا ایک شخص اسکی طرف سے حج کیا یا کوئی اپنے ماں باپ کی طرف سے حجۃ الاسلام بغیر وصیت کے کیا یہ عوض ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر وصیت کیا ہے تو بدل ہوتا ہے اور حجۃ الاسلام اس سے ساقط ہوتا ہے انتہیٰ۔

ف

قرآن پر مزدوری لینی جائز نہیں ہونے کے احادیث باب دوم میں مذکور ہیں بعض فقہا تعلیم القرآن کی مزدوری کو جائز رکھے ہیں اس لئے کہ ضرورت سے محذورات و ممنوعات مباح و جائز ہوتے ہیں الضرورات تبیح المحذورات اور تلاوت قرآن کی کچھ ضرورت نہیں پس اسکی اباحت کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ (۲۵)

قرآن کو الٹا پڑھنا مکروہ ہے یعنی اوپر اوپر کا سورہ پڑھنا جیسے سورۃ الناس کے بعد سورۃ الفلق اس کے بعد سورۂ اخلاص اور اس کے بعد سورۃ اللھب علی ہذا لقیاس عبداللہ کو اسطرح پڑھنے والے کے حال سے پوچھا گیا تو کہا وہ اوندھے دل والا ہے کذا فی البنایہ۔

ف

جب قرآن کی سورتوں کو الٹے پڑھنے کا یہ حال ہے حالانکہ اسمیں معنی اور

نظم قرآن میں کچھ تفرقہ نہیں ہوتا بھلا دیکھو قرآن کے کلمات کو الٹے پڑھنے کا کیا
حکم ہوگا ان پر تو بڑی پھٹکار و لعنت ہوگی اسلئے کہ اس صورت میں معنی و نظم قرآن
مہمل کرنا بگاڑنا ہے بعض عامل سورۂ اخلاص کو الٹا پڑھتے ہیں جیسے احد
کفوا لہ یکن لم اور کہتے ہیں اسمیں تاثیرات ہیں اعوذ باللہ من شرور
انفسنا بے شک عملیات میں شیطان ایمان بگاڑنے کیلئے تاثیرات کرتا ہے
اسکو استدراج کہتے ہیں شاہ عبدالحق دہلوی شرح سفر السعادت میں ایسے عملیات
خلاف شرع کی تحقیق کر کر لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کی بی بی پر یہودی کے
منتر پڑھنے سے شفا ہوئی اور حضرت یہ سنکے بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ جنات
آدمیوں کے ایمان کے درپے ہیں آدمیوں کے بدن کو بیمار کرتے ہیں اور
جب کفریات خلاف شرع عمل پڑھایا جائے تو اپنا اثر کھینچ لیتے ہیں تاکہ
آدمیوں کا ایمان اس کے معتقد ہونے سے جاتا رہے الغرض جو عمل سرمو
شرع سے مخالف ہے وہ شیطانی ہے۔ ع اگر عاقلے یک اشارت بست
اثر کا کچھ اعتبار نہیں اللہ تعالیٰ امتحان استدراج کے واسطے کفریات میں بہت
اثر دیا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ قال اللہ تعالیٰ۔ اَفَاَمِنُوْا
مَکْرَ اللّٰهِ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ کیا نڈر
ہوئے اللہ کے داؤ سے نڈر نہیں ہوتے اللہ کے داؤ سے مگر جو خراب
ہونے والے ہیں مکر سے مراد استدراج ہے کذا فی البیضاوی و المعالم
استدراج کے معنی ڈھیل دینا ہے۔

مسئلہ (۲۶)

قرآن ختم کرنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ مفلحون تک پڑھنا
مستحب ہے فتاوی قاضی خان میں ہے جو شخص پہلی رکعت میں معوذتین پڑھا

ثانی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور چند آیات سورۂ بقرہ سے پڑھے تاکہ قرآن کو ختم کرنے والا اور شروع کرنیوالا بھی ہوجائے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قل اعوذ برب الناس دوبارہ پڑھے انتہیٰ اور خزانۃ الروایات میں ہے جو قرآن ختم کرے پہلی رکعت میں جب معوذتین سے فارغ ہوکر رکوع کرے پھر ثانی رکعت کے واسطے اُٹھ کے سورۂ فاتحہ اور چند آیات سورۂ بقرہ کے پڑھے اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اچھا لوگوں کا وہ ہے جو قرآن ختم کرے اور پھر شروع کرے۔ انتہیٰ۔

ف

قرآن کو ختم کرنے کے احادیث باب دوم میں اور قرآن کے ختم کی تحقیق اس باب کے چوتھے مسئلہ میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ (۲۷)

قرآن کے ختم کے وقت سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھنا بعض مشائخ کی نزدیک مستحب نہیں اور عراق کے مشائخ نے اسکو مستحسن جانا ہے اگر ختم فرض نماز میں ہو تو تکرار نہ کرے۔ کذا فی العالمگیری۔

ف

اگر سورۂ اخلاص وغیرہ کی تکرار حدیث سے ثابت نہیں ہے تو یہ براطریقہ ہے چوتھے مسئلہ میں اس کی تحقیق ہوئی۔

مسئلہ (۲۸)

اگر سجدہ تلاوت کی آیت کا ہجا کیا تو سجدہ واجب نہیں اگر اسکو پڑھا تو واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ (۲۹)

اگر کافر سے سجدہ تلاوت کی آیت سننے میں آئے تو سجدہ تلاوت واجب

ہوتا ہے اسواسطے کہ سجدہ تلاوت کا سبب پڑھنے والے کے حق میں پڑھنا ہی اور سننے والے کے حق میں سننا ہے اور یہ پایا گیا اور اسی سبب سے اگر بچے اور دیوانے اور حائض اور نفسا سے آیت سجدہ سننے میں آئے تو بھی سجدہ واجب ہوتا ہے اور کہا گیا کہ بچے اور دیوانے کے پڑھنے سے واجب نہیں ہوتا۔ کذافی تبیین الحقائق۔

مسئلہ (۳۰)

کوئی شخص سویا ہوا نیند میں سجدہ کی آیت پڑھا پھر اسکو خبر دی گئی تو سرخسی کے نزدیک اسپر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوا اور بعضوں کے قول میں واجب ہوتا ہے۔ حموی نے کہا واجب ہونا صحیح ہے اسواسطے کہ عبادات میں احتیاط کرنا چاہیئے اور عالمگیری میں ہے کہ سجدے کا واجب ہونا اصح ہے

مسئلہ (۳۱)

سوئے ہوئے شخص نے نیند میں سجدے کی آیت پڑھی اور جاگتے ہوئے لوگوں نے سنی تو ان پر سجدہ واجب ہے یہی صحیح۔ کذافی المضمرات

مسئلہ (۳۲)

سواری پر سجدے کی آیت کوئی پڑھے تو سر کے اشارہ سے سجدہ ادا نہیں ہوتا (یعنی سر جھکانے سے ادا نہیں ہوتا اسواسطے کہ سجدہ واجب ہے پس قیاساً بغیر عذر کے اشارہ سے جائز نہیں ہوگا لیکن یہ سجدے کا جائز ہونا علماء کے نزدیک مستحسن ہے اسواسطے کہ تلاوت ہمیشہ عمل میں آنے کا کام ہے اور بمنزلہ نفل کے ہے پس سواری سے اترنے کو شرط ٹھیرانے میں حرج و تکلیف ہوتی ہے اگر زمین پر آیت سجدۂ تلاوت کرے اس کا سجدہ

سواری پر سوار ہو کے اشارہ سے ادا کرے تو جائز نہیں اسواسطے کہ جو کمال
کے طور پر واجب ہو وہ نقصان کے طور پر ادا نہیں ہوتا۔

مسئلہ (۳۳)

سواری پر سجدے کی ایک آیت کئی بار پڑھا اس پر ایک سجدہ واجب ہے
اور جو شخص اس کے ساتھ چلتا ہے اس پر ہر بار کے پڑھنے میں سجدہ واجب
ہے کذا فی فتاوی قاضی خاں۔

ف

یہ اس سبب سے کہ سواری ایک مجلس کے حکم میں ہے اسی سبب
نفل نماز سواری پر جائز ہے۔

مسئلہ (۳۴)

حائض عورت اگر سجدے کی آیت پڑھے اس پر سجدہ واجب نہیں
اسواسطے کہ اس کو فرض معاف ہے پس واجب بطریق اولیٰ معاف
ہوگا کذا فی المنافع۔

مسئلہ (۳۵)

اگر طوطے سے سجدہ کی آیت سنا جائے تو سجدہ واجب نہیں وہو المختار
کذا فی عالمگیری۔

مسئلہ (۳۶)

سجدۂ تلاوت میں یہ پڑھنا چاہیئے سبحان ربنا ان کان وعد ربنا
لمفعولا اور صحیح تر یہ ہے جو نماز کے سجدے میں کہتے ہیں سجدہ
تلاوت میں بھی وہی کہے۔ کذا فی الکفایہ عن المبسوط۔

ف

اس مسئلہ کی تحقیق باب دوم میں احادیث سے معلوم ہوگی۔

مسئلہ (۳۷)

ایک مجلس میں اگر قرآن ختم کیا تو اس پر چودہ سجدے واجب ہو گئے

مسئلہ (۳۸)

کھڑے ہو کر سجدۂ تلاوت کرنا افضل ہے بی بی عائشہؓ سے ایسی ہی روایت ہے۔ کذا فی تبیین الحقائق۔

ف

اس مسئلہ کی تحقیق باب اول کی چودھویں آیت کے فائدے میں مذکور ہے۔

مسئلہ (۳۹)

سجدے کی تلاوت کی آیت فارسی زبان میں پڑھا تو امام اعظمؒ کے نزدیک معنی سمجھو یا نہ سمجھو سجدہ واجب ہوتا ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے نزدیک اگر پڑھنے والا قرآن پڑھتا ہو سمجھتا ہے تو واجب ہوتا ہے اگر نہیں تو نہیں اور صحیح مذہب یہی ہے سب اماموں کے نزدیک واجب ہوتا ہے۔ کذا فی العالمگیری۔

مسئلہ (۴۰)

سجدۂ تلاوت کی ابتدا اور انتہا میں تکبیر کہنا چاہیے یہی مختار ہے۔ کذا فی جامع المضمرات۔

اور حسن نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ ابتدا میں تکبیر کہے انتہا میں نہیں اور کہا گیا ابتدا میں سب کے نزدیک تکبیر کہنا چاہیے اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں۔ کذا قال البرجندی۔

ف

کھڑے ہو کر سجدہ کرنا مستحب ہے اس کی تحقیق باب اول میں (۱۴۴) آیت میں مذکور ہے اور سجدہ کے بعد کھڑے ہونے میں اختلاف ہے۔ کذا فی رد المحتار۔

مسئلہ (۱۴۱)

آفتاب طلوع وغروب ہوتے وقت اور مکروہ وقتوں میں آیت سجدہ پڑھی جائے تو امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک ایسے وقت سجدہ کرنا جائز ہے۔ کذافی مطالب المومنین عن عیون المسائل اور امام ابو یوسف سے بھی مروی ہے کہ اوقات مکروہہ میں سجدہ ادا نہ کرے۔ اسی پر فتوی ہے۔ قاضی خاں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ جائز نہیں۔

مسئلہ (۱۴۲)

سجدۂ تلاوت کی تاخیر نماز میں مکروہ ہے اور خارج نماز مکروہ نہیں اور طحاوی نے کہا مطلقاً مکروہ ہے یہی صحیح تر ہے ظاہر یہ ہے کہ نماز کے خارج مکروہ تنزیہی ہے۔ کذا فی بحر الرائق۔

ف

سجدۂ تلاوت جو نماز سے خارج ہو امام محمدؒ کے نزدیک اسکو جب کا جب ادا کرنا واجب نہیں بلکہ تمام عمر میں ادا کر لیا تو بس ہے دیری سے گناہ نہیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک جب کا جب ادا کرنا واجب ہے اور امام اعظمؒ سے یہ دونوں روایتیں آئی ہیں لیکن دیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے اسواسطے کہ بھول جانے کا خوف ہے اور جو سجدہ نماز میں ہو اس کو جب کا جب ادا کرنا واجب ہے اسواسطے کہ وہ نماز کا جزو ہو گیا ہے اس کو دیر کرنے سے

گنہگار ہوتا ہے اور ادا کرے اس کو جب تک نماز میں ہے یا بعد سلام کے۔ کذا فی ردالمحتار۔ اور جسکو سجدہ تلاوت کرنے میں کوئی عذر رہو اس کو یہ کہنا مستحب ہے سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر کذا فی ردالمحتار

نماز میں سجدہ تلاوت کے ادا کرنے میں دیر ہو تو سجدۂ سہو لازم ہو گا کذا فی باب سجود السہو من ردالمحتار۔

مسئلہ (۴۳)

اگر سجدہ کی آیت رکوع یا سجدے میں پڑھا تو سجدہ واجب نہیں ہوتا کذا فی فتاوی عالمگیری کہا رضی اللہ عنہ نزدیک میرے یہ بات ہے کہ سجدہ واجب ہوتا ہے لیکن اسی رکوع یا سجدے میں وہ سجدۂ تلاوت ادا ہو جاتا ہے کذا فی الظہیریہ انتہی۔ کہتا ہوں میں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سجدہ تلاوت نماز کے رکوع سے ادا ہو جائے گا اور نماز کا سجدہ نیت پر موقوف نہیں ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

مسئلہ (۴۴)

اگر کسی شخص پر چند سجدے تلاوت واجب ہیں اسکو فلاں فلاں سورت کا سجدہ کرتا ہوں کرکے نیت کرنا ضرور نہیں۔ کذا فی ردالمحتار۔

ف

سجدۂ تلاوت میں ترتیب واجب نہیں جیسا نماز میں صاحب ترتیب پر قضائے فوائت کی ترتیب واجب ہے

مسئلہ (۴۵)

سجدۂ تلاوت جو نماز سے خارج ہے اگر سجدے کے عوض رکوع کرے تو

بھی ادا ہوتا ہے۔ کذا فی در المختار۔

مسئلہ (۴۶)

اگر سجدہ کی آیت پڑھا اور سجدہ کا حرف نہیں پڑھا تو سجدہ واجب نہیں ایسا ہی اگر سجدے کا حرف پڑھا اور اکثر آیت نہیں پڑھا تو سجدہ واجب نہیں خزانۃ الروایات میں غیاثیہ سے نقل کیا ہے کہ اس صورت میں معتبر یہ ہے کہ آدھی آیت سے زیادہ سجدہ کے حرف کیساتھ پڑھا تو سجدہ واجب ہوتا ہے کہ اکثر آیت سجدہ کے آگے ہو یا بعد انتہی۔

مسئلہ (۴۷)

تلاوت کرنیوالے کی مجلس مختلف ہو اور سننے والے کی مجلس مختلف نہ ہو تو سننے والے پر دوبارہ سجدہ واجب نہیں اسی پر فتوی ہے کذا فی السراجیہ مجلس مختلف نہیں ہوتی اگر ایک لقمہ کھایا ایک گھونٹ پانی پیا یا اُٹھ کھڑا ہوا یا ایک دو قدم چلا یا جو سوار تھا وہ اتر آیا جو اترا تھا وہ سوار ہوا یا مکان یا مسجد کے جانب سے دوسری جانب میں گیا تو مجلس مختلف نہیں ہوتی۔ اگر مکان بڑا ہے بادشاہ کے مکان کے جیسا تو مجلس مختلف ہوتی ہے سجدے کی جو جگہ کہ مقتدی اس میں کھڑے ہوتے ہیں نماز صحیح ہے وہ ایک مکان کے حکم میں ہے کشتی چلنے سے سوار کی مجلس مختلف نہیں ہوتی جانور کے چلنے سے سوار کی مجلس مختلف ہوتی ہے اگر جھاڑ کی ایک ڈالی پر سجدے کی آیت پڑھکر دوسری ڈالی پر اسی آیت کو پڑھا تو تکرار سجدہ واجب ہے یہی صحیح ہے۔

ف

بتیسویں مسئلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جانور کے چلنے سے سوار کی مجلس مختلف نہیں ہوتی اور اس مسئلہ میں اس کا خلاف پایا جاتا ہے اور ایسا ہی

آئندہ گھوڑے اور گدھے کے چکی کے مسئلہ میں اگر جو شخص حوض میں تیرتا ہوا سجدہ کی آیت مکرر پڑھا امام محمدؒ نے کہا کہ اگر حوض مسجد کے برابر ہے تو دوبارہ سجدہ واجب نہیں اور صحیح یہ ہے کہ سجدہ دوبارہ واجب ہے۔ کذا فی فتاوی قاضی خاں۔

اگر سجدے کی آیت پڑھکر تسبیح اور تہلیل پڑھا پھر وہی آیت پڑھا تو سجدہ مکرر واجب نہیں۔ اگر چلتا ہوا سجدہ کی آیت کو تکرار کیا ہر مرتبہ کے پڑھنے سے ایک ایک سجدہ واجب ہوگا اگر گھوڑے یا گدھے کی چکی کے اطراف سجدہ کی آیت تکرار کیا تو ہر مرتبہ میں سجدہ واجب ہوگا۔ یہی صحیح ہے۔ کذا فی عالمگیری اگر زیادہ کام کیا جیسے کھایا پیا یا لیٹا یا بیچا یا خرید کیا ایسی صورت میں مجلس مختلف ہوتی ہے اور تکرار آیت سے تکرار سجدہ واجب ہوتی ہے۔ کذا فی عالمگیری۔ اور یہی حکم نکاح کرنے یا دو کلموں سے زیادہ بات کرنے اور بچہ کو دودھ پلانے کا ہے کوئی نماز کی رکعتوں میں سے ہر رکعت میں سجدہ کی آیت مکرر پڑھے تو امام محمدؒ کے نزدیک تکرار سجدہ واجب ہے اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تکرار سجدہ واجب نہیں کذا فی فتح القدیر۔ اگر بیٹھا ہوا شخص لیٹ گیا تو مجلس مختلف نہیں ہوتی کذا فی بحر الرائق۔ کھڑے ہونے سے مجلس جدا نہیں ہوتی کذا فی الہدایہ یہاں نفع المفتی والمسائل کے مسائل تمام ہوئے یہ مسائل ذیل درمختار اور رد المحتار کا ترجمہ ہیں۔

مسئلہ (۴۸)

قرآن شریف میں جملہ پندرہ سجدے ہیں حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک سورۂ حج کا دوسرا سجدہ ثابت، واجب نہیں حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک سورۂ صٓ کا سجدہ عزایم سجود سے نہیں یعنی ضروری نہیں مستحب ہے اور حضرت

امام مالک کے نزدیک سورۂ النجم اور سورۂ انشقاق اور سورۂ علق کے سجدے ثابت نہیں اور حضرت امام احمد کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں۔ کذافی ردالمختار و معالم التنزیل۔

مسئلہ (۴۹)

تمام قرآن میں پندرہ جگہ سجدہ ضرور ہے کذافی موضح القرآن و معالم التنزیل

مسئلہ (۵۰)

حضرت امام اعظم کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب ہے اور حضرت امام شافعی کے نزدیک سنت کذافی موضح القرآن۔

ف

ہر سورت میں سجدہ واجب ہونے اور نہ ہونے کے احادیث باب دوم میں ہر سورت کے فضائل کے ساتھ مذکور ہوئے ہیں۔

مسئلہ (۵۱)

سورۃ النمل میں محل سجدہ کسائی کی قرأت پر (الا) کی تخفیف سے (وما یعلنون) کے بعد ہے اسواسطے کہ اصل یوں ہے۔ (الا یاقوم اسجدوا۔) یعنی اے قوم سجدہ کر پس طلب سجدے کی آیت (وما تعلنون۔ پر تمام ہوئی پس اس آیت کے تمام ہوئے بعد سجدہ کرنا چاہیئے۔ برخلاف عام قرأت کے سجدے کا مضمون عظیم پر تمام ہوتا ہے عام قرأت کے اعتبار کرتے (الا) کی تشدید سے (رب العرش العظیم) کے نزدیک ہے اور بھی اولیٰ ہے۔ اور سورۂ ص میں زیلعی کے نزدیک (راکعا و اناب) کے نزدیک ہے اور (وحسن مآب) کے نزدیک سجدہ کرنا اولیٰ ہے۔ اور سورت حٰم السجدہ میں امام شافعی کے نزدیک (ان کنتم ایاہ تعبدون)

کے نزدیک ہے اور (وھم لا یسأمون) کے نزدیک سجدہ کرنا اولیٰ ہے اسواسطے کہ اگر سجدہ محل اول میں واجب ہوا ہے تو محل ثانی میں ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا اگر محل ثانی میں سجدہ واجب ہے تو محل اول میں ادا کرنے سے ادا نہو گا جیسا کہ وقت آنے کے پہلے نماز پڑھیں تو نماز نہیں ہوتی آیت سجدہ پڑھنے کے ساتھ سجدۂ تلاوت واجب نہیں یعنی سجدہ کی آیت پڑھی بعد دیر سے سجدہ کرے تو مضائقہ نہیں۔

ف

سجدہ میں دیر ہونیکی تحقیق ۴۱ مسئلہ میں مذکور ہے۔

مسئلہ (۵۳)

سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے تین سبب ہیں پڑھنا یا سننا یا مقتدی ہونا کذا فی درالمختار۔ پس بہرہ پڑھا تو اس پر سجدہ واجب ہے اگرچہ نہ سنے اگر بہرہ کے سامنے اور کوئی پڑھے تو بہرہ پر سجدہ واجب نہیں اور مقتدی امام کے پڑھنے کو نہیں سنا اور نزدیک نہ ہو تو بھی اسپر سجدہ واجب ہے۔

مسئلہ (۵۴)

اگر آیت سجدہ کو رکوع یا سجدہ یا تشہد میں پڑھا یا مقتدی پڑھا تو سجدہ واجب نہیں اسواسطے کہ اس مقام میں پڑھنا منع ہے کذا فی رد المحتار۔

ف

یہ صورت داخل نماز میں ہے اور خارج نماز کا حکم (۴۲) مسئلہ میں مذکور ہے

مسئلہ (۵۴)

اگر مقتدی پڑھا تو نماز میں داخل ہے سو اسپر سجدہ واجب نہیں نہ نماز میں نہ نماز کے بعد اور جو شخص خارج نماز میں ہے اس پر واجب ہے۔

مسئلہ (۵۵)

سجدۂ تلاوت کے شروط نماز کے شروط کے موافق ہیں جیسے طہارت ستر عورت وغیرہ سوائے تکبیر تحریمہ کے یعنی سجدۂ تلاوت میں تکبیر تحریمہ فرض نہیں اور تعین کرنا نیت کا بھی فرض نہیں مثلاً فلاں آیت کا سجدہ کرتا ہوں لیکن سجدۂ تلاوت کی نیت فرض ہے اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھنے کیساتھ ہی سجدہ کیا تو سجدۂ تلاوت کی نیت بھی فرض نہیں۔

مسئلہ (۵۶)

جس پر نماز کا ادا کرنا اور قضا پڑھنا فرض ہے اس شخص پر سجدہ تلاوت کا ادا اور قضا واجب ہے پس جنب اور نشہ والا اور سویا ہوا قضا کرنا چاہیئے اور کافر اور حائض اور بچہ اور نفساء پر واجب نہیں۔

مسئلہ (۵۷)

اگر کوئی شخص کافر اور بچہ اور جنب اور حائض اور نفساء اور سونے والے سے سجدہ کی آیت سنے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے اور بالکل دیوانہ شخص سے سننے میں آئے تو سننے والے پر واجب نہیں۔

مسئلہ (۵۸)

نماز میں واجب ہوا سو سجدہ کو نماز ہی میں ادا کرنا واجب ہے اسواسطے کہ وہ نماز کا جزو ہوا ہے اگر نماز میں ادا نہیں کیا خارج میں ادا نہیں ہوتا بلکہ ترک کرنے کے سبب گنہگار رہتا ہے اسکو توبہ کرنا لازم ہے اگر وہ نماز جس میں سجدہ ترک کیا تھا۔ فاسد ہوئی تو وہ سجدہ خارج نماز میں ادا ہوگا اسواسطے کہ وہ خارج نماز کے حکم میں ہوا اور صلوتیہ نرہا۔

مسئلہ (۵۹)

سجدۂ تلاوت سجدہ کرنے سے ادا ہوتا ہے اور رکوع کرنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے

بشرطیکہ یہ سجدہ اور رکوع خاص سجدۂ تلاوت کے واسطے ہو نماز کے سجدے اور رکوع سے ادا نہیں ہوتا۔

مسئلہ (۶۲)

سجدۂ تلاوت ادا ہوئے بعد کھڑے ہو کر دو تین آیت پڑھکر رکوع کرنا مستحب ہے اگر سجدہ سورہ کے اخیر میں ہو تو دوسرے سورہ سے پڑھنا چاہیئے

مسئلہ (۶۳)

سجدۂ تلاوت نماز کے خارج بھی رکوع کرنے سے ادا ہوتا ہے۔

مسئلہ (۶۴)

سجدہ تلاوت نماز کے رکوع وسجود سے بھی ادا ہوتا ہے بشرطیکہ فوراً نماز کا رکوع وسجود ادا کرے یعنی سجدے کی آیت پڑھتے ہی اگر دو تین آیت کے بعد نماز کا رکوع یا سجود کرے اور فوراً رکوع وسجود نہیں کیا تو تلاوت کے واسطے خاص سجدہ ضرور ہے۔ درالمختار۔ ردالمختار۔

مسئلہ (۶۵)

اگر امام نماز جہریہ میں سجدۂ تلاوت کی نیت رکوع میں کر لیا اور مقتدی نیت نہیں کیا تو مقتدی کا سجدۂ تلاوت ادا نہیں ہوا پس مقتدی سلام کے بعد سجدۂ تلاوت ادا کرے اور پھر قعدہ کا ارادہ کرے اگر قعدہ کا اعادہ نہیں کیا تو نماز فاسد ہوئی اسواسطے کہ سجدۂ تلاوت قعدہ اخیرہ کو زائل کر دیتا ہے جیساکہ سجدۂ صلوٰۃ زائل کرتا ہے اور سجدۂ سہو زائل نہیں کرتا یعنی سجدۂ سہو کے بعد قعدہ فرض نہیں۔

مسئلہ (۶۶)

سریہ نماز میں امام کی نیت رکوع کے باب میں جو ہے وہ نیت مقتدی کو بھی کافی ہے۔

مسئلہ (۶۷)

جو سجدۂ تلاوت نماز میں واجب ہوا اسکو نماز ہی میں ادا کرنا چاہیئے اسواسطے کہ وہ نماز کا جزؤ ہوگیا اگر نماز میں ادا نہیں کیا تو مصلی گنہگار ہوگا اور اس کو توبہ کرنا لازم ہے اور نماز میں سجدۂ تلاوت کو ترک کیا اور نماز کا فساد ظاہر ہوا تو اس سجدۂ تلاوت کو خارج نماز ادا کرنا چاہیئے۔

مسئلہ (۶۸)

اگر نماز میں سجدۂ تلاوت کو بھول گیا اور اگر سلام کے بعد بھی یاد آ ئے تو نماز کے مخالف ؤمعافی کام کرنیکے آگے سجدۂ تلاوت ادا کرے اور سجدۂ سہو دیوے۔

مسئلہ (۶۹)

اگر نماز میں داخل ہے سو شخص اپنے غیر سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ نہ کرے بلکہ بعد نماز کے سجدہ کرے اگر نماز میں سجدہ کیا تو جائز نہیں بعد نماز کے اس سجدہ کا اعادہ کرے اور نماز کا اعادہ کرنیکی حاجت نہیں اگر تلاوت کرنے والے کی متابعت کیواسطے سجدہ کیا تو نماز فاسد ہوگی۔

مسئلہ (۷۰)

اگر خارج نماز ایک آیت سجدہ کی پڑھی پھر نماز میں وہی آیت پڑھی تو اور ایک سجدہ کرنا چاہیئے اگر خارج نماز سجدہ نہیں کیا ہے تو نماز میں سجدہ کرنے سے وہ سجدہ بھی ادا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ نماز میں کا سجدہ تلاوت قوی ہے بعضوں کے نزدیک ادا نہیں ہوتا اور اگر نماز میں ایک آیت سجدہ کی پڑھکر پھر بعد نماز وہی آیت پڑھی تو اس میں بھی اختلاف ہے یہ اختلاف مجلس کے مختلف ہونے اور نہ ہونے پر واقع ہے۔

مسئلہ (۷۱)

تکرار سجدۂ تلاوت تین چیز کے جدا ہونے سے لازم ہوتی ہے۔ پہلی سجدے کی آیت پڑھنی کا جدا ہونا۔ دوسری سجدے کی آیت سننے کا جدا ہونا۔ تیسری سجدہ کی آیت پڑھنے اور سننے کی مجلس کا جدا ہونا۔ یعنی ایک آیت پڑھی یا سننے اور سجدہ کیا پھر دوسری اور ایک آیت پڑھے یا سنے تو پھر دوسرا سجدہ کرنا چاہیئے اور ایک مجلس میں ایک آیت پڑھے یا سنے پھر وہی آیت دوسری مجلس میں پڑھے یا سنے تو دوسرا سجدہ کرنا۔ اور درود شریف واجب ہونے کا بھی حکم یہی ہے یعنی اسم مبارک ہر بار ذکر کرنے یا سننے یا مجلس کے جدا ہونے سے درود واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ (۷۲)

اگر ایک آیت ایک مجلس میں کئی مرتبہ پڑھے یا سننے تو بعض کہتے ہیں اول مرتبہ میں سجدہ کرنا اولی ہے اسواسطے کہ یہ سبب ہے اور بعض کہتے ہیں آخر مرتبہ میں سجدہ احتیاط ہے اسواسطے کہ اس میں اگلے سجدے داخل ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ (۷۳)

قرآن کی تلاوت میں سجدہ کی آیت کو ترک کرکے تلاوت کرنا مکروہ ہے اسواسطے کہ اس میں نظم قرآن کو توڑنا ہے اور تالیف قرآن کو بدلنا ہے یعنی قرآن کی آیت کی ترتیب کو بگاڑنا ہے اور قرآن کی آیات کی ترتیب کے موافق پڑھنے کا حکم ہے اور یہ کراہۃ تحریمی ہے امام محمد نے کہا اس میں ترک کرنے میں بعض آیت قرآن کو ترک کرنا لازم آتا ہے یہ مسلمانوں کا کام نہیں اور سجدہ سے بھاگنا ہے اور یہ مومن کے اخلاق سے بعید

ہے قال اللہ تعالیٰ فَاِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ - یعنی قرآن کو اسکی تالیف کے موافق پڑھو۔

ف

اس سے معلوم ہوا قرآن کے آیات کی ترتیب کے خلاف پڑھنا مکروہ ہے اور سورتوں کی ترتیب کا خلاف احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت سرور عالم جمعہ کے صبح کی نماز میں الم السجدۃ اور سورہ دھر پڑھتے تھے اور منتہی الادب فی لسان العرب میں لکھا ہے و اختصر السجدۃ خواند سورۃ را کہ دراں سجدہ بود و گذاشت آیت سجدہ را تا سجدہ کردہ نشود یا آیت سجدہ جدا کردہ خواند تا سجدہ نماید وقد نہی عنہما انتہی بعبارتہ آیت سجدہ پڑھنا اور باقی ترک کرنیکی کراہتہ اس سبب سے ہے کہ فقہائے تعیین قراۃ کو منع کیا ہے اور اس کے دلائل کو لکھا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

مسئلہ (۷۴)

سجدہ کی ایک ہی آیت پڑھنا مکروہ نہیں لیکن آگے کی آیت یا بعد کی آیت سے ملا کر پڑھنا اچھا ہے تاکہ تفضیل کا وہم نہ ہو۔

مسئلہ (۷۵)

سجدہ کی آیت آہستہ پڑھنا چاہیئے اسواسطے کہ اگر سننے والے سستی سے سجدہ نہ کریں تو گناہ میں گرفتار ہوجائیں گے۔

مسئلہ (۷۶)

اگر ہر شخص سجدہ کی آیت کا ایک ایک کلمہ پڑھے تو سجدہ واجب نہیں اسواسطے کہ اکثر آیت سجدے کے لفظ کے ساتھ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے

مسئلہ (۷۷)

سجدہ کی ہر ایک آیت پڑھ کے سجدہ کرنا حاجت برآنے کے واسطے کافی ہے، اور ہر آیت کے درمیان سجدہ کرنے سے نظم قرآن میں خلل واقع نہیں ہوتا پس یہ عمل مکروہ نہیں۔

مسئلہ (۷۸)

نعمت حاصل ہو یا بلا دفع ہو تو سجدۂ شکر مستحب ہے۔

مسئلہ (۷۹)

سجدۂ شکر کا طریقہ سجدۂ تلاوت کے مانند ہے۔

مسئلہ (۸۰)

نماز کے بعد سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے اس واسطے کہ یہ دین میں نئی بات نکالنا ہے۔

سجدۂ فاطمی کی حدیث موضوع باطل بے اصل ہے۔

صاحب ردالمحتار نے لکھا ہے کہ ایک شخص نماز کے بعد سجدہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اسکی اصل وسند ہے میں نے اس سے یہ تحقیق بیان کیا تو اس عمل سے باز آیا۔

مسئلہ (۸۱)

امام کو مکروہ ہے کہ سجدہ کی آیت آہستہ پڑھے اور ایسا ہی عید اور جمعہ اور ظہر میں اسواسطے کہ لوگ سجدہ ترک کریں گے یا شبہ میں واقع ہوں گے۔ اگر امام سجدۂ تلاوت آہستہ پڑھکر نماز کے رکوع میں جلد ملا لیوے تو مکروہ نہیں یہ بحث اوپر مذکور ہوئی ہے۔

مسئلہ (۸۲)

اگر منبر پر سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھے تو سجدہ کرے اور سننے والے بھی سجدہ کریں چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سجدہ کی آیت پڑھی نیچے اتر کر سجدہ کیا۔ اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

مسئلہ (۸۳)

رد المحتار میں ہے کہ قرآن کو ہاتھ لگانے کیواسطے باوجود قدرت وضو کے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ (۸۴)

رد المحتار نیت کے باب میں لکھا ہے کہ سجدۂ تلاوت کیواسطے نیت واجب ہے اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھے اور جلد سجدہ کرے تو نیت واجب نہیں اگر چند سجدے واجب ہوں ہر سجدہ کی نیت واجب نہیں۔

مسئلہ (۸۵)

اور جمعہ کے باب میں لکھا ہے کہ قرآن کا سننا فرض کفایہ ہے۔

مسئلہ (۸۶)

باب ادراک الفریضہ میں لکھا ہے کہ سجدۂ تلاوت خارج صلوٰۃ جب کا جب واجب نہیں بلکہ نماز میں جب کا جب واجب ہے۔

مسئلہ (۸۷)

اور باب السجو والظہیریہ میں لکھا ہے نماز میں سجدۂ تلاوت کو دیر ہو تو سجدۂ سہو لازم آتا ہے۔

مسئلہ (۸۸)

فصل القرأۃ میں لکھا ہے سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سورہ کا حفظ فرض عین ہے،

مسئلہ (۸۹)

اور فصل القرأۃ میں لکھا ہے تلاوت قرآن میں مد کو ترک کرنا حرام ہے۔

مسئلہ (۹۰)

قرآن کی ایک آیت جس سے نماز جائز ہو ہر شخص پر اسکا حفظ کرنا فرض عین ہے افضل ہے نفل نماز سے اور مسائل فقہ کا سیکھنا ان دونوں سے افضل ہے در مختار۔ فصل قرأۃ۔

مسئلہ (۹۱)

قرآن پکار کر پڑھنا ایسے لوگوں کے پاس جو کسی شغل میں ہوں اور اس کو سنتے نہ ہوں مکروہ ہے کیونکہ اس میں قرآن کی سبکی ہے۔ نصاب الاحتساب باب ۴۶۔

مسئلہ (۹۲)

ہمارے مشائخ نے اس فقیر کو صدقہ دینا مکروہ جانا ہے کہ بازاروں میں قرآن پڑھتا ہے تا اسکو سرزنش ہو۔ نصاب الاحتساب باب ۴۶۔

ف

قال اللہ تعالیٰ تبارک تعالیٰ وَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی نیک کام پر مدد کرو اور برے کام پر مدد مت کرو اور آیت (وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ) سے سائل کو جھڑکنا منع ثابت ہوتا ہے اسکو دینا ثابت اور واجب معلوم نہیں ہوتا۔ اسواسطے (لا تنہر) کے معنی (مت جھڑک) ہے اس سے سائل کو دینا ثابت نہیں ہے لیکن فسق و فجور کو اپنے سوال کا وسیلہ ٹھیرانے والے اور بھیک مانگنے والے اسی حکم سے مستثنیٰ اور خارج ہیں یعنی ایسے سائلوں کو دینا منع ہے اس لئے کہ ناچنا۔ گانا اور جھوٹے قصے۔ اور جھوٹے مرثیہ پڑھنا

اور بھیک مانگنا اور مسخراپن سے لوگوں کو ہنسانا وغیرہ حرام ہے۔ ایسے سائلوں کو دینا ان بُرے کاموں پر مدد کرنا ہے اور ایسی مدد آیت وحدیث سے منع ہے۔ کما لایخفی۔ اور حضرت مصلح الدین شیخ سعدی ہادی کا قول سے بدونیک رابذل کن سیم وزر ؛ کہ ایں کسب خیرست وآں دفع شر عین مصلحت ہے۔ کافروں کو دینا جائز ہے اسواسطے کہ اس نے کفر کو بھیک مانگنے کا ذریعہ وسیلہ سبب نہیں ٹھیرایا ہے۔ اور کافر کو دینا لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور حدیث تصدقوا علی الادیان کلھا سے ثابت ہے مگر واجب صدقات کافر کو دینا جائز نہیں مثلاً زکوٰۃ وغیرہ۔ جمعہ کے روز جو فقرا مسجد کے اندر سوال کرتے ہیں ان کو دینا درست نہیں اور جو باوجود قوت وتوانائی کے مانگتے ہیں ان کو بھی دینا درست نہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق صاحب ردالمحتار نے باب الجمعہ میں خوب بہ تفصیل تمام لکھی ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیراجع الیہ اور حدیث میں جو وارد ہے کہ جو شخص گھوڑے پر سوار ہو اور مانگے تو بھی اسکو دینا چاہیئے۔ یہ حدیث فقہ کے مسائل کے خلاف نہیں اس لئے کہ اس حدیث کے یہ معنی ہیں جو شخص تونگر ہے ضرورت کے سبب اتفاقاً مانگے اسکو دینا چاہیئے مثلاً ایک شخص تونگر رات کو بستی میں آئے اور ضرورت کے سبب کھانا وغیرہ مانگے ایسے شخص کو باوجود تونگری مانگنا جائز ہے اور دوسروں پر اس کو دینا واجب ولازم ہے حدیث کے یہ معنی نہیں ہے کہ جو شخص تونگر فاسق فاجر بھیک مانگے جو کہ شرعاً وعقلاً کل دینوں میں حرام ومعیوب ہے۔ اسکو اپنی روزی کا وسیلہ اور ذریعہ ٹھیرائے ویسے شخص کو دینا اس حدیث سے ہرگز ثابت نہیں کہ یہ معنی قرآن اور دوسرے احادیث اور عقل ونقل کے مخالف ہیں۔

فقہ کے معتبر کتابوں میں جو مسئلہ صراحۃً مذکور ہو اس کے خلاف اعتقاد رکھنا اور ایسے واہی استدلالات کرنا گمراہی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ہاں مصلحت دنیوی کے واسطے شیخ مصلح الدینؒ کے قول پر عمل کرنا اور بات ہے لیکن ایسے دینے سے ثواب کی امید نہ رکھے بلکہ توبہ کرے خداتعالےٰ سے بخشش اور معافی چاہے۔

مسئلہ (۹۳)

ولو قرأ القراٰن فمرّ علی اسم النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فقرائۃ القراٰن علی تالیفہ ونظمہ وافضل من الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فی ذالک الوقت فان فرغ ففعل فھو افضل والا فلا شی علیہ۔ کذا فی الملتقط۔ ردالمحتار صفحہ ۵۶۱ قرآن شریف پڑھتے وقت حضرت کا اسم شریف پڑھنے میں آئے تو قرآن شریف پڑھنے میں مشغول رہنا افضل ہے۔ درود شریف پڑھنے سے اور بعد فراغت کے درود پڑھے تو یہ افضل ہے اگر نہ پڑھے تو بھی مضائقہ نہیں ایسا ہی لکھا ہے ملتقط میں اس لئے کہ قرآن شریف پڑھنے کی حالت میں اسپر درود شریف واجب نہیں ہوا تھا۔ یہاں یہ بات جاننا چاہیئے کہ عین تلاوت قرآن میں ادعیہ کا پڑھنا ثابت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سکتہ کرکے دعائیں پڑھکر پھر تلاوت شروع کرتے تھے حالانکہ دعاؤں کا پڑھنا واجب نہیں اور حضرت سرور عالم کا اسم شریف سننے یا کہنے کی حالت میں درود شریف واجب ہے اگرچہ تلاوت کیوقت واجب نہ ہوا بایں نام مبارک سنکر درود شریف پڑھنا دعاؤں کے پڑھنے سے افضل ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

ترجمہ کبیری شرح منیۃ المصلی

نماز میں قاری سے زلت (لغزش) ہوجاتی ہے اسکے احکام کا بیان یہ فصل نہایت ضروری امور میں سے ہے اس کی بنا ان قاعدوں پر ہے جو اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں نہ جیسے بعضوں کا وہم ہے کہ اس باب میں کوئی قاعدہ ہی نہیں جس پر احکام کی بنا ہو سکے بلکہ بات یہ ہے کہ جب اس فصل کے قاعدے معلوم ہوجائیں گے تو معلوم ہوجائیگا کہ جو جو فرعین کتابوں میں مذکور ہیں کس قاعدے پر مبنی اور کس قاعدے سے پیدا کی ہوئی ہیں۔ اور جو احکام مذکور نہیں ان کو اُن قاعدوں سے معلوم کرنا سہل ہوجائیگا۔ پس اب ہم اللہ سے مدد مانگتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن میں خطا کرنی یا تو اعراب میں یعنی حرکات وسکون میں ہوگی۔ اس میں تشدید کی خطا بھی داخل ہے تشدید والے حرف کو بے تشدید پڑھنا یا مد والے کو بلا مد پڑھنا اور بے تشدید کو تشدید سے اور بے مد کو مد سے پڑھنا یا خطا حروف میں ہوگی۔ یعنی اسطور سے کہ حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھے یا کوئی حرف بڑھادے یا کسی حرف کو گھٹادے یا آگے پیچھے کردے یا خطا کلموں اور جملوں میں ہوگی اسطور پر کہ ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ اور ایک جملہ کی جگہ دوسرا جملہ یا خطا وقف اور وصل میں ہوگی رُکنے کی جگہ نہ رکیں اور نہ رکنے کی جگہ رکیں متقدمین کے نزدیک قاعدہ ہے کہ اگر قاری اسطور پر بدل دے جسکا اعتقاد کفر ہوتا ہو تو اوپر کی سب قسم کی خطاؤں کی صورت میں فساد لازم آئیگا خواہ وہ خطا قرآن کا کلمہ یا جملہ قرآن میں آیا ہو یا نہ آیا ہو مگر یہ کہ جملوں کی تبدیل میں پورے وقف کیساتھ فصل کیا ہو تو فساد لازم نہیں آتا۔

ف

کلمہ کی خطا کی مثال فاما من اعطی وصدق بالحسنی فسنیسرہ کا

لِلْعُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ
لِلْیُسْرٰی جملے کی خطا کی مثال فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ
هَاوِیَہ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ

(اس قسم کی خطا ہونیکی آیات اس کتاب کے باب پنجم میں مذکور ہیں۔) اور اگر ایسی تبدیل قاری سے کی ہو جسکے اعتقاد سے کفر لازم نہ آئے پس اگر اس کی زبان سے نکلے ہوئے لفظ کا سا لفظ قرآن میں نہ ہو اور اس خطائی لفظ کا معنی اصل لفظ کے معنی سے بعید ہو اور اس لفظ کے معنی سے اصل لفظ کا معنی بالکل بدل جاتا ہو اس طور پر کہ ان دونوں لفظوں کے معنی میں کوئی سی مناسبت مطلقاً نہ ہو تو اس صورت میں بھی نماز فاسد ہو جائیگی (مثلاً) ھٰذَا الغُرَاب کی جگہ ھٰذَا الغیار پڑھا یہی حکم ہے فساد کا جبکہ غلط لفظ کا سا لفظ قرآن میں نہ ہو اور اسکے معنی بھی نہ ہو تا اس معنی پر قرآنی معنی بعید ہونے یا نہ ہونے کا حکم لگایا جا سکے (مثلاً) تبلی السرائر کی جگہ تبال السرائل یہ لفظ مہمل ہی پڑھے یعنی را کی جگہ لام پڑھے اگر غلط لفظ کا سا لفظ قرآن میں ہو اور اس لفظ کے معنی قرآن کے اصل لفظ کے مقصودی معنی سے دور تر ہو تاہم اس غلط لفظ کے معنی کی وجہ سے اصل لفظ کے معنی تغیر فاحش کے طور پر بدل جاتے نہ ہوں تو بھی امام ابو حنیفہ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی یہی بڑی احتیاط والی بات ہے ہاں بعض علماء نے کہا ہے کہ عموم بلویٰ کی وجہ سے یعنی ایسی غلطیاں ہر قسم کے لوگوں سے بکثرت ہونے کی وجہ سے نماز فاسد نہ ہوگی یہی ابو یوسف کا قول ہے اگر غلط لفظ کا سا لفظ قرآن میں نہ ہو مگر اس غلط لفظ سے معنی بدل جاتے نہ ہوں۔ جیسے قَوَّامِیْنَ کی جگہ قَیَّامِیْن تو اس مسئلہ میں اگلے مسئلہ کے برعکس اختلاف ہوا ہے یعنی امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تو نماز فاسد ہو جائیگی اور امام اعظم اور امام محمدؒ کے نز فاسد نہ ہوگی غرض کہ غلط لفظ کی

وجہ سے جب معنی بہت ہی بدل جاتے ہیں۔ تو اس غلط لفظ کا سا لفظ قرآن میں اور کسی جگہ پر پائے جانے کا لحاظ کیا گیا ہے اور امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے پاس غلط لفظ اور اصل لفظ کے معنی باہم موافق ہونے کا لحاظ کیا گیا ہے۔ الحاصل اس فصل میں ائمہ متقدمین کے یہی قاعدے ہیں جو مذکور ہوئے۔ رہے متاخرین جیسے محمد بن مقاتل اور محمد بن سلام اور اسماعیل زاہدی اور ابو بکر بن سعید بلخی اور ہندوانی اور ابن الفضل وغیرہ ان سب کا اتفاق اس امر پر ہے کہ اعراب میں خطا ہو تو نماز مطلقاً فاسد نہیں ہوتی گو اس غلطی کی وجہ سے ایسی بات پیدا ہو جائے جس کا اعتقاد کفر ہو کیونکہ اکثر لوگوں کو اعراب کی آئین کی تمیز نہیں ہے۔ چنانچہ قاضی خان نے یہی کہا ہے غرضکہ متاخرین کے قول میں آسانی اور متقدمین کے قول میں احتیاط ہے کیونکہ اگر غلط لفظ قصداً پڑھے یا غلط لفظ کے معنی کا قصد کرے تو کفر ہوگا اور جو کفر ہو سو قرآن میں محسوب نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں ابن الہمام کے قول سے وہ کافروں کا کلمہ کفر کہنے والا ٹھیریگا اور اس سے نماز فاسد ہی ہوگی جیسے اس صورت میں کہ سہو سے لوگوں کی معمولی بات نماز میں کہدے گو وہ کفر نہ ہو تو پھر جب کفر کا کلمہ ہو جائے تو نماز کسطرح فاسد نہ ہوگی انتہی۔ اگر خطا ایسی ہو کہ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پیدا ہو جائے پس اگر ان دونوں حرفوں میں بغیر کسی مشکل کے فرق و امتیاز ممکن ہو جیسے صاد اور طاء) مثلاً الصلحات کی جگہ الطالحات پڑھے تو اس سے بالاتفاق نماز فاسد ہوگی اگر ان دونوں حرفوں میں فرق و امتیاز مشقت کے ساتھ ہوتا ہو جیسے (ض اور ظ اور ص اور س اور ط اور ت) تو اسمیں اختلاف ہے بہتوں کے نزدیک رد و بدل سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ یہ بلوئے یعنی مذکور حروف کا باہمی فرق و امتیاز سے عاری ہونا عام ہو گیا ہے ابو منصور عراقی کہتے ہیں کہ اصل حرف اور غلط حرف کے فرق و امتیاز کا دشوار ہونا یا دشوار نہ ہونا

دیکھا جائیگا اور انہیں کا قول ہے کہ جس کلمہ میں ع یا ح یا ق یا ط یا ت یا س یا ص۔ ہو اور ان حروف میں سے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف منہ سے نکالے مثلاً ع کی جگہ ء و بالعکس یا ط کی جگہ ت و بالعکس یا س کی جگہ ص۔ و بالعکس تو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی ابن مقاتل کا قول ہے اصل حرف اور غلط حرف کے مخرجوں کے باہم قریب ہونے یا قریب نہونے کا لحاظ کیا جائے گا۔ غرضکہ متاخرین کے قول کے نظر کرتے فروع یعنی غلط خوانی کے جزئیات کسی خاص قاعدے کے ضبط میں نہیں آسکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ متقدمین ہی کے قول کو لیا جائے کیونکہ ان کے قاعدوں کا ضبط ہوگیا ہے اور ان کے قول میں بڑی احتیاط ہے اور یہی سبب ہے کہ غلط خوانی کے حکم کے بہت سی جزئیات (خاص خاص مسئلے) فتاوی کی کتابوں میں انہیں قواعد متقدمین پر ڈھالے گئے ہیں۔

زلت القاری کے مسائل جو ائمہ متقدمین و متاخرین سے مذکور نہیں ہیں ان کو ان ائمہ سے نقل کئے ہوئے مسائل پر قیاس نہیں کرسکتے مگر اسی صورت میں کہ قیاس کرنے والے کو عربی لغت وادب و معانی وغیرہ کا جسکی ضرورت علم تفسیر میں ہوا کرتی ہے۔ خوب علم ہو جب ہی اس کو معلوم ہوگا۔ کہ فلاں امر کا اعتقاد کفر ہے اور فلاں امر ایسا نہیں ہے اور فلاں غلط لفظ کے معنی اصل لفظ کے معنی سے بالکل بعید ہیں اور فلاں لفظ کے معنی قریب ہیں یا فلاں غلط لفظ اور اصل لفظ کے ایک ہی معنی ہیں پس اس کے بعد وہ متقدمین کے قول پر قیاس کرسکتا ہے اور نیز اسکو حرفوں کے مخرجوں کا علم بھی ہونا چاہیئے تا قریب المخرج حروف اور بعید المخرج حرفوں ہیں اور نیز ان حروف میں جن میں سے ایک کی عوض دوسرا حرف کہا جاسکتا ہے اور ان حروف میں جو اس قسم کے نہیں ہیں امتیاز کرسکے

اور بعد اس امتیاز کے پیش شدہ مسائل زلۃ القاری کو متاخرین کے اقوال پر قیاس کر سکے۔

اب ہم اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان جزئی مسائل کو جنکو علماء نے متاخرین کے کسی قاعدے کی طرف منسوب نہ کرکے ذکر کیا ہے ائمہ متقدمین کے قاعدے پر جما دیتے ہیں مگر مصنف قدوری نے (اپنے متن میں) بعض مسائل کو اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے۔

اگر پڑھنے والے نے ایک حرف کو بدلکر اسکی جگہ دوسرا حرف پڑھ لیاتو اس تبدیل کے باب میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر اس اصل حرف اور اس کے بدل کے مخرج قریب ہوں جیسے ق۔ اور ک یا ان دونوں کا مخرج ایک ہو۔ جیسے س۔ ص اسکی نماز فاسد نہیں ہوتی مگر محیط میں اس مسئلے میں ایک یہ ضرور قید بڑھادی ہے کہ وہ حرف ایسے ہونے چاہیئے کہ ان میں سے ایک کو دوسرے سے بدل لینا جائز ہو ورنہ یہ قاعدہ بہت سے مسائل میں ٹوٹ جائیگا چنانچہ یہ بیان انشاء اللہ ابھی آتا ہے مثلاً جب یوں پڑھے۔ فاما الیتیم فلا تکھر یعنی تقہر کی جگہ جسمیں قاف ہی تکہر کاف سے پڑھے تو یہ قاعدۂ مذکورہ کے موافق ہے یعنی نماز فاسد نہ ہوگی اور یہو جب مذہب امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے بھی یہی حکم ہے کیونکہ کہر لغت میں قہر کے معنی میں ہے گو قرآن میں نہیں آیا ہے اسیطرح اگر سورۂ لایلاف میں قریش کی جگہ کریش کاف سے پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن جب ذال معجمہ کی جگہ ظائے معجمہ یا ضاد معجمہ کی جگہ ظائے معجمہ پڑھے یا اس کے برعکس واقع ہو۔ جیسے تلذ الاعین کی جگہ تلظ الاعین اور ھماذۃ کی جگہ ھماظۃ اور المغضوب کی جگہ المغظوب اور ضعف الحیوٰۃ کی جگہ ظعف الحیوٰۃ۔ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی یہی اکثر اماموں کا مذہب ہے

کیونکہ ایسی غلطی سے اصل معنی بالکل بدل گئے اور بہت دور ہو گئے اس لئے تلظ کے معنی بالکل جمٹ جانا ہے اور یہ لذت کے معنی سے دور ہے۔ اور ظر، کے معنی ٹھنڈ سے خشک ہو جانا ہیں اور یہ بھی ذر، کے معنی سے بالکل دور ہے (ذر، کی معنی پیدا کرنا) ظعف (ظا، سے) بمعنی لفظ ہے اور ضعف معنی دار ہی اسیطرح غظب (ظا، سے) بمعنی مہمل لفظ ہے اور غضب معنی دار ہے اور نیز اس لئے بھی نماز فاسد ہوگی کہ ان حروف میں سے ایک کو دوسرے سے بدلنا جائز نہیں گو ظ اور ذ کا مخرج ایک ہے محمد بن سلمہ سے مروی ہے کہ اس تبدیل سے نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ عجمی لوگ ان حروف میں تلفظ کا امتیاز نہیں کرتے ہیں اور امام شہید قاضی محسن فرماتے تھے کہ اس مسئلہ میں مفتی کو یہ کہنا بہتر ہے کہ اگر پڑھنے والے کی زبان پر لفظ اسطرح بگڑا ہوا ہے آجائے اور اسکو ان حروف کا باہمی حقیقی امتیاز آتا ہو۔ اور اس کے خیال میں یہ بات ہو کہ اس لئے اس لفظ کو اس کے ضروری مناسبت پر ادا کر دیا ہے تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی ایسی ہی روایت محمد بن مقاتل نے امام شیخ اسمعیل زاہد سے ذکر کیا ہے یہی مضمون اس بات کا ہے جو فتاوی حجہ میں مذکور ہے کہ مذکورہ تغیر و تبدل فقہا سے ہو تو نماز کے دھرانے کا اور عوام سے ہو تو انکی نماز جائز ہونیکا فتوی دیا جائیگا غرض کہ احتیاط کی بات اس کے مناسب مقام میں ہوگی اور رخصت یعنی سہل حکم یعنی اس تغیر و تبدل سے نماز کا جائز ہو جانا اس کے مناسب مقام میں اس کے مانند ہے

لفظ مہمل سے نماز فاسد

غلطی عالم سے ہو تو اعادہ نماز ضرور ہے

ایک اعرابی جلد جلد نماز پڑھاتی کہ قومہ جلسہ ترک کیا تو اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُٹھ پھر نماز پڑھ جب قرآن میں غلطی فاحش کیا جائے تو نماز کا اعادہ بہت ضرور ہے اور قرآن جلد پڑھنے سے حروف مدات ترک ہو کر معنی غلط ہو تو کتنی قباحت اور اعادہ کی ضرورت ہوگی سوسمجھ لو ۱۲۔ واللہ تعالی اعلم وعلمہ اتم۔

قاعدہ بلوائے عام

جو ذخیرہ میں مذکور ہے کہ دو حرفوں کا مخرج نہ ایک ہو نہ قریب قریب مگر ان حروف کے تغیر و تبدیل میں عام بلوی ہو گیا یعنی یہ نامناسب تبدیل بہت سارے قرآن خوانوں سے ہوتی ہے جیسے ضاد معجمہ کی جگہ ذال معجمہ پڑھنا مثلاً فی تضلیل کی جگہ فی تذلیل پڑھ لینا یا ذال معجمہ خالص زا پڑھنا یا ضاد معجمہ کی جگہ ظائے معجمہ زبان سے نکلنا تو اس سے بعض علماء کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور یہ متاخرین کا ایک قاعدہ ہے جسمیں انہوں نے بلوی عام کا لحاظ کیا ہے یعنی اس نامناسب امر کا لحاظ کیا ہے جو عام طور پر سب میں پہلے ہوا ہے اور یہ خود اس بحث کی ایک خاص فصل ہے ۔یعنی ضاد ۔ظا۔ ذال کی تبدیل کی بحث پس ہمکو چاہیئے کہ اس قسم کے متعلق جو کچھ قاضی خان نے ذکر کیا ہے جس کو مصنف نے بیان نہیں کیا ہے اور نیز ذال کو زا سے بدلنے کا مسئلہ جو میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا ہے یہاں ہم بیان کر دیں ۔ وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا میں ض کی جگہ ظ سے ظبحًا پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ ظبحًا کے کوئی معنی نہیں ہیں ۔ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۔ میں ظا کی جگہ ض یا ذ معجمہ پڑھے تو نماز نہ ہوگی کیونکہ یغیض ضاد معجمہ کے ساتھ قرآن میں آیا ہے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کافر سکڑ جائیں فرو رفتہ ہو جائیں اور یغیذ ذال معجمہ کے ساتھ اور یغیظ ظائے معجمہ کے ساتھ ہم معنی ہیں ۔ قاموس میں ہے معتاذ کے معنی معتاظ ہیں اگر حَضَرَ دال مہملہ کیساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اس مبدل لفظ کے معنی اصل لفظ حضر کے معنی سے بالکل بعید ہیں کیونکہ حدا کے معنی یا تو تاریک رات ہیں یا وہ پھرکی کا کھلونا ہے جسکو لڑکے گھماتے ہیں تو اس سے بھنبھناہٹ سنی جاتی ہے غرض کہ یہ دونو معنی اصل لفظ حضر کے معنی سے دور تر ہیں اور ایسے لفظ قرآن میں نہیں ہیں غَيْرِ الْمَغْضُوبِ کے ض کو ظ معجمہ یا

ذال معجمہ پڑھنے سے نماز فاسد ہوگی کیونکہ ان لفظوں کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ وَلَا الضَّآلِّيْنَ - کا ض اگر ظ معجمہ یا د مہملہ کے طور پر پڑھا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں لفظ قرآن میں وارد ہیں اور معنی بھی ان کے باہم قریب ہیں کیونکہ ظا سے ظالین ہمیشہ سایہ میں رہنے والوں کے معنی میں ہے اور دال دالین مقولہ هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ الخ کے قائلین مراد ہو سکتے ہیں اور (یہ مقولہ کافروں کا تھا) اگر ذال معجمہ سے ذالین پڑھے تو نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ اس لفظ کے معنی اصل لفظ کے معنی سے دور ہیں اس لئے کہ ذالین اسم فاعل ہے اسکا فعل ذل النخلۃ یعنی خرما کے درخت کا خوشہ اسکی شاخ پر رکھدیا گیا اور یہ ذالین ذلت سے ہو سکتا نہیں کیونکہ ذلت سے صفت کا صیغہ فاعل کے وزن پر ذال نہیں آیا ہے بلکہ فعیل کے وزن پر ذلیل آیا ہے آیت نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ کی ض کو ظ معجمہ یا ذ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ ہظیم تو بے معنی ہے اور ہذیم کے معنی اصل لفظ کے مقصودی معنی سے دور تر ہیں کیونکہ ہضیم کے معنی نرم و پختہ ہیں اور ہذیم کے معنی کٹا ہوا۔ بظلام کی ظ معجمہ کی جگہ ذ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اس کا کوئی معنی نہیں ہے۔ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ کی ظ معجمہ کے عوض ض معجمہ پڑھے نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس کا مضمون قرآن میں موجود ہے اور نیز اس لفظ کے معنی اصل لفظ کے معنی سے قریب ہے کیونکہ غیض کے معنی نقص ہیں تو یہ مضمون ہوا کہ تم اپنی گھٹاؤں میں مر ہی جاؤ۔ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ میں دونوں جگہ ض معجمہ کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ فضا۔ ض معجمہ کے ساتھ مصدر ہے جسکے معنی تفریق ہیں اور یہ اصل لفظ کے مقصودی معنی سے بعید ہے کیونکہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر تم بے مروت سخت دل ہوتے تو

لوگ اِدہر اُدھر چلے جاتے تو فضا ض معجمہ سے ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ اگر تم تفریق یا تفرقہ انداز ہوتے تو لوگ متفرق ہو جاتے اور یہ بالکل ٹھیک ہے یعنی نہایت سست اور ہلکا مضمون ہے رہا غلیظ ض معجمہ سے سو اس کے تو معنی ہی نہیں ہیں۔ وَجَاءَ كُمُ النَّذِيْرُ میں ذال کی جگہ ض معجمہ پڑھا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ ض سے نضیر قرآن میں آیا ہے اور اس کے معنی بھی یہاں صحیح ہیں خوشرو شخص۔ وَهُوَ مَكْظُوْمٌ کے ظ معجمہ کے عوض ذال معجمہ یا ض معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ یہ لفظ ذال اور ضاد کیساتھ بے معنی ہے۔ نَاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ میں پہلے لفظ کے ض کے عوض ظ معجمہ اور دوسرے لفظ کے ظ معجمہ کے عوض ض معجمہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ ان تبدیل شدہ لفظوں کے معنی صحیح ہیں۔ فَتَرْضٰى کے ض معجمہ کے عوض ظ معجمہ کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اس کے معنی نہیں ہیں۔

ف

اگر فَتَرْضٰى کے ضاد معجمہ کی جگہ دال مہملہ پڑھا تو نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ فَتَرْضٰى ضاد سے پس خوشنود ہوگا تو فَتَرْدٰى پس ہلاک ہوگا تو یہ معنی غلط فاحش بلکہ کفر ہے لیکن امام ابو یوسفؒ کے قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز فاسد نہو کیونکہ فَتَرْدٰى دال سے قرآن میں آیا ہے وَاتَّبَعَ هَوٰاهُ فَتَرْدٰى یہ مقام تامل و تفہم کا ہے کہ معنی ایسے غلط فاحش ہو اور نماز فاسد نہ ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ ذٰلِكَ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا میں ذ معجمہ کے عوض ض معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اصل معنی سے دور ہو جاتے ہیں اور اگر ظ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس کے معنی قریب ہیں۔

فظلت اعناقھم ظا معجمہ کی جگہ میں ضاد معجمہ سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ ضلت اور ذلت قرآن میں ہے علاوہ ازیں معنی اس کے صحیح ہوتے ہیں ذَلَّلْنٰهَا کی ذ معجمہ کے عوض ضَ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اسکے معنی دور ہیں اگر ظا معجمہ سے پڑھے تو فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس کے معنی صحیح ہیں یعنی یہ کہ ہم نے اسکو سایہ میں رکھا فِیْ تَضْلِیْلٍ کی ض معجمہ کی جگہ ذ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیو مضمون صحیح ہے اور اگر ظ معجمہ سے پڑھے تو فاسد ہوگی کیونکہ معنی دور ہو جاتے ہیں لَاَذَقْنٰكَ کی ذ معجمہ کی جگہ ض معجمہ پڑھے تو معنی سے دوری ہو جاتی ہے اس لئے نماز فاسد ہوگی ضِعْفَ الْحَيٰوةِ کے ضاد کی جگہ ظ معجمہ پڑھے تو چونکہ اس کے معنی نہیں ہیں نماز فاسد ہوگی اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ ۔ کی ظ معجمہ کی جگہ ض معجمہ پڑھے تو چونکہ اصل معنی سے دوری ہوگئی نماز فاسد ہوگی اَذَاعُوْا بِهٖ کی ذ معجمہ کی جگہ ض معجمہ سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس کے بھی معنی صحیح ہیں ۔ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ کی ض معجمہ کی عوض ظ معجمہ سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس کے معنی صحیح ہیں یعنی یہ کہ اسکو کفر اور گمراہی میں باقی رکھے ۔

فرض علیك القرآن کے ض معجمہ کی جگہ ظ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ بے معنی ہو جاتا ہے ۔ و انا لجمیع حاذرون کی ذ معجمہ کی جگہ ض معجمہ سے پڑھا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ معنی یہاں قریب قریب ہیں یعنی یہ کہ ہم دل سے حاضر ہیں ءَاِذَا ضَلَلْنَا کی ض معجمہ کی جگہ ظ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی ۔ کیونکہ یہاں معنی صحیح ہو جاتے ہیں یعنی یہ کہ ہم ہمیشہ رہیں اور نیز یہ ایک قرأت ہے جسکو کشاف میں حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا ہے فرض فیھن الحج کے ض معجمہ کی جگہ ظ معجمہ یا ذ معجمہ پڑھے تو

نماز فاسد ہوگی کیونکہ ان لفظوں کے معنی نہیں ہیں وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ
کی ذ معجمہ کی جگہ ظ معجمہ یا ض معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ معنی دور ہوجاتے ہیں
اس لئے کہ وَظَہا کے معنی یہ ہیں کہ موٹا ہوا اور وَضَہا کے معنی یہ ہیں کہ میلا ہو اور
یہ دونوں باتیں اصل لفظ وَذَرہا کے معنی سے (جو چھوڑنا ہے) نہایت دور
ہیں (وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَءَ کی ذ معجمہ کی جگہ ض معجمہ یا ظ معجمہ پڑھے تو
نماز فاسد ہوگی کیونکہ اس کے معنی اصل معنی سے دور ہیں کیونکہ ضَرَءَ کے معنی
یہ ہیں کہ پوشیدہ ہوگیا اور ظَرَءَ کے معنی یہ ہیں کہ جم گیا اور ٹھنڈک کے مارے خشک ہوگیا
اور یہ دونوں باتیں ذَرَءَ کے معنی سے بہت دور ہیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں
کہ پھیلایا اور نیز ظَرَءَ اور ضَرَءَ قرآن میں نہیں ہیں تَلَذُّ الْاَعْیُنُ کی ذ معجمہ
کی جگہ ض معجمہ یا ظ معجمہ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ پہلے غلط لفظ کے تو معنی
ہی نہیں ہیں اور دوسرے غلط لفظ کے معنی بعید ہیں چنانچہ پیشتر اس کا بیان ہوچکا
الغرض یہ وہ ہے جو قاضی خاں نے ان تین حرفوں میں سے ایک حرف کی
جگہ دوسرا حرف پڑھے جانے کے باب میں ذکر کیا ہے اور اللہ ہی رہنما ہے
رہا ذ معجمہ کی تبدیل خالص زے سے اسکی کوئی مثال قاضی خاں نے ذکر نہیں
کی ہے اور مناسب یہ ہے کہ اسمیں وہ تفصیل کی جائے جو تتلاتے شخص
کے احکام میں کی گئی ہے چنانچہ یہ بیان بھی آگے آتا ہے۔ اب رہا ایک
کلمے کو دوسرے کلمے سے جدا کر کے پڑھنا اس لئے کہ دم ٹوٹ گیا یا بعد کا لفظ
یاد سے جاتا رہا مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہا۔ اور صرف اَل کہدیا پھر اگر اسکا دم
ٹوٹ گیا یا وہ مابعد کا لفظ بھول گیا پھر جو یاد آیا تو یوں کہا۔ حَمْدُ لِلّٰہِ یا اسکو یاد ہی
نہ آیا اس لئے مابعد کو اس نے چھوڑ دیا اور دوسرا لفظ شروع کردیا تو امام
شمس الائمہ حلوانی ایسی صورت میں نماز کے فاسد ہونے کا فتوی دیتے تھے

الدہ یہی بعض عالموں کا بھی قول ہے لیکن اکثر علما نے کہا ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

ف

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس نے قرآن کا ایک حرف بھی پڑھا تو اس کو دس نیکیاں ہیں۔ (الٓمٓ) ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف پس قاری کلمہ کے بعض حرف پڑھا تو اسکے لئے ثواب ثابت ہوا جس کام سے ثواب حاصل ہوا اس کام سے نماز ٹوٹ جانیکی کوئی وجہ اور سبب نہیں یہی مسئلہ کی تقریر حضرت ابو یوسف رح کے قاعدہ سے بھی مستنبط ہے وہ قاعدہ یہ ہے جو غلطی کہ کلمہ کی کہ وہ کلمہ قرآن میں آیا ہے اس سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ دم ٹوٹنے اور بھول جانے کا بلوی عام ہے یعنی ایسا اتفاق بکثرت ہوا کرتا ہے پس جب بات یوں ہے تو اگر قصداً ایسا کری تو نماز فاسد ہو جانا چاہیئے ہاں بعضوں نے تفصیل کی ہے اور کہا کہ اس کلمہ کو جس میں غلطی ہوئی ہے دیکھنا چاہیئے اگر اس پورے غلط کلمے سے نماز کا فاسد ہونا لازم آتا ہو اور پڑھنے والے کی زبان سے وہ لفظ تھوڑا سا نکلا تو ضرور نماز فاسد ہو گی۔ ورنہ نہیں قاضی خان کہتے ہیں کہ یہی صحیح بات ہے قاضی خان کہتے ہیں کہ اگر قاری نے یہ آیت پڑھنی شروع کی حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ اور جب الفج کہا تو دم ٹوٹ گیا اور جھٹ سے اس نے رکوع کیا تو اسکی نماز فاسد نہ ہو گی۔ شیخ نجم الدین نے کتاب الخصائل میں اسم اور فعل کے درمیان فرق کیا ہے کہتے ہیں کہ اسم کو اسطرح توڑنے سے نماز فاسد ہوگی یعنی اگر ذو اللام کے لام کو پڑھکر ٹھر جائے اسلیے کہ دم ٹوٹ گیا اور پھر اس اسم کو بے لام کے پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی رہا فعل

اسکی مثال یہ ہے کہ اس نے لیشکن ون پڑھنا چاہتا تھا اور یش کہکر رہ گیا
اور ما بعد کے حروف چھوڑ دئے تو نماز فاسد ہوگئی کیونکہ ذو اللام اسم
میں لام معرفہ زائد ہوتا ہے برخلاف فعل کے لیکن یہ فرق تو ایسی ہی
صورت میں ٹھیک ہوسکتا ہے کہ مثلاً الحمد میں ال کہکر رہجائے اور
ما بعد کا لفظ نہ کہے لیکن جب اس نے مثلاً لح کہا اور باقی حروف چھوڑ دئے
جیسے ابھی قاضی خاں کے حوالہ سے پیشتر اس شخص کا حکم مذکور ہوا جس نے
الفجر میں الفج کہا اور دم ٹوٹ گیا تو ایسی صورت میں شمس الائمہ کا قول ٹھیک
نہیں ہوسکتا۔ بعض علمار نے کہا ہے کہ لفظ کا تھوڑا ساحصہ جسکو پڑھکر قاری
رہگیا ہے لغت پر نظر کرتے کسی وجہ سے صحیح ہو اور اس سے قرآن کا
مضمون بدل نہ جاتا ہو اور وہ لغو لفظ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی ورنہ فاسد ہوگی
چنانچہ تاتارخانیہ میں محیط کے حوالے سے ایسا ہی ذکر کیا ہے غرض بہتر یہ ہے
کہ دم ٹوٹنے اور بھولنے کے باب میں اکثر علمار کے قول اور قاضی خاں کے
صحیح ٹھیرائے ہوئے فتوے کو لیں اور قصداً لفظ کو توڑ کر پڑھنے کے
باب میں اس پچھلی تفصیل کو اختیار کریں تا عموم بلوے کے بموجب اسکے مناسب
مقام میں اور احتیاط کے بموجب اس کے مناسب مقام میں عمل ہو۔

وقف ذکرنے کی جگہ میں وقف کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی
کیونکہ اس میں بھی بلوی عام ہے یعنی دم کا ٹوٹنا اور بھولاٹ اور عجیوں کے
اور اکثر عوام کے حق میں مضامین کا نہ پہچاننا بیشتر پایا جاتا ہے اسلئے
سہل حکم ہی مناسب ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوتی) یہی مذہب ہمارے
اکثر علما کا ہے اور بعض علما کے نزدیک ایسے وقف سے نماز فاسد
ہوجاتی ہے بشرطیکہ معنی بالکل بدل جاسے مثلاً لَآ اِلٰهَ پڑھکر ٹھیر جاسے

اور پھر اِلَّا ھُوَ سے شروع کرے یا وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ پڑھکر ٹھیر جائے اور پھر وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ سے شروع کرے یا يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ پھر ٹھیر جائے وَ اِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ سے شروع کرے یا یہ کہ ایسے مضمون والے لفظ پر کہ فلاں کافر نے کہا ٹھیر جائے اور پھر اُن کے مقولے سے شروع کرے مثلاً وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ پر ٹھیر جاکر۔ عزیر ابن اللہ سے یا يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ سے شروع کرے یا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا۔ پر وقف کرکے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ سے یا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ سے شروع کرے یا ایسی ہی اور کوئی غلطی کرے تو صحیح فتویٰ یہ ہے کہ ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی اسکی وجہ آگے مذکور ہو چکی اور اس میں شک نہیں کہ گو قاری توڑ کر پڑھے مگر دراصل وہ قرآن ہی کی عبارت ہے گویا اوپر کا لفظ وقف کیا گویا مقدر ہے جسکو نظم قرانی کہتے ہیں لیکن اگر اس وقف اور توڑ میں عربی زبان کے مقتضا کی نظر کرتے کوئی خرابی ہو مثلاً شرط پر ٹھیر جائے اور جزا سے شروع کرے مثلاً فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔ پڑھکر ٹھیر جائے پھر يَّرَهٗ سے شروع کرے یا موصوف پر ٹھیر کر صفت سے شروع کرے مثلاً اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا پڑھکر ٹھیر جائے پھر شَكُوْرًا۔ سے شروع کرے یا مبتدا پر وقف کرکے خبر سے شروع کرے مثلاً اَلْحَمْدُ پر وقف کرکے لِلّٰهِ سے شروع کرے یا ایسی ہی کوئی اور غلطی ہو جائے تو اس سے بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی۔

اگر ایک لفظ کے اخیر کو دوسرے لفظ سے اسطرح ملائے کہ اس لفظ کا اخیر اور یہ لفظ ملکر ایک خاص جداگانہ لفظ معلوم ہونے لگے مثلاً اِيَّاكَ کے

کاف کو نَعْبُدُ کی نون سے اور نَسْتَعِیْن کے نون کے ساتھ ملائے یا
اَعْطَیْنَاكَ کے کاف کو کوثر کے لام کے ساتھ ملائے کہ کالکوثر کیطرح
معلوم دے یا اِذَا جَاءَ کے ہمزہ کو نَصْرُ اللّٰہِ کے نون سے ملائے یا ایسی ہی
اور کوئی غلطی کرے تو اکثر علما کے قول سے نماز فاسد نہ ہوگی قاضی خاں کہتے
ہیں ایسی غلطی کو عمداً کرے تو بھی یہی حکم ہے شرح تہذیب میں ہے کہ یہی
صحیح بات ہے کیونکہ ایک کلمے سے دوسرے کلمے کو ملاؤ تو ضرور ہے کہ پہلے کلمے کا
اخیر حصہ دوسرے کلمے کے پہلے حصہ کے ساتھ مل جائے۔ قاضی خاں کہتے ہیں
فتاوی الحجہ میں ہے کہ مصلی سورہ فاتحہ میں جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
پر پہنچے تو چاہیے کہ اِیَّاكَ پر ٹھیر جائے پھر نَعْبُدُ سے شروع کرے پس بہتر اور
اور صحیح تر یہی ہے کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ملا کر پڑھے انتہی
پس ایسے مقام پر خفیف سکتہ جو جاہل فقیہ بیعلم کرتے ہیں ان کا کچھ اعتبار نہیں مگر
بعض بعض علما کے قول پر مذکور طور پر ایک لفظ کے اخیر کو دوسرے لفظ کیساتھ
ملا دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ اسطرح پڑھنے والے نے قرآن
کی عبارت کو معنی داری کے پہلو سے خارج کر دیا کیونکہ اس نے ایا کو
الگ اور کنعبد کو الگ پڑھا۔ اور اس کے کوئی معنی ہی نہیں ہیں اھ نیز
یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ ایا اور اس کے مانند پر سکتہ کرے
ورنہ کسی عقلمند کو نہ چاہیے کہ نماز کے فاسد ہونیکا وہم کرے چہ جائیکہ عالم
بعض علما نے اس مقام میں تفصیل کی ہے وہ کہتے ہیں اگر پڑھنے والے
نے معلوم کر لیا ہو کہ قرآن کس طور پر ہے مثلاً ایاك نعبد کے باب میں
اسکو معلوم ہو کہ کاف پہلے ہی کلمے کا حرف ہے نہ دوسرے کلمے کا لیکن
اسکی زبان سے کاف نعبد کی نون سے ملا ہوا نکل گیا تو اسکی نماز فاسد

نہ ہوگی کیونکہ یہ وصل صرف عبارت میں ہوا اس سے معنی نہیں بگڑ جاتے
اور اگر اس کے اعتقاد میں ہو کہ قرآن ہی اسی طور پر ہے مثلاً ایاک کا کاف
نعبد کے نون سے ملا ہوا ہے تو نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ اس نے جو
پڑھا یعنی لفظ کنعبد سوا اسکے ذہنی خیال کے نظر کرتے قرآن نہیں ہے
پس اس کے بموجب سزاوار یہ ہے کہ جب پڑھنے والے کی نیت میں
کچھ نہ ہو اور معنی کی طرف اس نے نظر نہ کی ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسکی
بنا بھی اس سکتہ پر ہے جس کا ذکر پیشتر ہوا یعنی یہ اس صورت میں ہے
کہ ایا پر ٹھیر کر اور دم لیکے پھر کاف کو نعبد سے ایکدم ملا کر پڑھنے لگے
ورنہ جب قرآن کے الفاظ یکے بعد دیگرے پڑھائی میں چڑھے ہوئے
ہوں تو کسی کے اس خیال سے کہ اس کا فلاں لفظ اس کے پیشتر کے لفظ کے
جزو سے مل کر بنا ہوا ہے معنی بدل نہیں جاتے مگر یہ سب بے اثر تکلفات
ہیں جنکی طرف توجہ ہرگز نہ چاہیے اور صحیح بات وہی ہے جو اکثر علماء کا قول
ہے تلفظ میں مذکور ہے کہ اگر پڑھنے والے الحمد للہ بجای حای حطی کے
ہاء ہوز سے پڑھے یا قل ھو اللہ بجائے قاف کے کاف سے پڑھے
اور اسکو ایسے تلفظ کے سوا اور تلفظ کا حوصلہ نہ ہو جیسے ترکون اور ان کے
مانند اور لوگوں کا حال ہے تو ایسے شخص کی نماز صحیح ہوجائیگی فاسد نہ ہوگی
یہی حکم ہے الحمد للہ خائے ثخذ کے ساتھ کہے تو محمد بن فضل نے اپنی
کتاب میں ذکر کیا ہے کہ ترکوں کی لغت میں حائے حطی نہیں ہے صرف خائے ثخذ
ہے پس اگر کوئی ترکی حائے حطی کی جگہ خائے ثخذ پڑھے تو اسکی نماز فاسد
نہ ہوگی کیونکہ ترکی بغیر بڑی مشقت کے حائے حطی کو ٹھیک طور پر بول
نہیں سکتا پس حائے حطی کو خائے ثخذ کہدینا ہی اس کا لغت ہوگا یہی حکم ہے

اس پر ایک عجمی کا جس کسی حرف کو بغیر بڑی مشقت ومحنت کے ٹھیک طور پر نہ کہہ سکتا ہو
انتہی۔ یہاں جو کہنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ایسی غلطی کا حکم ایسا ہی ہے جیسے تتلانے والے
کا حکم ہے کہ وہ اپنے لفظ کو ٹھیک کرنیکی محنت میں مصروف رہے اور جب تک
وہ یوں مصروف رہیگا اسکی نماز فاسد نہ ہوگی لیکن دوسرے کو اسکا مقتدی ہونا
جائز نہیں کیونکہ فقہانے ہر اُس شخص کے باب میں جسکو کسی حرف کا بولنا ممکن نہ ہو
اس حکم کو عام کردیا ہے چنانچہ اُس کا بیان قریب آتا ہے قاضی خاں کے
فتوی میں ہے کہ اگر وانحر کو حائے حطی کی جگہ ہائے ہوز پڑھے تو معنی مقصو
سے دور ہو جانیکی وجہ سے نماز فاسد ہوگی جیسے متقدمین کی رائے ہے
اور اسی فتاوی میں ہے کہ اگر اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا کے حائے حطی کی جگہ
خائے تخذ سے خفیا پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ یہ حکم
متقدمین کے قول سے نکال لیا جائے کیونکہ معنی تو صحیح ہیں اس لئے کہ
خفیا کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اسکی چھپی ہوئی مہربانی اور احسان سے میری
دعا قبول ہو جانے والی ہے اور اگر پڑھنے والے نے قُلْ اَعُوْذُ کی ذ
معجمہ کی جگہ دمہملہ پڑھ لیا . یا اَلْمُنْذَرِیْنَ کی ذال معجمہ کو کسرے پڑھا تو نماز
فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ دونوں صورتوں میں معنی صحیح ہیں کیونکہ اعود کے
معنی یہ ہیں کہ میں رجوع کرتا ہوں اور بِرَبِّ کا بامعنی الی کے ہے یعنی طرف کے
معنی میں ہے جیسے قرآن کے جملۂ قد احسن بی میں باالی کے معنی میں ہے
یعنی اس نے میری طرف میرے ساتھ بھلائی کی پس اعود برب الفلق
کے یہ معنی ہوں گے کہ میں صبح کے مالک کی طرف رجوع کرتا ہوں اسکی بنائی
ہوئی چیزوں کی اذیت سے لاچار وپناہ گیر ہوکر۔ اور صباح المنذرین میں
صباح تصبیح کے معنی میں ہو سکتا ہے تو یہ مطلب ہوگا کہ خدا کا خوف دلانے والونکا

یعنی انبیاء کا اپنے جھٹلانے والی قوم پر صبحدم چھاپہ مارنا انکی قوم کے حق میں بہت بُرا ہے
اور پہلی صورت یعنی اعوذ کو اعود پڑھنے کے حکم کے موافق ہے جو قاضی خاں
نے ذکر کیا ہے کہ اگر یَعُوْذُوْنَ کی ذال معجمہ کی جگہ دال مہملہ یعودون پڑھے
تو نماز فاسد نہ ہوگی اور دوسری صورت یعنی مُنْذَرِیْنَ بفتح ذال کو منذرین بکسر
ذال پڑھنے کے حکم کے موافق ہے جو قاضی خاں نے ذکر کیا ہے کہ اگر کیف
کان عاقبۃ المنذرین کی فتح دار ذال کسرہ سے پڑھی جائے تو نماز فاسد
نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں بھی معنی صحیح ہوسکتے ہیں اسطرح کہ دیکھو خدا کا خوف
دلانے والوں یعنی انبیاء کا کیسا انجام ہوا کہ انہوں نے اپنی منکر قوم کے مقابلے
میں خدا کی مدد پائی اگر تتلانے والے نے رب کی جگہ لب لام کیساتھ پڑھا تو نماز
فاسد نہ ہوگی یہاں جس عربی لفظ کا ترجمہ (تتلانے والا) کیا گیا ہے وہ لفظ الثغ ہے
لثغ سے بنا ہے جس کے ثائے مثلثہ کو سکون حرکت ہے اسکے معنی لثغہ ہیں
بہ ضم لام وسکون ثا اور اس کے معنی زبان سین سے ثا کی طرف یا زی سے
غین کی طرف یا لام کی طرف یا یا کی طرف یا کسی ایک حرف سے دوسرے
کسی حرف کی طرف منحرف ہوتا ہے چنانچہ قاموس میں اسیطرح مذکور ہے
فقہا نے الثغ یعنی تتلانے والے کے باب میں اختلاف کیا ہے واقعات
الناطفی میں ابو شجاع کی روایت سے مذکور ہے کہ انہوں نے الثغ کے باب
میں کہا ہے کہ رب کی جگہ لب یا اسکا سا امد کوئی لفظ پڑھ لے تو اسکی نماز جائز
ہوگی۔ اور صاحب محیط نے کہا ہے کہ پسندیدہ بات یہ ہے کہ اس قسم
کے مسائل میں فتویٰ یوں ہونا چاہیے کہ اگر اس نے حروف کو صحیح طور پر
پڑھنے کی محنت میں اپنے کو مصروف رکھا ہو (اور اس اثنا میں جو نماز میں پڑھتا
ہو اُن میں صحیح طور پر الفاظ کو ادا نہ کرسکے) تو نماز اسکی جائز ہوگی اور اگر اس محنت کو

عاجز کے پڑھنے کا عذر

اس نے چھوڑدیا نماز فاسد ہوگی اگر اس نے کچھ دن اس امر میں محنت چھوڑدی پھر ہی ہی عمر میں اس امر کا چھوڑ دینا اسکو روا نہیں ہوگا بلکہ اگر یہ محنت چھوڑدیگا تو اُسکی نماز فاسد ہوجائیگی انتہی۔ صاحب ذخیرہ کہتے ہیں کہ یہ فتویٰ میرے نزدیک مشکل ہے یعنی اس فتوے پر میرا اعتراض ہے کیونکہ جو بات ساخت میں ہو سو بندے کو اسکے بدل دینے کی قدرت نہیں انتہیٰ اور فتاوی حجہ میں صاحب محیط کے موافق مذکور ہے چنانچہ اس میں کہا ہے کہ وہ جو عورتوں اور غلاموں اور لونڈیوں کی زبانوں سے بہت ساری غلطیاں ہوجاتی ہیں جیسے شیطان کو شیتان اور عالمین کو آلمین اور نعبد نابد اور نستعین کو نستائین اور انعمت کو اَنامت کہدینا تو اس باب میں فتاوی حسامیہ کے جواب کے بموجب کہا جاتا ہے کہ جب تک وہ الفاظ کی صحت اور ان کے سیکھنے میں رات دن مصروف رہیں اور باوجود اس کے ان کی زبان یاری نہ دے تو انکی نماز جائز ہوجائیگی جیسے اور باقی شرطیں مثلاً وضو اور کپڑوں کی پاکی اور قیام اور قرأت اور رکوع اور سجدہ اور تعود اور رو بقبلہ ہونا جب نمازی ان باتوں سے عاجز ہو (اور جہانتک ہوسکتا ہو کسی طور پر ان امور کی پابندی کے قصد سے کچھ نہ کچھ بجالاتا ہو) تو نماز جائز ہوجاوے گی پس یہی حکم قرآنی الفاظ کا بھی ہے پس اگر الفاظ کو صحیح طور پر زبان سے نکالنے کے باب میں محنت چھوڑ دے تو نماز فاسد ہوجاوے گی جیسے اور شروط کے چھوڑنے سے فاسد ہوتی ہے اور ایسوں کی نماز محض اسوجہ سے کہ صحیح طور پر بجالانے سے عاجز ہیں جائز ٹھیرادی گئی ہے پس گویا یہی نادرست الفاظ ان کا لغت ٹھیرے ہیں تو گویا انہوں نے قرآن کو اپنی لغت و زبان میں پڑھا انتہی اور یہی مضمون قاضی خاں میں بھی موجود ہے چنانچہ انہوں نے کہا ہے اور اگر آدمی ایسا ہو کہ بعض حروف کو بالفعل اچھی طرح پر ادا نہ کرسکتا ہو تو اسکو

محنت کرنی ضرور ہے اور وہ معذور نہیں رکھا جائے گا اور اس اثنار میں اگر اس کو
کوئی ایسی آیت نہ ملے جس میں وہ حروف نہوں جن کو وہ اچھی طور پر ادا نہ کر سکتا ہو
تو بالفعل اس کی نماز تو جائز ہو جائیگی۔ مگر وہ دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا انتہی
غرض حاصل یہ ہے کہ جنکی زبان سے بعض حروف مناسب طور پر نکل نہیں سکتے
اُن کو ہمیشہ تلفظ کی صحت میں محنت کرنی واجب ہے اور جبتک وہ محنت میں
مصروف رہیں ان کی نماز جائز ہوگی لیکن وہ صحیح تلفظ نہ کر سکنے والے لوگ اس شخص
کے حق میں جو اُن حروف کو صحیح طور پر ادا کرتا ہے اُمیوں کے درجے میں ہیں
ان صحیح تلفظ کر سکنے والوں کو ان غیر صحیح تلفظ کرنیوالوں کا مقتدی ہونا جائز نہ ہوگا
اور یہ لوگ۔ اگر شخص مذکور کے مقتدی نہ ہوں یا آنکہ انکو اس کے مقتدی ہونے کا
موقع تھا تو اُن کی نماز جائز نہ ہوگی ہاں ایسوں کی نماز باوجود ان حرفوں کا صحیح
تلفظ نہ کرنے کے جن کا تلفظ وہ لوگ نہیں کر سکتے اس صورت میں جائز ہوگی
جبکہ وہ دوسری ایسی آیتیں پڑھ نہ سکتے ہوں جن میں وہ حروف نہ ہوں اور نماز کے
جواز کے لئے کافی ہوں مگر جب ایسی دوسری آیتیں وہ پڑھ سکتے ہوں اور پھر بھی
انہوں نے انہیں حروف والی آیتیں پڑھیں جن کے صحیح تلفظ سے وہ عاجز
تھے تو ان کی نماز فاسد ہوگی کیونکہ ان حروف والی آیتوں کے پڑھنے کی
صورت میں انکی نماز جائز ہو جانا ضرورت کیوجہ سے تھا جیسے اوپر مذکور ہوا
پس جب ضرورت جاتی رہی تو نماز کے جائز ہو جانے کا حکم بھی جاتا رہے گا اور یہی
معتبر فتویٰ ہے اس لئے میں نے اس شخص کو جس نے مجھ سے پوچھا تھا
کہ اس نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی اور اس نے سورہ والضحیٰ میں فحدث
کے ثا کی جگہ سین پڑھ دیا یہ جواب دیا ہے کہ اسکی نماز فاسد ہے۔ نوازل میں ہے
کہ وہ ہندی جو الفاظ کو اچھی طور سے ادا نہیں کر سکتا اُس کا نماز میں خاموش

رہنا قرآن پڑھنے سے میرے پاس کئی درجہ بہتر ہے۔

ف

بلال رضؓ کی اذان پسندیدہ ہونا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عجمیوں کی غلط پڑھنے کو پسند فرمانا ہندی لوگ پڑھنے کے ثواب اور جواز پر دلیل ہے۔ ۹

گر تو قرآن بدیں نمط خوانی ۔ ببری رونق مسلمانی

قدرت والوں کے واسطے ہے کسی نے پوچھا بھلا ایسا شخص اگر خارج نماز قرآن پڑھے تو کیا اس کو ثواب ملیگا فرمایا اگر اسکی قرآن خوانی میں حروف بدل جاکر اور لوگوں کے کلام کی سی عبارت بن جاتی ہے تو چاہیئے کہ خارج نماز بھی قرآن نہ پڑھے اور اگر ایسا شخص نماز میں بھی قرآن پڑھے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور خارج نماز قرآن پڑھے گا تو اسکو ثواب نہیں ملے گا یہی مضمون ولوالجیہ میں بھی ہے۔

ف

یہ مسئلہ حدیث قرأت عجمیوں کے خلاف ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں جو سب کا سب غلط پڑھے اس فتوی کی بنا متقدمین کے پسندیدہ مذہب پر ہے اور یہی پسندیدہ فتوی ہے پس اس صورت میں دیکھنا چاہیئے کہ غلط طور پر ادا کئے ہوئے حرف کی وجہ سے معنی میں کیا تغیر ہوا اگر فاحش تغیر ہوا ہو جسکی تفصیل آگے گذری) تو نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر باوجود اس غلط ادا کے معنی صحیح ہوجائیں اور اصل معنی سے بہت دور نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی قاضی خاں نے صاف بیان کیا ہے اگر لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کی سین کی جگہ ثا پڑھے تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی اس مسئلہ کی بنا بھی اس بات پر ہے جسکو ہم نے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ امام ابو حنیفہؒ سے آیا ہے کہ جس نے اِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِيمَ رَبُّهٗ۔ میں میم کے فتح کے عوض ضمہ اور با کے ضمہ کی جگہ فتح پڑھا

یا الخالق البارئ المصور واو کے کسرہ کی جگہ فتح پڑھا یا آیت وھو یطعم ولا یطعم میں پہلے لفظ کی عین کو فتح سے اور دوسرے کی عین کو کسرہ سے پڑھا تو اسکی نماز فاسد نہ ہوگی پہلی آیت کے باب میں امام اعظم سے صحیح روایت آئی ہے نصاب میں کہا ہے کہ اس شخص کے باب میں جس نے وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّهٗ کے با کو نصب سے پڑھا امام اعظم اور امام محمد سے یہ روایت آئی ہے کہ اسکی نماز فاسد نہیں ہوتی اور ملتقط میں ہے کہ اگر الخالق البارئ المصور کے واؤ کو فتح سے پڑھا جائے تو ابو الفضل کرمانی نے نماز کے فاسد ہونیکا فتوی دیا ہے الحاصل متاخرین کا مذہب جیسے پیشتر تبلا دیا گیا ہے کہ اعراب کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہی مذہب نہایت کشادہ سہل ہے اور متقدمین کا یہ مذہب ہے کہ اگر بالکل بیجا غلطی ہو جس کا اعتقاد کفر ہو جاتا ہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور یہی احتیاط کی بات ہے مگر اس مسئلہ کی بعض صورتوں میں متقدمین سے اختلاف بھی آیا ہے اور اس اختلاف کی بعض روایتوں میں نماز فاسد ہو جانیکی اور بعض میں فاسد نہونے کی تصریح ہے ان سب سے تحقیق یہی ہے کہ غلطی کی صورت میں کسی احتمالی وجہ سے معنی کے صحیح ہونے یا صحیح نہ ہونے کا لحاظ کیا جائے گا جیسے ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہی ان کا ایسا قاعدہ ہے جو ٹوٹتا نہیں اب ہم کہتے ہیں کہ کشاف میں کہا ہے کہ ابو حنیفہ نے جیسے ابن عباس کی قرأت ہے واذا ابتلی ابراھیم ربہ میں میم کو پیش اور بے کو زبر پڑھا ہے اس کا مضمون یہ ہوگا کہ ابراہیم نے دعائی الفاظ سے خدا کو آزمانے والے کی طرح پکارا آیا خدا انکی سنتا ہے یا نہیں انتہی۔ پس اس روایت سے نماز کے فاسد نہ ہونے کو قوت ہوتی ہے رہا آیت اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

میں واؤ اور رے کو زبر کے ساتھ پڑھنا سو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں مصور الباری کا مفعول یہ ہوگا اور مضمون یہ ہوگا کہ خدا وہ ہے جس نے صورۃ ہر چیز کو پیدا کیا اور یہ صحیح مضمون ہے ہاں اگر المصور کے واؤ کو زبر سے پڑھکر رے کو پیش یا زبر سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ خدا کسی کی صورت سازی کی وجہ سے صورت دار ہونا لازم آتا ہے اس بات کا اعتقاد کفر ہے اور اگر اس رے کو ساکن کر دی تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اس صورت میں اس رے کو زبر ہونے کا بھی احتمال ہے (گو وہ زبر ظاہر نہیں کیا گیا) پس زیر یا پیش کے شک سے جو رے کو ساکن پڑھنے کی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے نماز فاسد نہ ہوگی اور ھُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ میں پہلے لفظ کی عین کو زبر اور دوسری عین کو زیر پڑھنا یعقوب کی قرأت ہے جیسے کشاف میں مذکور ہے اور اسکی توجیہ کی ہے کہ مذکور فعلوں میں ضمیر غیر اللہ کی طرف ہے نہ اللہ کی طرف۔ فتاوی غیاثیہ میں ہے کہ سمرقند کے اکثر یا کل اماموں نے مذکورہ صورت میں نماز کے فاسد ہونے کا فتوی دیدیا تھا یہ خبر سیرافی کو پہنچی تو انہوں نے تبلایا کہ اعمش کی قرأت ایسی ہی ہے اور اُسکی توجیہ بھی کی جسکو سنکر سمرقند کے مفتیوں نے اپنے فتوی سے رجوع کیا غرضکہ یہی متقدمین کا مقررہ قاعدہ ہے اور وہ جو پہلے اور دوسرے مسئلہ میں اور ایسے ہی کسی اور مسئلے میں نماز کے فاسد ہونیکا حکم ذکر کیا جاتا ہے باآنکہ ان مسائل میں غلط طور پر پڑھے ہوئے کلمات کو صحیح مضمون پر لانا ہو سکتا ہے تو وہاں یہی سمجھا جائے گا کہ ان کلمات کے ظاہر معنی کے نظر کرتے جس کا اعتقاد کفر ٹھیر جاتا ہے نماز کے فاسد ہونیکا فتوی دیا گیا تھا اور پھر مفتیوں نے

غور کے بعد اس فتوی سے رجوع کیا اس سے کل مختلف روایتوں میں مطابقت
و موافقت ہو جاتی ہے اگر پڑھنے والے نے نماز کے درمیان قرآن میں کوئی
حرف بڑھا دیا تو دیکھو اگر اس سے معنی نہ بدل گئے ہوں مثلاً وَاِنۡهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ
میں ہا کے بعد الف بڑھا دیا یا یدخلہ نارًا میں ہا کے بعد جمع کی
میم بڑھا کر یدخلہم پڑھا تو اسکی نماز بالاتفاق فاسد نہ ہوگی اور اگر کسی
حرف کے بڑھ جانے سے معنی بدل جائیں مثلاً ابتدائی سورۂ یاسین میں
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ پڑھے یعنی انک کے پیشتر واو بڑھا دے
بدستور سورۂ واللیل میں وَاِنَّ سَعْيَكُمْ پڑھے یعنی واو بڑھا دے
یا ایسی ہی کوئی اور غلطی کرے تو علما نے کہا ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی
کیونکہ اس غلط خوانی کی وجہ سے جواب قسم خود قسم بنگیا جیسے قاضی خاں اور
صاحب خلاصہ نے ذکر کیا ہے اور محیط میں ہے کہ بعض علما نے کہا ہے کہ
مذکورہ صورتوں میں مجھکو نماز کے فاسد ہو جانے کا خوف ہے انتہیٰ اس
قول میں اگرچہ نماز کے فاسد ہو جانے کا قطعی حکم نہیں ہے تو بھی یہ سمجھا جاتا
ہے کہ بعض لوگ نماز کے فاسد نہ ہونے کے قائل ہیں اسواسطے مصنف
نے کہا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ مذکورہ غلطیوں سے نماز فاسد نہ ہو اسوجہ سے
کہ ان غلطیوں کی وجہ سے معنی جو بدل گئے ہوں اس معنی کا اعتقاد کفر نہیں ہے
اور نیز باوجود غلطی کے وہ عبارت قرآن کا جزء ٹھیرنے سے خارج نہیں ہوگی
اور مذکورہ غلطیوں میں قسم یا جواب قسم کا خود قسم ٹھیرنا جو لازم آتا تھا سو اسکا
خود قسم ٹھیرنا بھی صحیح ہے جس کا جواب محذوف ہے اس لئے جواب
قسم کا حذف بھی قرآن میں موجود ہے جیسے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا الی آخرہ
کیونکہ یہاں قسم کا جواب عبارت میں موجود نہیں ہے اگر کوئی حرف کم کردے

پس اگر وہ کلمے کے اصل حرفوں میں سے ہو اور معنی بھی بدل جائے تو ابو حنیفہ اور محمد رضی اللہ عنہما کی قول سے نماز فاسد ہو جائیگی مثلاً سہ زقناھُم بغیر را کے پڑھے یا درست بغیر دال کے یا خلقنا بغیر خا کے یا جعلنا بغیر جیم کے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی) بدستور اوس صورت میں کہ وہ حرف جو پڑھا نہ گیا اصل حرفوں سے نہ ہو مگر اس کے نہ ہونے سے وہ بات جسکا اعتقاد کفر ہو لازم آتی ہو مثلاً وما خلق الذکر والانثیٰ میں سے واؤ نہ پڑھے تو بھی نماز فاسد ہو جاے گی ہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ امام ابو یوسفؒ کے قول سے نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ وہ لفظ جو پڑھنے والے کی زبان سے نکلا یعنی اس کے پڑھے ہوئے حروف قرآن میں موجود ہیں ہاں اگر کسی حرف کا نہ پڑھنا اس ترخیم کے طور پر ہو جو عربیت میں یعنی عرب کے محاورے اور صرف و نحو کی نظر کرتے جائز ہو مثلاً یلمالک میں یا مال پڑھے تو بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی اور یہی حکم ہے اس صورت میں کہ نہ پڑھا ہوا حرف لفظ کے اصلی حروف سے نہ ہو مثلاً الواقعہ بغیر ہا کے پڑھے بدستور اس صورت میں بھی نہ پڑھا ہوا حرف اصلی حروف میں سے ہو مگر معنی بدل نہ جائے مثلاً تعالیٰ جد ربنا میں حرف لام زبر کے ساتھ پڑھے تو بھی بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی (تعالیٰ بفتح لام اسم فعل ست بمعنی بیا پس اس تغیر معنی سے نماز فاسد ہوگی اسیطرح ثنا میں تعالیٰ جدک کے الف کو نہ پڑھیں لام کو فتح بغیر الف پڑھیں تو بھی فساد کا حکم ہوگا - واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم)

شیخ امام حسام الدین ابو سعید بن سعد النسفی کی کتاب زلۃ القاری میں مذکور ہے کہ اگر اس نے اَللّٰہُ الصَّمَدُ سین کے ساتھ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوگی یہی امام نجم الدین ابو حفص عمر نسفی کا پسندیدہ فتویٰ ہے اس مسئلے کی بنا متاخرین کے پسندیدہ مذہب پر ہے جو پیشتر مذکور ہوئی ہے۔ بعض متاخرین کے پسندیدہ مذہب کے

نظر کرتے تتلانے والے کی قرأت کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہی حکم ہے
ان عجمی لوگوں کا جو تتلانے والے کے درجہ میں ہیں جیسے اہل ہند اور ترک
انکی تحقیق پیشتر مذکور ہو چکی اور متقدمین کی نظر کرتے بھی یہی فتوی ہوگا کیونکہ
مضمون تو صحیح ہے اس لئے کہ اسمد سمد سے مشتق ہے جس کے معنی
یہ ہیں کہ بلند اور شاندار ہو اور یہ معلوم رہے کہ صاد اور سین اور زے کا ایک ہی
مخرج ہے اور اکثر یہ حروف ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں پس مناسب
ہے کہ ہم اس باب میں جو کچھ قاضی خاں نے متقدمین کے قاعدے کے بموجب
اپنے فتاوی میں ذکر کیا ہے بیان کردیں اگر نَصْرُ اللّٰہ سین سے اور نَسْرًا صاد سے
پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ نسر کے معنی لشکر کا ایک حصہ ہے اس صورت میں
مضمون صحیح ہو جائے گا کیونکہ اللہ کے لشکر یعنی ملائکہ کے ساتھ مدد وابستہ ہے
رہا نَسْرًا کو صاد سے پڑھنا (سو یہ تو بت کا نام ہے) اور بت کی نام کو بدل دینے
میں کوئی قباحت نہیں اور نہ کفارے کے اصل مقصود سے کسی قسم کی دوری پیدا ہوتی
ہے کیونکہ کفار بتوں سے مدد طلبی کیا کرتے ہیں اور کسی بت کا نام نصر صاد کی
تشدید سے بھی ہے اسی بت کیساتھ بخت نصر (مشہور قاہر بادشاہ) نامزد ہوا
تھا۔ اگر اسمد سین سے پڑھے تو شمس الائمہ سرخسی اور عبدالواحد کہتے ہیں کہ نماز
فاسد نہ ہوگی اس کا بیان ابھی گذرا۔ اگر اَسَاطِیْر صاد سے پڑھے تو نماز فاسد
نہ ہوگی کیونکہ صطر بھی سطر ہی کے معنی میں ہے وَھُوَ حَسِیْر صاد سے
پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ مضمون صحیح ہے اس لحاظ سے کہ حصیر محصور کے
معنی میں ہے حصر سے بنا ہوا ہے جو حبس اور رکاوٹ کے معنی میں ہے یعنی وہ
شگاف کے دیکھنے سے روکی ہوئی ہے اگر لَا انْفِصَامَ لَهَا صاد کی جگہ
سین پڑھے تو چونکہ اس کے معنی نہیں ہیں اس لئے نماز فاسد ہوگی۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ صاد سے پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ یہ لفظ بھی
قرآن میں موجود ہے اور اس کے معنی اصل لفظ کے معنی سے بہت دور نہیں
ہے بدستور فَاِنْ عَصَوْكَ سین سے پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ
اس کے معنی بھی اصل لفظ کے معنی سے دور تر نہیں ہے اگر اِلَیْنَا ثِمْتَیْنِ خَصِیْمًا
سین سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ اس صورت میں بھی مضمون صحیح ہے یعنی
یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے تمہاری عقلوں کو ہدایت کی سمجھ سے روکدیا تَصْطَلُوْنَ
سین سے پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ سلی اور صلی کے معنی قریب قریب
ہیں اس لئے کہ دونوں باتیں آگ سے حاصل ہوتی ہیں بِثَمَنٍ بَخْسٍ صاد سے
پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ بخص کے معنی آنکھ اکھیڑنا ہیں پس یہ بخس کے
مناسب ہے جس کے معنی گھٹانا اور کم کرنا ہیں۔ سَرَابًا صاد سے پڑھے تو نماز
فاسد ہو جائیگی کیونکہ صرب صاد سے ترش دودھ کے معنی میں ہے اور یہ معنی اصل
لفظ سراب کے مقصودی معنی سے دور تر ہے اور نیز صرب صاد سے قرآن میں
موجود بھی نہیں ہے۔ نَسَبًا صاد سے پڑھے تو بھی نماز فاسد ہوگی کیونکہ نصب کے
معنی نسب کے معنی سے بالکل دور ہے مگر مناسب یہ ہے کہ امام ابو یوسف
کے قول کے نظر کرتے نماز فاسد نہ ہو کیونکہ نصب صاد سے قرآن میں موجود
ہے اور اس کے معنی کا اعتقاد کفر بھی نہیں ہے اَلصَّخَّةُ سین سے
پڑھے تو چونکہ معنی سے بالکل دوری ہو جاتی ہے نماز فاسد ہو جائیگی یَخْصِفَانِ
صاد سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اصل معنی سے بالکل دوری ہو جاتی
ہے سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا صاد سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ
مضمون صحیح ہے اس لئے کہ صورت کے معنی نادر اور خوشنمائی مرتب
کلام ہے سوط عذاب صاد سے پڑھے تو چونکہ اصل معنی بالکل دور نہیں ہو جاتی

نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ صوط ایک قسم کا پانی ہے تو مضمون یہ ہوگا کہ عذاب کے پانی کی ایک قسم ہے مِن قَسْوَرَةٍ کو صاد سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ معنی بہت دور ہو جاتے ہیں اس لئے کہ قصورہ منقش پردوں سے گھرا ہوا مکان ہے جس میں رہتے ہیں اور قسورہ سین سے شیر درندہ ہے یا تیرانداز اور ان دونوں معنوں میں حد درجہ کی دوری ہے اَفْصَحُ مِنِّي سین سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ مضمون صحیح ہے اور اصل معنی سے قریب بھی ہے لِيَسْأَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ سین سے مہمل پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر اسمیں تامل ہے اس لئے کہ سدق سین سے بے معنی ہے پس چاہیئے تھا کہ نماز فاسد ہوتی اور ظاہر یہ ہے کہ یہاں فتوی متاخرین کے قول پر ہے کانوا يصدون على الحنث سین سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ مضمون صحیح ہے اور نیز یسرون سین سے قرآن میں موجود ہے قولا سديدا- صاد سے پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اصل معنی بہت دور ہو جاتی ہیں صَحْصَحًا سین سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ اصل معنی سے بہت دوری ہو جاتی ہے اور نیز یہ لفظ قرآن میں بھی نہیں وَالصّٰٓفّٰتِ سین سے پڑھے تو بھی نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ اصل لفظ کے معنی سے اس غلط لفظ کے معنی بالکل دور ہے حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ صاد سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ معنی صحیح ہو جاتے ہیں اس نظر سے کہ سبب پر مسبب برتا جاتا ہے کیونکہ حسد سین سے نیکیوں کا حصاد کرتا ہے یعنی نیکیوں کا ٹکڑا پھینکدیتا ہے صموا سین سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اصل لفظ کے معنی سے غلط لفظ کے معنی بالکل دور ہیں اور ایک لفظ کے معنی دوسرے لفظ کے معنی سے دور تر ہونا بعد فاحش کہلاتا ہے لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ سین سے پڑھے تو نماز فاسد

نہ ہوگی اس لئے کہ مضمون صحیح ہے یعنی وہ تالو جو اللہ کو بھولی ہوئی ہے بدستور لَنَسْفَعًا
صاد سے پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ وہ قبیت تالو ڈھول دھپے کے لائق
ہی ہے ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا صاد سے پڑھے تو ابو عصمہ سعد بن معاذ مروزی
نے کہا ہے کہ نماز فاسد ہوگی اور یہی حکم جھٹ سے ذہن میں آتا ہے اس لئے کہ
یہاں بعد فاحش ہے کیونکہ حصم کے معنی گوز ہیں لَبَنًا خَالِصًا سین سے پڑھے تو نماز
فاسد نہ ہوگی بدستور جب سَائِغًا صاد سے پڑھے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی معلوم ہوتا ہے
کہ یہ فتوی متاخرین کے قول پر دیا گیا ہے ورنہ یہاں غلط لفظ کے معنی اصل لفظ کے معنی
سے بالکل دور ہے قُلْ كُلٌّ مُتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا سین سے پڑھے تو بعد فاحش
کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی اس لئے کہ ربس کے معنی ہاتھ سے مارنے کے ہیں
صُحُفًا سین سے پڑھے تو بعد فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائیگی کیونکہ سحف
کے معنی کھال سے بال نکالنا ہے واللہ اعلم حَتّٰى کی حا کی جگہ عین سے عتی پڑھے
تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ حتی کو عتی بھی کہنا ایک لغت ہے اگر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
کہے یعنی لمن کے نون کی جگہ لام زبان سے نکلے تو امید ہے کہ نماز فاسد نہ ہو اس لئے
کہ نون اور لام کے مخرج قریب ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلے کا جواب
بتلانے والے کے مسئلہ پر قائم کیا گیا ہے جسکی پیشتر تحقیق ہوچکی محیط میں ہے کہ
اگر ذ معجمہ کی جگہ د مہملہ یا د مہملہ کی جگہ ذ معجمہ پڑھے یا قاف کی جگہ عین یا نون
کی جگہ لام پڑھے یا اس کا عکس ہوجائے تو نماز بالاتفاق فاسد ہوجائیگی انتہی
اس فتوی کی بنا ان لوگوں کے قول پر ہے جنہوں نے ایک لفظ کو دوسرے
لفظ سے بدلنا صحیح ہونے یا صحیح نہ ہونے کا لحاظ کیا ہے ورنہ پیشتر مذکور ہوچکا ہے
کہ اگر اعوذ کی ذال معجمہ کی جگہ د مہملہ کے ساتھ اعود پڑھے تو چونکہ معنی صحیح ہیں متقدمین
کے قول سے نماز فاسد نہ ہوگی اگر يَدُعُّ الْيَتِيْمَ دال کے سکون سے یا دال کے

ضمہ سے بغیر تشدید عین کے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ آفت عام ہوگئی ہے
مگر قاضی خاں نے پہلے اس صورت میں نماز کے فاسد ہونے کا فتویٰ دیا ہے اسلئے
کہ اس غلطی سے معنی مقصود کا عکس پیدا ہوتا ہے کیونکہ بلا ناڑھ کھیلنے کے بالکل برخلاف
ہے ہاں عین کی تشدید ہی چھوڑ دی ہے تو معنی نہیں بدل جاتا اس لئے نماز فاسد
نہ ہوگی اگر اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر پورا وقف کرکے یہ پڑھے
اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ یا اُولٰٓئِکَ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ یا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا پر وقف کرکے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ یا ایسی
ہی اور کوئی آیت پڑھے جسکی وجہ سے خدا کا حکم جو کسی فریق پر لگایا گیا ہے اس کے
برخلاف حکم سے بدل جاتا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ در اصل دوسری عبارت جو
اس نے اگلی عبارت پر پورا وقف کرنے کے بعد پڑھے،

وقف سوم

ایک خاص طور پر شروع کی ہوئی عبارت ہے جو اگلی عبارت کے ساتھ لگی ہوئی نہیں ہے
پس کسی فریق پر اس کے مناسب حکم کے برخلاف حکم ہی لگایا جانا ثابت نہیں
ہوسکتا ہاں اگر اس نے پہلی عبارت پر جس میں کسی فریق کا ذکر ہے وقف نہ کرکے
دوسری عبارت کو جس میں اس فریق کے مناسب حکم کے برخلاف حکم ہے ملا دیا
تو اکثر بزرگوں کا قول ہے کہ نماز فاسد ہوجائیگی کیونکہ اسکی پڑھائی سے خدا کی خبر کے
برخلاف خبر ملتی ہے اگر وہ اس کا اعتقاد رکھے تو کافر ہوجائے گا مگر عبداللہ بن مبارک
اور امام ابوحفص کبیر اور محمد بن مقاتل اور مرو کے علما کی ایک جماعت سے یہ روایت آئی
ہے کہ مذکورہ صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ ایسی صورت ایک عام بلا ہے
اور زبان کی سبقت کی ضرورت ہے یعنی زبان سے بیخودانہ پڑھائی میں ایسا
جوڑ توڑ ہوجایا کرتا ہے یہی فتویٰ ابونصر ماتریدی نے بھی دیا ہے قاضی خاں
کہتے ہیں کہ پہلا فتویٰ صحیح ہے اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ کی لام کو

زیر سے پڑھے تو متاخرین کے پاس نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ بیشتر مذکور ہو چکا ہے
کہ متاخرین اعراب کی غلطی کی وجہ سے نماز کو فاسد نہیں ٹھیراتے مگر متقدمین کے
نزدیک صورت مذکورہ جیسے قاضی خان نے ذکر کیا ہے اولی امور میں سے ہے
جنکی وجہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور ان چیزوں میں سے ہے جنکا اعتقاد
کفر ہے اسکی بنا اس بات پر ہے کہ رسولہ کے لام کو زیر پڑھنے سے المشرکین
پر عطف ہو جاتا ہے اور یہی امر جھٹ سے ذہن میں آتا ہے چنانچہ روایتوں میں بیان
آیا ہے کہ ایک اعرابی نے ایک شخص سے آیت مذکورہ کو یوں ہی پڑھتے ہوئے
سنا یعنی رسولہ کے لام کے زیر سے تو کہنے لگا اگر اللہ اپنے رسول سے بیزار ہے
تو میں بھی اُن سے بیزار ہوں اسپر لوگ اُس کو حضرت عمر کے پاس لیگئے اُس نے
اس شخص کی قرأت کی کیفیت بیان کی پس اُسوقت حضرت عمر نے عربیت کی
تعلیم کا حکم کیا لیکن کشاف میں نقل کیا ہے کہ لام کا زیر بھی ایک قرأت ہے
اس وجہ سے کہ رسولہ کے لام کو جر ہے زیر کے ساتھ اس بنا پر کہ وہ المشرکین
کے لفظ کی جوار میں ہے یعنی اس سے قریب ہے گو در حقیقت مرفوع ہے پیش
کے ساتھ یا یہ کہ ورسولہ پر قسم کا واو ہے پس اس بات پر نظر کرتے بموجب قول
متقدمین کے چاہیئے کہ نماز فاسد ہو اگر اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ذال معجمہ کو زبر سے
پڑھے تو متقدمین کے قول کے بموجب نماز یقیناً فاسد ہوگی اور یہی حکم ہے اگر
وَ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ زا کے زیر کے ساتھ پڑھے بدستور جب نَحْنُ خَلَقْنَا
قاف کے زیر کے ساتھ اور قَدَّرْنَا را کے زبر کے ساتھ اور جَعَلْنَا اور اَنْزَلْنَا
لام کے فتح کے ساتھ پڑھے یا وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور
وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ کے زبر کے ساتھ یا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ
الْغَرُوْرُ را کے زیر کے ساتھ پڑھے جس کی وجہ سے وہ معنی پیدا ہوتے ہیں

لفظ معنی میں تغیر

جن کا اعتقاد کفر ہے متقدمین کے پاس نماز فاسد ہوجائیگی نہ متاخرین کے پاس
فتاوی قاضی خاں میں مذکور ہے کہ اگر یَدْخُلُوْنَ کے دال کی جگہ تا پڑھے
تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ یہ بے معنی لفظ ہے اگر اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
میں جعلنا کی جگہ نحن خلقنا پڑھے یا اِیَّاکَ نَعْبُدُ بغیر یا کی تشدید کے پڑھے تو متاخرین
کے پاس نماز فاسد نہ ہوگی یہاں دو جدا جدا باتیں ہیں پہلی یہ کہ ایک لفظ کی جگہ دوسرا
لفظ پڑھا یعنی انا کی جگہ نحن اور جعلنا کی جگہ خلقنا یہاں ضابطہ یہ ہے کہ اگر اصل[۱]
کلمہ اور غلط کلمہ دونوں کے معنی قریب قریب ہوں اور غلط لفظ کا سا لفظ قرآن میں
ہو تو بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی اور[۲] اگر دونوں کے معنی قریب قریب ہوں مگر
بدلا ہوا لفظ یعنی غلط لفظ قرآن میں نہو تو امام اعظم اور امام محمد رحمہما اللہ کے پاس نماز فاسد نہ ہوگی
اور امام ابو یوسف[۴] سے یہاں دو روایتیں آئی ہیں اور[۳] اگر دونوں لفظ قریب نہ ہوں
اور بدلا ہوا لفظ قرآن میں ہے فاسد ہوگی نماز دونوں کی قول میں اور فاسد نہ ہوگی
امام ابو یوسف رح کے پاس اور[۴] اگر اس لفظ کا سا لفظ قرآن میں نہ ہو مگر جہاں غلطی ہوئی
ہے وہاں اس لفظ سے کوئی ایسے معنی پیدا ہوتی ہوں جس کا اعتقاد کفر ہے تو بالاتفاق
نماز فاسد ہوجائیگی اور[۵] اگر قرآن میں ہے لیکن اس چیز میں ہے جسکا اعتقاد کفر ہے تو
فاسد ہوگی اتفاقاً ہاں بعضوں نے امام ابو یوسف رح کے قول کے قیاس پر کہا ہے
کہ نماز فاسد نہ ہوگی۔ چنانچہ محمد بن مقاتل ایسا ہی فتوی دیتے تھے مگر امام ابو یوسف رح
کا صحیح مذہب یہ ہے کہ نماز فاسد ہوجائیگی پہلی[۱] صورت کی مثال اَلْحَکِیْم کی جگہ اَلْعَلِیْم
البصیر کی جگہ اَلْخَبِیْر۔ اَلْعَلِیْم کی جگہ اَلسَّمِیْع دوسری[۲] صورت کی مثال
اَوَّاہ کی جگہ اَیَّاہ تَوَّابِیْنَ کی جگہ تَبَّابِیْنَ اور ایسے ہی اور الفاظ تیسری[۳] صورت کی
مثال نُصِبَتْ کی جگہ سُطِحَتْ یا اس کا عکس رُفِعَتْ کی جگہ خُلِقَتْ یا اس کا عکس
چوتھی[۴] صورت کی مثال اَلْغُرَاب کی جگہ اَلْغُبَار اور ایسے ہی اور لفظ پانچویں[۵] صورت

کی مثال فَاعِلِیْنَ کی جگہ غَافِلِیْنَ پس اس ضابطہ کے بموجب اِنَّا جَعَلْنَا کی جگہ نَحْنُ خَلَقْنَا پڑھنا پہلی قسم میں داخل ہے جس سے بالاتفاق نماز فاسد نہیں ہوتی تو خاص کر متاخرین کا نام یہاں لینے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ متاخرین کو متقدمین سے صرف پانچویں قسم میں خلاف ہے جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے ساتھ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ پڑھنے کے بیان میں مذکور ہوا دوسری بات یہ ہے کہ تشدید دار لفظ کو بے تشدید اور بے تشدید لفظ کو تشدید کے ساتھ پڑھنا پس یہاں یہ ضابطہ ہے کہ اگر اس غلطی سے معنی بدل نہ جاوے مثلاً وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا بلا تشدید کے پڑھے یا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ یا اَرَادُوْہُ بلا تشدید پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر معنی بدل جائے مثلاً رَبِّ الْفَلَقِ میں با کی تشدید چھوڑ دی یا ظَلَّلْنَا عَلَیْھِمُ الْغَمَامَ یا اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ میں لام اور میم کو بلا تشدید پڑھے اکثر بزرگان دین کا پسندیدہ مذہب یہ ہے کہ نماز فاسد ہو جاوے گی چنانچہ خلاصہ میں ایسا ہی ہے۔ قاضی خان کہتے ہیں کہ قاضی امام ابو علی نسفی کہتے تھے کہ مذکورہ صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی ہاں جب رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں با کی تشدید اور اِیَّاكَ نَعْبُدُ میں یا کی تشدید چھوڑ دی تو فاسد ہوگی اکثر بزرگان دین کا یہی مذہب ہے کہ تشدید اور مد کا چھوڑ دینا اعراب کی غلطی کی سی بات ہے جسکی وجہ سے متاخرین کے قول میں نماز فاسد نہیں ہوتی انتہی پس معلوم ہوا کہ وہ تفصیل جو پیشتر مذکور ہوئی متقدمین کے قول کے بموجب تھی اور پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ انہیں کے قول پر عمل کرنے میں بڑی احتیاط ہے اور مصنف کا یہاں متاخرین کو خاص کرنا اس کے ٹھیک موقع پر ہے۔ پھر بھی یہ معلوم رہے کہ مخفف بے تشدید لفظ کو تشدید کے ساتھ پڑھنے کا حکم اس کے عکس سے ہے یعنی تشدید دار کو بے تشدید پڑھنے کے حکم کا سا ہے یعنی اس میں بھی ویسا ہی خلاف اور تفصیلیں ہیں

جیسے اس میں ہیں اور اسیطرح ادغام والے حرفوں کو ظاہر کرکے پڑھنے یا بے جا ادغام حرفوں کو ادغام کے ساتھ پڑھنے کے باب میں بھی ترک تشدید کی سی تفصیلیں اور اختلافات ہیں غرضکہ ان سب امور کی ایک ہی فصل ہے پس مناسب ہے کہ قاضی خاں نے ان دونوں فصلوں میں سے کسی ایک فصل پر بنا کرکے جو کچھ ذکر کیا ہے اور اسکو متقدمین کی مذکور تفصیلات کے طور پر بیان کیا ہے وہ یہاں نقل کردیجاتی اور اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے اَفَعَیِینَا تشدید سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ معنی بدل نہیں گئے -

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ میں صراط پر جو لام آیا ہے ظاہر کرکے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ معنی بدل نہیں گئے یہی حکم ہے الصراط کے سے لفظوں کا تحبون العاجلۃ میں تحبون کی جگہ تکذبون پڑھے تو بموجب صاحبینؒ کے قول کے نماز فاسد نہ ہوگی اور مناسب یہ ہے کہ بموجب امام ابو حنیفہؒ کے قول کے بھی نماز فاسد نہ ہو کیونکہ یہ غلطی تیسری قسم میں داخل ہے یَلْعَنُهُمْ کی جگہ یبینھم پڑھے جو بیان سے ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مناسب یہ ہے چونکہ اس میں امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ اس کے برخلاف ہے اور اختلافی حکم ہوگیا اسلئے یہ غلطی دوسری قسم میں داخل ہے مَا اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كِتٰبٍ میں اٰتینا کی جگہ اھلکنا پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ یہ غلطی چوتھی قسم میں داخل ہے اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ میں متبر کی جگہ مُدَبَّر پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ یہ قسم اول میں داخل ہے قَسْوَرَةٍ کی جگہ قوسرۃ یا قوصرۃ پڑھے تو نماز فاسد ہوگی اسلئے کہ یہ چوتھی قسم میں داخل ہے مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ میں رسول کی جگہ رزق پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ قسم اول میں داخل ہے چنانچہ لفظ رزق کا قرآن میں ہونا تو ظاہر ہے رہا رزق اور رسول کے

معنی قریب قریب ہونا سو یہ سبب پر مسبب کا اطلاق ہونے کی قسم سے ہے
کیونکہ رسول رزق کی آمد کا سبب ہے اُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ میں شیٔ کی جگہ
نفس پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ پہلی قسم میں داخل ہے تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ
میں هالكين کی جگہ جاھلین پڑھے تو نماز فاسد ہوگی مگر چاہیئے کہ ابو یوسفؒ کے
پاس فاسد نہ ہو اس لئے کہ یہ غلطی تیسری قسم میں داخل ہے مَا وَدَّعَكَ کی دال
کی تشدید چھوڑ دی تو معنی نہ بدلنے کی وجہ سے نماز فاسد نہ ہوگی اَلَمْ يَجِدْكَ کی
جیم کی جگہ را پڑھے تو چونکہ یوں بھی معنی صحیح رہتے ہیں نماز فاسد نہ ہوگی کعصف
کے صاد کی جگہ سین پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ یہ غلطی چوتھی قسم میں داخل ہے
من الغافلين کے لام کی جگہ را پڑھے تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد
ہوگی اس لئے کہ یہ تیسری قسم میں داخل ہے الخاسرین کی جگہ الشاکرین
پڑھے تو نماز فاسد ہوگی اس لئے کہ یہ پانچویں قسم میں داخل ہے حَتّٰى إِذَا
فُزِّعَ کے زا اور عین کی جگہ راے مہملہ اور غین معجمہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی
اس لئے کہ یہ تیسری قسم میں داخل ہے اور یوں بھی ایک قراءت آئی ہے
يَصُدُّ کے صاد اور دال کی جگہ سین اور طا پڑھے تو چونکہ معنوں میں بُعد فاحش
ہے نماز فاسد ہوگی اگر سین اور تا پڑھے تو فاسد نہ ہوگی کیونکہ یوں بھی معنی صحیح
ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ اپنے کفر کو لکھتے نہیں يُجَازِ کی جگہ يَرُدّ پڑھے تو نماز
فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ یہ پہلی قسم میں داخل ہے کیونکہ یرد کا قرآن میں ہونا تو
ظاہر ہے اور نیز یرد اور یجزِ کے معنی قریب ہیں کیونکہ اس کا مضمون یہ ہوگا
کہ کافروں کو کون پسند کرے گا کہ انہیں عذاب سے دور رکھے یا ایسا ہی مناسب
مضمون ہوگا ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ میں كذبوا لك پڑھے تو نماز فاسد
نہ ہوگی کیونکہ یہ پہلی قسم میں داخل ہے فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

بِهِ الْمَاءَ فَاَنْزَلْنَا کی جگہ فاجیئنا پڑھے تو اسمیں علما کا اختلاف ہے بعض نے کہا کہ نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ پہلی قسم میں داخل ہے کیونکہ پانی ستھری زمین کو زندہ سرسبز کردیتا ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا کی جگہ نو تہا پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر چاہیئے کہ یہ فتوی بموجب مذہب ابو یوسف رح کے ہوگا اور امام اعظم رح و امام محمد رح کے پاس نماز فاسد ہوجاویگی اسلئے کہ نو تہا اور ننسہا کے معنی قریب قریب نہیں ہیں فَسَنُعَرِّضُ کی جگہ فسنعرض پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ معنی قریب قریب ہیں کیونکہ اعراض کا صلہ لام کے ساتھ ہو تو توجہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں تو مضمون یہ ہوگا کہ دودھ دینے پر دوسری عورت متوجہ ہوگی لَمِنَ السّٰحِرِیْنَ کے حا کی اور را کی جگہ جیم اور دال پڑھے تو نماز فاسد ہوگی اسلئے کہ یہ تیسری قسم میں سے ہے فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا میں نوتیہ کی جگہ نصلیہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ یہ پہلی قسم میں داخل ہے کیونکہ اصلا ہیں دینے کے معنی ہیں اَلشَّیْطَان کی جگہ اَلرَّحْمٰن یا الرحمن کی جگہ الشیطان یا ادریس کی جگہ ابلیس یا ابلیس کی جگہ ادریس پڑھے یا ایسا ہی پھر بدل کرے تو چونکہ یہ تیسری قسم میں داخل ہے نماز فاسد ہوگی۔

تنبیہ نسبتوں کا بدلنا اسی قسم میں یعنی ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ کھدینے میں داخل ہے اگر عیسی ابن مریم کی جگہ عیسی بن لقمان پڑھا تو یہ پانچویں قسم میں داخل ہے کیونکہ اس میں عیسی کی نسبت باپ کی طرف ہے اور اس بات کا اعتقاد کفر ہے اگر موسی بن مریم پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ لفظ موسی اور مریم دونوں قرآن میں ہیں اور کوئی قطعی دلیل نہیں ہے کہ موسی کی ماں کا نام مریم نہیں ہے اگر موسی ابن عیسی پڑھے تو ابو یوسف رح کے قول سے نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ دوسری قسم میں داخل ہے یہی مذہب اکثر مشائخ کا ہے

اور یہی حکم ہے اگر موسیٰ بن لقمان پڑھے تو اور اگر موسیٰ بن سارہ پڑھے تو نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ یہ چوتھی قسم میں داخل ہے یہی حکم ہے اگر مریم بنت غیلان پڑھے واللہ اعلم۔

ما اضطرہ رلتم بجائے ضاد معجمہ کے زائے معجمہ یا ظای معجمہ یا ذال معجمہ سے پڑھے تو نماز فاسد ہو جائیگی اس لئے کہ ان سب صورتوں میں بعد فاحش ہو جاتا ہے اگر ما اضطرہ رلتم میں طوی کی جگہ تای قرشت پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ ایسی جگہوں میں طوی تا سے بدل دیجاتی ہے اور معنی نہیں بدلتی جیسے صرف میں تبلایا گیا ہے خَطِفَ الْخَطْفَةَ دونوں جگہ طوی نہ پڑھکر تائے قرشت پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ لفظ بے معنی ہو جاتا ہے یہاں یہ معلوم رہے کہ یہ ایک جداگانہ فصل ہے یعنی تے دال طوی میں سے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنے کا بیان اور تمکو معلوم ہے کہ متقدمین مخرج کے ایک ہونے یا قریب ہونے کا لحاظ نہیں کرتے ہیں برخلاف متاخرین کے اس لئے مناسب ہے کہ اس قسم کے مسائل جو قاضی خاں نے ذکر کئے ہیں ہم یہاں بیان کر دیں اَلتَّحِيَّاتُ کے تا کی جگہ طوی یا دال پڑھے تو قاضی امام ابو علی نسفی نے فرمایا ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ طحوا اور دحو خدا کے کام میں اور جس جس چیز کا طحو اور دحو ہوا ہے خدا ہی کی ہے کیونکہ وہ اسی کے ملک میں ہے ہے قنوط کے مشتق کو جسمیں طوی ہے قنوت کے مشتق جس میں تائے فوقانی ہے بدل دے یا اس کا عکس کرے تو نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ اس میں بعد فاحش ہے عنت کی تائے فوقانی کی جگہ دال مہملہ پڑھے تو بعد فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائیگی رَهْبَةً طوی سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ رہبہ میں تائے تانیث ہے جس کے بدل دیئے جانے سے معنی میں خلل نہیں پیدا

نقطہ مہمل مفسد نماز

[illegible]

ہوتا کیونکہ اس قسم کا تا تبدل اور حذف کا نشا نہ ہوا ہی کرتا ہے نبطش
البطشۃ میں دونوں جگہ طوی کے عوض تائے فوقانی پڑھے تو بے معنی ہونے
کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائیگی اَظْلَمَ وَاَطْغٰی میں طوی کی جگہ تائے فوقانی پڑھے تو
چونکہ یوں بھی معنی صحیح ہیں نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ تغی بلند آواز سے ہنسنے
کے معنی میں ہے اور یہ کافروں کی صفات میں سے ہے چنانچہ قرآن میں ہے
کہ کافر ایماندا روں پر ہنستے تھے اور ہنسی درحقیقت خوشی اور اترانے کا لازمہ ہے
الصِّرَاطَ کے طوی کے عوض تائے فوقانی پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ اس کے
کچھ معنی نہیں بَطَرًا تائے فوقانی کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے
کہ معنی صحیح ہیں یعنی وہ بھلائی سے کٹ جانے کے لئے نکلے تھے طَلْعُهَا کے
طوے کے عوض تائے فوقانی پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ طلع و تلع کی
اشتقاق کا ماخذ ایک ہے کیونکہ تَلَعَ النَّهَارُ کے معنی طلع النہار ہی ہیں اَمْطَرْنَا
عَلَيْهِمْ مَطَرًا میں دونوں جگہ تائے فوقانی پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ
بُعد فاحش ہوجاتا ہے اس لئے امترجو تائے فوقانی کے ساتھ ہی اسکے معنی
کاٹنا ہیں فِطْرَتَ اللّٰهِ تا کے ساتھ پڑھے تو چونکہ یہ بے معنی لفظ ہے اسلئے
نماز فاسد ہوگی یہی حکم ہے ہر ایسے لفظ کا جو اشتقاق میں اس کے مانند ہو اُنْظُرُوا
تائے فوقانی کے ساتھ پڑھے تو یہ بے معنی لفظ ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہوگی
مَنْطُوْرٌ تا کے ساتھ پڑھے تو چونکہ یوں بھی معنی صحیح ہیں نماز فاسد نہ ہوگی رَبَطْنَا
تائے فوقانی کے ساتھ پڑھے تو بُعد فاحش ہوجاتا ہے اس لئے نماز فاسد
ہوگی اس لئے کہ ربت کے معنی تربیت کے ہیں نُوْط تائے فوقانی کے ساتھ
پڑھے تو یہ مشکل بات ہے اس لئے کہ بُعد فاحش ہوجاتا ہے کیونکہ لات کے
یہ معنی ہیں کہ جو چیز پوچھی گئی تھی اس کے ماسوا کا حال بیان کیا ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ

لات فعل سے اور لوط علم ہے اور اشتقاق میں علم اور فعل کے درمیان معنی کا بُعد نہیں ہوتا کیونکہ علم جس امر کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس کے ساتھ علم کی مناسبت ہونی ضرور نہیں مَا يَنْطِقُ تائے فوقانی کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ نطق کو تا سے کھنا بھی ایک لغت ہے کَصَاحِبِ الْحُوْتِ طوی سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ حوط حوطہ کی جمع ہو سکتی ہے جس کے معنی بیدار مغزی اختیار کرنے کے ہیں اَلَمْ يَجِدْكَ تائے فوقانی کے ساتھ پڑھے تو چونکہ یہ بے معنی لفظ ہے نماز فاسد ہوگی لَا يَسْتَثْنُوْنَ کے تا کی جگہ طوی پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ زائد تا اکثر کرکے طوے سے بدل دی گئی ہے اور اس سے معنی نہیں بدل جاتے حَمَّالَةَ الْحَطَبِ کے طوی کی جگہ تائے فوقانی پڑھے تو نماز فاسد ہوگی کیونکہ یہ بے معنی لفظ ہے رِحْلَةَ الشِّتَآءِ کے تا کی جگہ طوی پڑھے تو چونکہ بعد فاحش ہو جاتا ہے نماز فاسد ہوگی کیونکہ شطار شطی المیت کا مصدر ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میت کے ہاتھ اور پیر ادھیڑ کئے گئے ۲ مَسَّتْ طَائِفَةٌ میں تائے فوقانی کی جگہ طوے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ ساکن تا کو طوے میں ادغام کرتے ہیں تو طوے سے پہلے بھی طوی ہونا لازم آتا ہے اگر طائفہ طوے سے نہ پڑھکر تائے فوقانی سے پڑھے تو بُعد فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ تائفہ تاف یصرہ یتوف سے ہے جس کے یہ معنی ہیں خیرہ وحیران وششدر ہوا خَاطِئَةٌ طوے سے نہ پڑھکر تائے فوقانی سے پڑھے تو چونکہ یوں بھی معنی صحیح ہے نماز فاسد نہ ہوگی اسلئے کہ خاتئہ ختا یختا سے ہے یعنی ڈر یا گھبراہٹ یا مرض کی وجہ سے شکستہ ہو گیا هَلْ تَرىٰ کے تائے فوقانی کی جگہ طوے پڑھے اور مِنْ فُطُوْرٍ کے طوی کی جگہ تائے فوقانی پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ معنی صحیح ہے

کیونکہ لمری طریان سے ہے جس کے معنی تو پیدا ہونا ہے یعنی آیا کوئی سستی پیدا ہوئی اور فتور کے معنی نظر کی سستی ہیں اور استفہام تقریری ہے یعنی آیا تو نگاہ کو الٹاتے ہوئے جو اس میں کوئی سستی پاتا ہے یعنی بیشک نظر میں سستی پاتا ہے وَالتِّيْنِ طوے کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہو گی کیونکہ بُعد فاحش ہو جاتا ہے لَعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ میں طوی کی جگہ تائے فوقانی پڑھے تو نماز فاسد نہ ہو گی اس لئے کہ طلع کو تا سے تلع کہنا بھی ایک لغت ہے فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ میں دونوں جگہ تا پڑھے تو بُعد فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائیگی جیسے پیشتر بیان ہوا یَدْخُلُوْنَ میں دال کو تائے فوقانی کے ساتھ پڑھے تو لفظ بے معنی ہونیکی وجہ سے نماز فاسد ہو گی اور یہ بھی متقدمین کے قول کے بموجب ہے کیونکہ بعض متاخرین کے قول کے نظر کرتے یہ مناسب ہے کہ ان صورتوں میں سے کسی صورت میں نماز فاسد نہ ہو پس اس تفصیل کی بھی گنجائش نہ رہے گی واللہ اعلم۔

اگر فَهَلْ عَسَيْتُمْ کی سین کی جگہ صاد سے فهل عصیتم پڑھے تو نماز فاسد نہ ہو گی اس کا بیان پیشتر ہو چکا ہے اگر الشیطان کے طوے کی جگہ تا پڑھے تو نماز فاسد نہ ہو گی اس کا بھی بیان پیشتر ہوا اگر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں لفظ احد کو دال کو تا کے ساتھ پڑھے تو نماز فاسد ہو گی کیونکہ یہ بے معنی لفظ ہے لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ میں دونوں جگہ تائے فوقانی پڑھے تو بُعد فاحش کی وجہ سے نماز فاسد ہو گی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سین سے کہے تو نماز فاسد نہ ہو گی اس لئے کہ معنی صحیح ہے کیونکہ یہ سلوان سے ہے اور علی با کے معنی میں ہے جیسے آیت حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ میں علی معنی میں با کے ہے یہ معنی ہوں گے کہ محمد صلعم کے ذریعہ سے ہمارے دل سے دنیا کے تعلقات بھلا دے

لبیوڑ مذی ۱۲ صلعم

مَاوَدَّعَكَ کی دال بلا تشدید پڑھے تو چونکہ معنی نہیں بدل جاتے ہیں نماز فاسد نہ ہوگی رَبَّ کی تشدید چھوڑ دے تو چونکہ بے معنی ہو جاتا ہے نماز فاسد ہو جائے گی اس کا بیان پیشتر بھی ہو چکا ہے فی تضلیل کے ضاد کے عوض ظوے پڑھے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگر وہاں ذال معجمہ پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ پہلی صورت میں بُعد فاحش ہو جاتا ہے اور دوسری صورت معنی صحیح ہیں حَمَّالَةَ الْحَطَبِ تاء فوقانی سے پڑھے تو نماز فاسد ہوگی یہ پیشتر بھی مذکور ہوا ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کے جیم کو زبر سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی اس لئے کہ اعراب بدل جانے سے کوئی ایسی بات جس کا اعتقاد کفر ہو پیدا نہ ہو تو بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی علاوہ یہ کہ یہاں اصل لفظ جِنَّة (بکسر جیم) اور غلط لفظ جَنَّة (بفتح جیم) کا ماخذ اشتقاق ایک ہی ہے (کیونکہ دونوں جُنَّ سے بنے ہیں)

فائدہ

لفظ کے حروف میں سے کسی حرف کو کسی حروف کے پیشتر کردے جیسے عصف کی جگہ عفص یا خسر کی جگہ سرخ پڑھے تو اگر معنی بدل جاتے ہیں تو نماز فاسد ہوگی اس قسم کی کچھ باتیں ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے بدلنے کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں اگر کسی آیت میں سے کوئی لفظ چھوڑ دے تو اگر معنی بدل جاتا نہ ہو مثلاً وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا میں ذا چھوڑ دے یا لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ میں مِن چھوڑ دے۔ یا جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا میں دوسرا لفظ سیئۃ چھوڑ دے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر کسی لفظ کے چھوڑ دینے سے معنی بدل جاتا ہو مثلاً فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ میں لا چھوڑ دے یا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ میں لا چھوڑ دے تو اکثروں کے پاس نماز فاسد ہو جائیگی کیونکہ اس نے اللہ کی

خبر کے برخلاف خبر دی جس کا اعتقاد کفر ہے ہاں بعض نے کہا ہے کہ فاسد
نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک بلائے عام ہے اور ضرورت بھی ہے یعنی اکثر و بیشتر
لوگوں سے ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں مگر پہلا فتوی ہی صحیح ہے اگر کسی آیت میں
کوئی لفظ بڑھا دے پس اگر زائد لفظ قرآن کا ہو اور معنی بدل نہ جائے۔ مثلاً
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا پر وبنی و ذی القربیٰ بڑھا دے تو بالاتفاق
فاسد ہو جائیگی یا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا پر عَلِيْمًا بڑھا دے یا فَإِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ پر العلیم بڑھا دے تو بالاتفاق فاسد ہو جائے گی
اور اگر معنی بدل جائے اور زائد لفظ قرآن میں ہوں مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا کے بعد وَكَفَرَ بڑھائے پھر فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
پڑھے یا وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى کے بعد وامن بڑھا کر وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى
پڑھے یا ایسی ہی کوئی اور زیادتی ہو جائے جس کا اعتقاد رکھنے والا کافر ٹھیرتا ہو تو
ایسی غلطی سے نماز فاسد ہو جائیگی یہی حکم ہے اوس صورت میں کہ زائد لفظ قرآن
نہ ہوں اور معنی بدل جائے ہاں اگر زائد لفظ قرآن میں نہ ہوا ور معنی بھی بدل نہ جاتا
ہو مثلاً مِنْ ثَمَرَةٍ إِذَا أَثْمَرَ کے بعد و استحصد بڑھ جائے یا فِيْهِمَا
فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ کے بعد وتفاح بڑھا کر ورمان پڑھے تو نماز فاسد نہ ہو گی
کیونکہ اس میں معنی بدل نہیں جاتے بلکہ یہ زائد لفظ قرآن کے شبیہ ہیں اور جو قرآن
کے شبیہ ہو اوس سے نماز فاسد نہیں ہوتی چنانچہ امام ابو حنیفہ رض سے اس بات کی
روایت آچکی ہے قاضی خان نے ایسا ہی ذکر کیا ہے جب تم ان سب باتوں
میں جو ہم نے اس فصل میں ابتدا سے اخیر تک ذکر کی ہیں غور کرو تو معلوم ہو جائیگا
کہ اگر ایسی غلطی ہو جائے جس سے اصل مضامین میں تغیر تبدل ہو کر اس کے
اعتقاد سے کفر لازم آتا ہو تو نماز مطلقاً فاسد ہو جائے گی اور اگر اسطرح معنی

بدل نہ جائے بلکہ حرف کی صرف ہیئت مثلاً اعراب یا تشدید یا تخفیف اور مد یا قصر بدل
جاتا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر یہ کہ معنی میں تغیر فاحش ہو جائے اگر خود حروف میں تبدیل
ہو جائے تو اگر اس وجہ سے لفظ بے معنی ہو جاتا ہے یا اس کے کوئی معنی ہو جو اصل
معنی مقصود سے بالکل دور ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں خواہ یہ تبدیل
ایک حرف میں ہو یا اس سے زیادہ میں اور تبدیل شدہ لفظ خواہ قرآن میں ہو یا نہ ہو
یہی مذہب امام اعظم اور امام محمدؒ کا ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر تبدیل
شدہ لفظ قرآن میں کہیں اور موجود ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی یہی حکم ہے۔ اگر غلطی سے
ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ پڑھے مگر یہ کہ
اجنبی آیت کے پیشتر اور پیچھے پورا وقف کیا ہو یا وہ عوضی لفظ قرآن میں کہیں
اور موجود ہو تو نماز ہو گی گو اس سے کوئی ایسی بات لازم آتی ہو کہ اگر اس
اجنبی لفظ و آیت کو ماقبل سے ملائے تو اس بات کا معتقد کافر ہو جائے کیونکہ
یہ بات فصل کی وجہ سے یعنی اس وجہ سے کہ اجنبی لفظ وقف کے بعد پڑھے ہیں
درفع ہو جاتی ہے غرض کہ یہ متقدمین کے قاعدے کا خلاصہ ہے جس کو محققین اہل
فتاوی نے جیسے قاضی خاں وغیرہ صحیح ٹھہرایا ہے اور اس پر بہت سی فرعین نکالی
ہیں رہا متاخرین کا مذہب سو ہم نے ہر ایک مذہب کو اس کے محل پر بیان کر دیا ہے
پس تم کو جو پسند ہو عمل کرو مگر احتیاط سزاوار تر ہے خصوصاً نماز کے باب میں جو اُن
چیزوں میں سے ہے جس کا حساب پہلے پہل بندے سے لیا جاویگا اللہ سبحانہٗ
ہی توفیق بخش و راہ نما ہے۔

تتمات

اوس قرأت کے باب میں جو نماز میں مکروہ ہے یا مکروہ نہیں ہے اور اوس قرأت
کے باب میں جو خارج نماز ہو اور سجدۂ تلاوت کے بیان میں اور نماز میں قرآن کے

سورتیں اُن کی ترتیب کے موافق یکساں پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم کے
فعل سے معلوم ہوئی ہے اور اس میں پرہیز کی بعض سورتوں کے چھوڑنے سے احتراز
بھی ہوتا ہے اور مستحب یہ ہے کہ مفصل سورتیں پڑھا کرے اس میں امام پر
سہولت اور مقتدیوں کو بار کم ہوتا ہے افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں پوری
پوری سورت پڑھا کرے اگر کسی رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھکر باقی دوسری
رکعت میں پڑھے تو بعضوں نے کہا ہے کہ مکروہ ہوگا صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں
ہوتی کیونکہ نسائی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم
نے مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف پڑھی جسکو دو رکعتوں میں تقسیم کر دیا تھا قاضی خان
نے کہا ہے کہ جب یہ چاہے کہ دو رکعتوں میں کسی سورے کی اخیر آیتیں پڑھے
یا پوری سورت پڑھے تو جس میں آیتیں زیادہ ہوں اوسی کا پڑھنا افضل ہوگا اگر
چاہے کہ ایک لمبی آیت پڑھے یا تین آیتیں تو اسمیں اختلاف ہے صحیح یہ ہے
کہ تین آیتوں کا پڑھنا بشرطیکہ بہت چھوٹے سورے کی مقدار ہوں سزاوار تر ہی
اگر کسی رکعت میں کسی سورے کی اخیر آیتیں پڑھے تو بعضوں نے کہا ہے کہ
دوسری سورت کی اخیر آیتیں دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ ہے مگر صحیح یہ ہے
کہ مکروہ نہیں یہی قاضی خاں نے کہا ہے یہی حکم ہے اگر پہلی رکعت میں
کسی سورت کے بیچ یا شروع کی آیتیں پڑھکر دوسری رکعت میں سورت کے بیچ
یا شروع آیتیں پڑھے یا کوئی چھوٹی سی پوری سورت ہی پڑھے مگر صحیح بات یہ ہے
کہ مکروہ نہیں تاہم سزاوار تر یہ ہے کہ بلا ضرورت ایسا نہ کرے ہاں یہ جب ہے
کہ دونوں سورتوں کے درمیان اور دو سورتیں یا اس سے زیادہ ہوں۔

اگر ان دونوں کے درمیاں ایک ہی سورہ ہو تو مکروہ ہے مگر
یہ کہ ضرورت ہو یہی حکم ہے کسی سورت کی ایک کو چھوڑ کر اوسی سورت کی

دوسری آیت کو پڑھنے کا مکروہ نہیں بشرطیکہ ان دونوں آیتوں کے درمیان دو آیتوں یا اس سے زیادہ فاصلہ ہو تاہم سزاوار تر یہ ہے کہ بلا ضرورت ایسا نہ کرے کیونکہ جس کو اُس نے شروع کیا تھا وہ شروع ہو جانیکی وجہ سے دوسری آیت کے نظر کرتے راجح تر ٹھیرا پس بلا ضرورت اُسکو چھوڑنا اچھا نہیں کیونکہ شروع کئے ہوئے سے روگرداں ہونے اور بغیر وجہ ترجیح کے کسی امر کو راجح ٹھیرانے کا وہم پیدا ہوتا ہے اگر ہر ایک رکعت میں ایک ایک سورہ پڑھے اور اُن دونوں سورتوں کے درمیان ایک سورت چھوڑ دی تو مکروہ ہے اُسی وجہ سے جو ہم نے بیان کی مگر یہ کہ درمیان کی سورت اُس سورت سے جو پہلی رکعت میں پڑھی تھی اسقدر لنبی ہو کہ دوسری رکعت پہلی رکعت سے بہت دراز ہو جانا لازم آتا ہو تو اس سورت میں درمیان کی سورت کو چھوڑنا مکروہ نہیں اور اگر دونوں میں تین سورتیں چھوڑ دے تو مکروہ نہ ہوگا اور اگر دو سورتیں چھوڑ دے تو صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہ ہوگا اس لئے کہ جابر بن سمرہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم مغرب کی نماز میں جمعہ کی شب میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے اس حدیث کو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اسیطرح اگر دو سورتوں کو ایک ہی رکعت میں پڑھے تو سزاوار یہ ہے کہ فرض میں فصل نکرے اور اگر فصل کرے تو مکروہ نہ ہوگا مگر اُس سورت میں کہ دونو سورتوں کے درمیان جنکو ملا کے پڑھا ہے ایک یا اس سے زیادہ سورہ چھوڑ دے یہی حکم ہے اگر ایک ہی رکعت میں ایک آیت سے دوسری آیت کیطرف بلا ضرورت جائے تو مکروہ ہوگا گو درمیان میں کئی آیتیں رہگئی ہوں اگر سہوا ایسا کرے پھر یاد آجائے تو لوٹ کر آیتوں کی ترتیب کی لحاظ سے پڑھے۔ محیط میں ہے کہ اگر ایک ہی آیت کو کئی دفعہ مکرر پڑھے تو یہ اگر نفل نماز میں ہوا ہو جس کو وہ اکیلا پڑھتا ہے تو مکروہ نہیں اور اگر فرض میں

ہو تو مکروہ ہے اور یہ بھی اختیاری حالت کا حکم ہے اور عذر اور سہو کی صورت میں
کچھ مضائقہ نہیں فتاوی نسفی میں ہے کہ ابو الفضل سے اس شخص کا حکم پوچھا گیا
جس نے نفل نماز کے پہلی رکعت میں تبت یدا ابی لھب پڑھکر دوسری میں
اذا جاء نصر اللہ پڑھا اگر اوس نے عمداً ایسا کیا ہے تو مکروہ ہے اور قاضی امام
ابو بکر نے فرمایا ہے کہ یہ فرض میں مکروہ ہے اور نفل میں مکروہ نہیں - انتہی -
اور مکروہ ہے کہ دوسری رکعت میں اُس کے اوپر کے آیتیں یا سورہ پڑھے
جو پہلی رکعت میں پڑھا گیا کیونکہ اس میں اس ترتیب کا چھوڑنا ہوتا ہے جس پر
صحابہ نے (اللہ ان سب سے خوش ہو) اتفاق کیا ہے مگر یہ اُس صورت میں ہے
کہ قصداً ایسا کرے اگر سہواً ایسا ہو جائے تو یہ حکم بھی نہیں لگایا جائیگا - دیکھو علی بن احمد
کی روایت ذکر کیجاتی ہے کہ ان سے کسی نے اُس شخص کا حکم پوچھا جس نے
پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھکر دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد شروع کیا تھا
جب اللہ الصمد پر پہنچا تو یاد آیا کہ مجھکو قل اعوذ برب الناس پڑھنا چاہیئے تھا
فرمایا کہ وہ سورۂ اخلاص کو پورا کرے یہ سب باتیں فتاوی تاتارخانیہ میں مذکور ہیں
اور خلاصہ میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے کوئی سورت شروع کر دی حالانکہ وہ
کوئی اور سورت پڑھنا چاہتا تھا جب اُس نے ایک دو آیتیں پڑھ لیں تو چاہا
کہ اُس سورت کو چھوڑ کر اوسی سورت کو شروع کرے جس کا پہلے ارادہ کیا تھا
تو یہ مکروہ ہے انتہی - جب پہلی رکعت میں قل اعوذ برب الناس پڑھا ہو تو
چاہیئے کہ دوسری رکعت میں بھی وہی سورت پڑھے بزازی فرماتے ہیں
یہ اسلئے ہے کہ ایک ہی سورہ کو دو رکعتوں میں پڑھنا اُلٹی ترتیب
کے ساتھ سوروں کو پڑھنے سے خفیف تر ہے دلوالجیہ میں ہے
کہ جو کوئی نماز میں قرآن ختم کرتا ہے جب پہلی رکعت میں معوذتین پڑھ چکے تو

رکوع کرے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ بقر میں کچھ پڑھ لے کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ سب آدمیوں میں بہتر حال مرتحل ہے یعنی جو قرآن کو ختم کرکے پھر شروع کرے انتہی فتاوی الحجہ میں ہے کہ قرآن خوانی کے تین قسمیں ہیں فرض نمازوں میں دھیما اور ٹھیر ٹھیر کر سوچ کلیا اگے ایک ایک حرف پڑھے اور تراویح میں نرمی کیا تھ دھیمی اور تیز کے درمیان پڑھے اور رات کے نوافل میں جلد جلد پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ ایسا پڑھے کہ سمجھا جاسکے اور یہ مباح ہے۔ دیکھو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک رات میں ایک ہی رکعت میں قرآن ختم کردیتے تھے اور بھی اسی فتاوی میں ہے کہ قرآن سات قرأتوں میں اور ساری روایات قرأت کے بموجب پڑھنا جائز ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بات یہ ہے کہ عجیب قرأت نہ پڑھے اور نادر روایتوں کے بموجب نہ پڑھے کیونکہ اوسکی وجہ سے بعض نادان کبھی گناہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور وہ باتیں جن کا انہیں علم نہیں کہنے لگتے ہیں اور امام کو نہیں چاہیئے کہ عوام کو اس بات پر جس میں دین و دنیا کا نقصان اور آخرت میں ثواب سے حرمان ہے برانگیختہ کرے اور نیز عجیب قرأت عوام اور جہال اور قریہ باشوں اور کوہستان والوں کے سامنے نہ پڑھے جیسے ابوجعفر مدنی اور ابن عامر اور حمزہ اور کسائی کی قرأتیں ہیں تا ان کا دین محفوظ رہے ورنہ شائد کہ وہ کسی قرأت کو سبک جانیں یا اوسکی ہنسی کریں گو وہ سب قرأتیں صحیح و فصیح کیوں نہ ہوں۔

ہمارے علماء نے ابوعمرو اور حفص کی قرأت جسکو انہوں نے عاصم سے روایت کیا ہے پسند فرمایا ہے انتہی۔ یہ سب باتیں تاتارخانیہ میں مذکور ہیں اب رہی باقی بحثیں نماز کے اندر قرآن پڑھنے کے متعلق سو

مصنف کے کلام میں پیشتر مذکور ہوچکیں۔

خارج نماز قرآن پڑھنے کا بیان

معلوم رہے کہ قرآن میں سے اسقدر آیتیں یا سورے یاد رکھنا جو نماز کے صحیح ہونے کو ضروری ہیں ہر مکلف پر فرض عین ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک اور سورہ کا یاد رکھنا واجب ہے اور باقی تمام قرآن کا حفظ فرض کفایہ اور سنت عین ہے اور یہ نفل نماز سے افضل ہے اور مصحف میں دیکھکر قرآن پڑھنا افضل ہے کیونکہ اسمیں دونوں عبادتیں قرآن خوانی اور مصحف میں دیکھنا جمع ہیں اور مستحب ہے کہ قرآن خوان طہارت کیساتھ ہو قبلے کی طرف منھ کئے ہوئے ہو اپنے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہو کہ اوسمیں قرآن کی پوری تعظیم ہوتی ہے پھر وہ اعوذ پڑھے بسم اللہ پڑھے اعوذ کا ایک ہی دفع پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ اعوذ اور قرآن خوانی کے درمیان کوئی دنیاوی کام نہ کیا ہو تاآنکہ اگر سلام کا جواب دیوے یا موذن کی اذان کا جواب کہے یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہے تو دوبارہ اعوذ پڑھنا ضرور نہیں چنانچہ یہ فتاوی الحجہ میں مذکور ہے اور نوازل میں ہے کہ محمد بن مقاتل سے اس شخص کا حکم پوچھا گیا جس نے سورہ برات بغیر بسم اللہ کے شروع فرمایا اوس نے خطا کی ابو القاسم سمرقندی کہتے ہیں کہ صحیح وہی ہے جو محمد بن مقاتل نے فرمایا کیونکہ سورۂ برات کی بسم اللہ لکھنے میں یا سورۂ انفال کے ساتھ اوسکو ملا کر پڑھنے کی صورت میں چھوڑ دی جاتی ہے مگر جب اسی کو شروع کرے تو اعوذ

اور بسم اللہ پڑھے انتہیٰ یہ بات قرأت کے ائمہ سبعہ وغیرہم قاریوں کی قرار داد کے برخلاف ہے اور یہ اسلئے ہے کہ سورۂ برات پر بسم اللہ نہ لکھی جانے کی وجہ میں اختلاف ہے۔ حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ کی روایت سے آیا ہے کہ بسم اللہ امان ہے اور سورۂ برات منافقوں اور کافروں کے امان کو اٹھانے کیلئے نازل ہوئی ہے اور حضرت عثمانؓ کی روایت سے آیا ہے کہ آنحضرتؐ پر جب کوئی سورت یا آیت اترتی تو فرماتے کہ اس آیت یا سورے کو فلاں مقام میں جہاں ایسی ایسی بات کا ذکر ہے لکھ رکھو مگر سورۂ برارت کے باب میں تادم وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہم اس سورہ کو کہاں لکھ رکھیں اور اس سورے کا قصہ انفال کے قصہ سے ملتا جلتا ہے کیونکہ اوس سورہ میں عہدوں کا ذکر ہے اور اس سورے میں عہد کے برہم ہونے کا اس لئے میں نے ان دونوں سورتوں کو ملا دیا بعضوں نے کہا ہے کہ صحابہؓ نے اس مقام میں اختلاف کیا تھا کسی نے کہا تھا کہ انفال اور برارت ایک ہی سورت ہے جو جنگ کے باب میں نازل ہوئی اور کسی نے کہا کہ نہیں بلکہ دو سورتیں ہیں اسی لئے دونوں سورتوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ دی گئی اس میں اس شخص کے قول کا بھی لحاظ کیا گیا جس نے کہا تھا کہ وہ دو سورتیں ہیں اور بسم اللہ اوس شخص کے قول کے نظر کرتے چھوڑی گئی جس نے کہا تھا کہ وہ دونوں ایک ہی سورۃ ہے پس جس نے پہلی وجہ کی طرف نظر کی ہے وہ وہاں بسم اللہ نہ پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے۔ اور جس نے پچھلی دو قسموں کی طرف نظر کی ہے وہ سورۂ برارت کو شروع کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھ لیتا ہے اس لئے کہ وہ سورہ اگرچہ انفال کے ساتھ مل کے ایک ہی سورہ ہے مگر اس کو

شروع کرتے ہوئے بھی بسم اللہ پڑھنا مسنون ہے مگر اس سورے کو
اگلے سورے کیساتھ ملا کر پڑھتے ہوئے بسم اللہ نہیں پڑھنا اس احتمال سے
کہ شائد وہ دونوں ایک ہی سورے ہوں اور جس سورت میں کہ وہ دونوں
دو جدا گانہ سورتیں ہوں تو دونوں کو بغیر بسم اللہ کے ملا کر پڑھ لینا مدینے اور
بصرے اور شام کے قاریوں کے نزدیک اولی ہے پھر یہ بھی کہا جاتا ہے
کہ اولی یہ ہے کہ قرآن کو ہر چالیس دن میں ختم کرنا اولی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ
ایک سال میں دو بار ختم کرنا اولی ہے امام ابوحنیفہؒ سے روایت آئی ہے کہ جس نے
ایک سال میں دو دفعہ قرآن کو ختم کیا اوس نے اوس کا حق ادا کر دیا بعضوں نے
کہا ہے کہ اگر قرآن کا حق ادا کرنا منظور ہو تو ہر ہفتہ میں ختم کرے۔ بعضے کہتے
ہیں کہ مہینے میں ایک ختم کرے ابوعصمہ نے اسی بات کا فتوی دیا ہے عبداللہ بن مبارکؒ
کہتے ہیں سب مجھے پسند آتا ہے کہ گرمیوں میں دن کے پہلے حصہ میں اور جاڑے میں
رات کے پہلے حصہ میں قرآن ختم کرے اسکی وجہ فرشتوں کی نماز کی درازی ہے
چنانچہ دارمی کے مسند میں سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت آئی ہے کہ اگر دن کے
پہلے حصہ میں قرآن کے ختم کا اتفاق ہو تو فرشتے شام تک اسپر رحمت کی دعا
بھیجتے ہیں اور جب شب کے پہلے حصہ میں یہ اتفاق ہوتا ہے تو فرشتے
اوس کے لئے صبح تک دعا کرتے ہیں اور تین دن کے اندر ختم کرنا مستحب
نہیں ہے کیونکہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کی سنن میں عبداللہ بن عمرو
ابن عاصؓ کی روایت سے آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ جس نے تین دن کے اندر قرآن پڑھا اوس نے کچھ نہ سمجھا اور قرآن
کو ختم کرتے ہوئے قل هو الله احد تین دفعہ پڑھنے کو بعض مشایخوں نے
اچھا کام نہیں ٹھیرایا ہے اور فقیہ ابواللیث کہتے ہیں کہ اس امر کو اہل قرآن

اور بڑے بڑے شہروں کے ائمہ نے اچھا جانا ہے پس اس میں مضائقہ
نہیں مگر یہ کہ فرض نماز میں قرآن ختم کرتا ہو تو سورہ اخلاص ایک دفعہ سے زیادہ
نہ پڑھے۔ اور لیٹے ہوئے قرآن (پڑھنا) میں بشرطیکہ دونوں پاؤں سمیٹ لئے ہوں
یا دونوں پیر ملے ہوئے ہوں مضائقہ نہیں کیونکہ روایتوں میں بچھونے پر
لیٹے ہوئے بعض آیت اور سورتیں پڑھنے کی فضیلت آئی ہے از انجملہ
شداد بن اوسؓ سے روایت ہے جو ترمذی نے ذکر کی ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بچھونے پر آکے جبکہ بچھونے پر لیٹے
خدا کی کتاب میں سے کوئی سورت پڑھ لیتا ہے تو اللہ اوس پر ایک فرشتے کو
تعین کر دیتا ہے تو وہ اوس بندے کے ستانیوالی چیزوں کو اس تک آنے
نہیں دیتا تا آنکہ یہ بندہ اُٹھنے کیوقت اُٹھے اور دونوں پاؤں کو سمیٹ
لینا یا ملا لینا صرف بقدر طاقت تعظیم کی رعایت کے لئے ہے۔ کسی نے بقالی
سے پوچھا ایا اُن وقتوں میں جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے
قرآن پڑھنا افضل ہے یا درود اور ذکر و تسبیح فرمایا آنحضرت صلعم پر درود پڑھنا
اور ذکر و تسبیح کرنا افضل ہے۔ اور پیدل چلتے ہوئے یا اور کوئی کام کرتے
ہوئے قرآن پڑھنا بشرطیکہ وہ آیات پر خوب خیال رکھتا ہو اور اس کے
دل کو چین ہو اور کوئی کام مصروف نکرتا ہو تو جائز ہے ورنہ مکروہ۔ حمام میں
پکار کر یا آہستہ قرآن پڑھنا بشرطیکہ وہاں کسی کا ستر کھلا ہوا نہ ہو اور حمام
پاک ہو تو جائز ہے اگر ایسی باتیں نہ ہوں تو اگر قرآن کو اپنے جی میں
پڑھے تو مضائقہ نہیں اور پکار کر پڑھنا مکروہ ہوگا اسیطرح سلخ اور نہانے
کی جگہ اور نجاست کی جگہ میں قرآن خوانی مکروہ ہے امام اعظمؒ کے نزدیک قبروں
کے پاس قرآن پڑھنا مکروہ اور امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ نہیں

انہیں کے قول کو علما نے اختیار کیا ہے کیونکہ اس باب میں روایتیں آچکی ہیں ازانجملہ وہ ہے جس کو بیہقی نے روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ نے مستحب جانا ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقرہ کے شروع کی آیتیں اور اخیر آیتیں پڑھی جائیں ایک شخص فقہ لکھ رہا ہے اور اوس کے بازو ایک شخص قرآن پڑھ رہا ہے اور لکھنے والے سے قرآن کا سننا ہو نہیں سکتا ہے تو گناہ پڑھنے والے پر ہوگا کیونکہ اوس نے لوگ اپنے ضروری امور میں ہونے کے مقام میں قرآن پکار کر پڑھا اور لکھنے والے کو کوئی گناہ نہ ہوگا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی رات کے وقت چھت پر ایسے حال میں کہ لوگ سو رہے ہیں قرآن پکار کر پڑھے تو اوسکو گناہ ہوگا چنانچہ خلاصہ میں ایسا ہی ہے مگر یہ بات سستی سے خالی نہیں اگر گھر میں ایسے وقت میں کہ گھر کے لوگ خانگی کاموں میں مصروف ہیں قرآن پڑھے تو اگر انہوں نے قرآن خوانی سے پہلے کام شروع کیا تھا تو اب قرآن کی طرف کان نہ رکھنے کے باب میں وہ معذور ہیں اور یہی حکم ہے قرآن پڑھنے کے وقت فقہ پڑھنے کا اگر مکتب میں ایک ہی قاری ہو تو راہگذروں پر اسطرف کان رکھنا واجب ہوگا اور اگر وہاں قاری زیادہ ہیں اور اُن کی قراتوں کی وجہ سے قرآن سننے میں خلل واقع ہوتا ہو تو سننا واجب نہیں۔ کسی مجلس میں وہاں کے سب لوگ مل کر ایکدم سے قرآن پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ اوس سے قرآن کے لئے خاموش رہنا اور قرآن کی طرف کان لگانا جاتا رہتا ہے بعض علما نے کہا ہے کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں یہ سب مسائل فقہ میں موجود ہیں اصل یہ ہے کہ قرآن جب پڑھا جاوے تو اسکا سننا فرض کفایہ ہے

کیونکہ قرآن سننا اس کا حق قایم کرنے کیلئے ہے اسطور پر کہ اوس کے طرف توجہ کیجائے اور اس کا پڑھنا رائگاں نہ ہو اور یہ بات بعض لوگوں کے خاموش رہنے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے جیسے جواب سلام کہ وہ سلام کرنے والے مسلمان کے حق کی رعایت ہے جس کے لئے کل مجلس کی طرف سے بعض لوگوں کا جواب دینا کافی ہے لیکن پڑھنے والے پر واجب ہے کہ قرآن کی تعظیم کے لحاظ سے بازاروں میں اور کاموں کی مصروفی مقامات میں نہ پڑھے اگر ایسی جگہوں میں قرآن پڑھے تو خود اسی نے قرآن کی عزت کا حق ضائع کیا پس پڑھنے والے کو گناہ ہوگا نہ کام میں مصروف ہو رہنے والوں پر یہ اس لئے ہے کہ لوگوں پر سے وہ حرج جاتا رہے جو ضروری اسباب کے چھوڑنے کو لازم کرنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہے یہی حکم سب ہے اور صورت میں بھی کہ درس یا فقہی تکرار کے مصروف شخص کے پاس قرآن پڑھا جاوے کیونکہ جب دنیوی معاش کی ضرورت کیوجہ سے قرآن کی طرف کان نہ لگانے کو جائز رکھا گیا ہے تو دینی ضرورت کی وجہ سے قرآن کے طرف کان نہ رکھنا بطریق اولی جائز ہونا چاہیئے پس اس صورت میں پڑھنے والے ہی کو گناہ ہوگا بشرطیکہ وہ درس قرآن سے پہلے شروع ہوا ہو اگر درس سے پہلے قرآن پڑھنا شروع ہوا ہو تو پچھلے کو گناہ ہوگا۔ مگر اس صورت میں اور کاموں کی مصروفی کے مواضع میں قرآن پڑھنے میں فرق ہے کیونکہ یہاں پڑھنے والے ہی کو گناہ ہوگا گو اس نے قرآن پڑھنا ان کے کاموں میں مصروف ہونے سے پہلے ہی شروع کیا ہو اسلئے کہ وہ مقامات ان کے لئے مقرر ہو چکے ہیں وہاں سے نکلکر اور جگہ جانا انھیں دشوار ہے اور درس میں یہ بات نہیں ہے۔ آنے والے کی تعظیم کے لئے قاری کا اٹھ کھڑے ہونا بشرطیکہ

وہ اُسنے والا تعظیم کا مستحق ہو کر وہ نہیں ہے یہ بات قنیہ میں مذکور ہے قرآن کا سننا
اس کے پڑھنے سے اور نفل نماز میں مصروف رہنے سے افضل ہے
اس لئے کہ سننا فرض ہے اور فرض نفل سے افضل ہے اور قرآن پکار کر
پڑھنا بشرطیکہ مصروف لوگوں کے پاس نہ پڑھے افضل ہے لیکن ایسی
صورت میں کہ ریا کی امیزش نہ ہو۔ عورت کا عورت سے قرآن سیکھنا افضل
ہے بہ نسبت اس کے کہ نامحرم نابینا سے سیکھے بعضوں نے کہا ہے کہ نابینا
شخص سے قرآن سیکھنا عورت کے حق میں مکروہ ہے کیونکہ عورت کی آواز بھی
ستر ہے چنانچہ فتاوی کی کتابوں میں ایسا ہی ذکر کیا گیا ہے کافر کو قرآن یا فقہ
سکھانا جائز ہے شاید کہ وہ راہ پر آجائے لیکن وہ قرآن کو نہ چھوئے جبتک
کہ نہا نہ لے یہی قول ہے امام محمدؒ کا اور ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ وہ قرآن
کو بغیر حائل کے نہ چھوئے جس نے قرآن کو سیکھکر بھلا دیا وہ گنہگار ہے
کیونکہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری امت کے
ثواب کے کام مجھکو دکھلائے گئے تاآنکہ وہ کچرا کوڑہ بھی جسکو آدمی
مسجد سے نکال پھینکتا ہے اور مجھکو میری امت کے گناہ دکھلائے گئے
تو میں نے کسی گناہ کو اس سے بڑھا ہوا نہ دیکھا کہ آدمی کو کوئی سورت یا آیت
سکھادی جائے پھر وہ اسکو بھول جائے اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی
نے روایت کیا ہے اور نیز آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا پھر اسکو بھول گیا تو اللہ کے پاس اس حالت میں
آئیگا کہ اس کے اعضا جھڑے ہوئے ہوں گے اس حدیث کو ابوداؤد
اور دارمی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ایک شخص قرآن پڑھ رہا ہے
اور اس میں اس سے غلطیاں ہو رہی ہیں تو سامع پر واجب ہوگا کہ اسکو

صحیح لفظ بتلادے اگر یہ سمجھتا ہو کہ اس امر کی وجہ سے دشمنی اور کینہ پیدا نہ ہوگا ورنہ اس کو اختیار ہے کہ ایسا نہ کرے کیونکہ ہر ایسا نیک کام جس سے کوئی برا کام پیدا ہو جائے تو اس کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔ ترجیع اور تلحین قرآن پڑھنے میں اکثر مشائخ کے پاس مکروہ ہے کیونکہ یہ فاسقوں کے فعل کی تشبیہ ہے یہ اس صورت میں ہے کہ حروف نہ بدلتے ہوں اور وہ آہنگ جس سے حروف بدل جاتے ہوں بلا خلاف حرام ہے۔ (ترجیع یعنی مد میں آواز کو گھمانا۔ تلحین یعنی خاص خاص آہنگ میں پڑھنا) قرآن کی چھوٹی تقطیع کرنی اور باریک قلم سے اسکو لکھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس میں اوس کی تحقیر کا شبہ ہے وہ چیزیں جو بچھائے جاتے ہیں اون پر قرآن کے آیتیں لکھنا مکروہ ہے۔ دیواروں اور محرابوں پر قرآن کی آیتیں لکھنا اچھا نہیں ہے قرآن کو مطلا کرنے میں مضائقہ نہیں ہے کیونکہ دیکھنے میں اس سے قرآن کی تعظیم معلوم ہوتی ہے۔ اسیطرح قرآن میں کے حروف کو نقطے اور زیر زبر لگانا بھی جائز ہے کیونکہ عجمیونکو اور اُن کو جو عجمیوں کے مانند ہیں اسکی حاجت ہے۔ جب قرآن ایسا ہو جائے کہ اس میں آدمی پڑھ نہ سکے تو پاک کپڑے میں لپیٹ کے پاک زمین میں دفن کر دینا چاہیئے کسی نے نجندی سے پوچھا ایسے قرآن کو کسی اور نسخۂ قرآن کی جلد بنا سکتے ہیں فرمایا نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا ہے کہ اخبار کے کاغذات کو قرآن اور فقہ کی کتابوں کی جلد بنا سکتے ہیں نہ نحو اور ادب کے کتابوں کی۔ قرآن کو سوائے حفاظت کے اور کسی غرض سے تکیہ بنانا مکروہ ہے جیسے اوس خورجی پر جسمیں قرآن ہو ضرورت کی وجہ سے

سوار ہونا جائز ہے۔

سجدۂ تلاوت

تلاوت کرنیوالا جب سجدہ کی آیت پڑھے جو قرآن میں چودہ جگہ میں موجود ہے۔
سورۂ اعراف کا اخیر۔ سورۂ رعد میں۔ سورۂ نحل میں۔ سورۂ اسرا میں۔
سورۂ مریم۔ سورۂ حج کے پہلے سجدہ کی آیت۔ سورۂ فرقان میں۔
سورۂ نمل میں۔ الم تنزیل السجدہ۔ سورۂ ص میں۔ سورۂ فصلت میں
سورۂ نجم میں۔ سورۂ انشقاق میں۔ سورۂ علق میں۔ یہ سجدے دو تکبیروں کے درمیان ہونا چاہیئے جو کہ مستحب ہیں سجدۂ تلاوت کے لئے تکبیر تحریمہ شرط نہیں ہے اس سجدہ کے واجب ہونے کی سند یہ حدیث ہے اذا قرأ ابن آدم الخ جب آدمی سجدے کی آیت پڑھتا ہے تو شیطان روتا ہوا کھسک جاتا ہے کہتا ہے اس کا بڑا ہو۔ یا ہائے میری خرابی۔ آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم ہوا تو اوس نے سجدہ کیا پس اوس کے لئے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نہ مانا پس میرے لئے دوزخ ہے اس حدیث کو مسلم نے کتاب الایمان میں روایت کیا ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ اس حدیث سے سجدۂ تلاوت واجب ہونا اس طرح سمجھا جاتا ہے کہ جب حکیم یعنی وہ شخص جس کے سب کام اور کلام درست اور موزوں اور سجمۃ اور پابندی کے لائق ہوں کسی غیر حکیم کی

کوئی بات نقل کرتا ہے کہ اوس نے ایسا کہا اور اوس پر اعتراض نہیں کرتا ہے تو وہ
اُس بات کی صحت کی دلیل ہوتی ہے پس آنحضرت صلعم نے شیطان کی طرف سے
حکم کا لفظ نقل کیا ہے جو اطلاق کی صورت میں وجوب کے لئے ہوتا ہے یعنی
جب حکم کے ساتھ مستحب وغیرہ کی قید نہو تو حکم سے اسکی پابندی کا وجوب
سمجھا جاتا ہے علاوہ یہ کہ خود سجدۂ تلاوت کی آیت سے بھی اس سجدہ کا
واجب ہونا سمجھا جاتا ہے کیونکہ سجدہ کی آیتوں کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو
وہ آیتیں ہیں جن میں سجدہ کا صاف حکم ہے۔ دوسری وہ آیتیں ہیں جن میں
کافروں کو سجدے کا حکم ہوا تھا اور انہوں نے سجدہ کرنے سے ننگ کیا ہے
نقل کیا گیا ہے۔ تیسری وہ آیتیں ہیں جن میں صالحین اور انبیاء اور فرشتوں کا
سجدہ کرنا نقل کیا گیا ہے۔ اور ان تین باتوں میں سے ہر ایک بات یعنی
حکم برداری اور اگلوں کی اقتدا اور کافروں کا خلاف کرنا واجب ہے لیکن
ان باتوں کی دلالت ظنی ہے تو وجوب ثابت ہوگا نہ فرضیت۔ اب سجدۂ
تلاوت کے مقامات کی تعیین یعنی کون کون آیتیں پڑھکر سجدہ تلاوت کرنا چاہئے
سو اوس میں امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا خلاف ہے امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ سورۂ
(حج) کا دوسرا سجدہ سجدۂ تلاوت میں داخل ہے اور سورۂ (ص) کا سجدہ اس
سجدہ میں داخل نہیں ہے۔ پہلی بات کے لئے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ
کی حدیث سے سند لاتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسولِ خدا آیا سورۂ (حج)
کو دو سجدوں کی فضیلت دی گئی ہے فرمایا ہاں پس جو دونوں سجدے
نہیں کرتا اُس کو چاہیئے کہ اُن سجدوں کی آیتیں بھی نہ پڑھے اس حدیث
کو ابو عیسیٰ ترمذی نے روایت کیا ہے اور نیز یہ بھی آنحضرت صلعم سے آیا ہے
کہ سورۂ حج کو دو سجدوں کی فضیلت دی گئی ہے اس حدیث کو ابو داؤد نے

کتاب المراسیل میں ذکر کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی حدیث کی نسبت ترمذی نے کہا ہے کہ اس کی سند قوی نہیں ہے اور دوسری حدیث مرسل ہے یعنی اس کا سلسلہ سند صحابی سے خالی ہے ایسی حدیث اُن کے پاس سند نہیں ہو سکتی اور اگر مان بھی لیجاوے تو دوسرے سجدہ سے نماز کا سجدہ مراد ہے کیونکہ دوسرے[1] سجدہ کی آیت میں سجدہ رکوع کے ساتھ ملا کے ذکر کیا گیا ہے کیونکہ ایسے مقامات میں جو بات مذکور ہو سو نماز کے رکنوں کے احکام میں داخل ہوتی ہے جیسے اس آیت میں کہ اے مریم تو سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔ اور سورۂ (حج) کو دو سجدوں کی فضیلت حاصل ہونے سے وہ دونوں سجدے تلاوت ہی کے سجدے ہونا لازم نہیں آتا کیونکہ یہ[2] بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اس سورے کو دو سجدوں کے ذکر کی فضیلت حاصل ہے ایک تلاوت کا سجدہ دوسرا نماز کا سجدہ اور دوسری بات کے لئے

---

[1] قولہ کیونکہ دوسری سجدہ کی آیت میں رکوع کے ساتھ سجدہ ملا کے الخ یہ قول کا ردقدح باب دوم میں امام عینی کی تحقیق سے مذکور ہوا ہے سو اُس سے بخوبی تمام بیان کیا گیا ہے من شاء فلیطالع ثمہ ۱۲

[2] کیونکہ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے الخ سورۂ فرقان میں انسجد لما تامرنا وزادھم نفورا ہے یہ سجدۂ تلاوت کی آیت پانچویں رکوع میں ہے والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما خبر بمعنی الامر یہ سجدہ صلوٰۃ کی آیت سورۂ فرقان کے چھٹے رکوع میں ہے۔ پس سورۂ فرقان کو دو سجدوں کی ذکر سے فضیلت حاصل ہونے سے سورۂ حج کا اختصاص نہ رہا پس یہ مراد لینا ضرور نہیں اب سجدہ تلاوت ہی مراد لینا مردود ہوا علاوہ یہ کہ قولہ علیہ الصلاۃ والسلام من لم یسجدھما فلا یقرأھما دونوں سجدے سجدہ تلاوت ہونے پر دلالت کرتا ہے اس لئے کہ سجدہ تلاوت آیت کے پڑھنے پر موقوف ہے اور سجدہ صلوٰۃ نماز کی آیت پڑھنے پر موقوف نہیں پس فلا یقرأھما اس مراد پر صادق نہیں آویگا سجدۃ الحج کے دوسرے سجدہ کی تحقیق اور سورہ ص کے سجدہ کی تحقیق باب دوم میں بتفصیل تمام مذکور ہوئی ہے ۱۲۔

اور اس حدیث سے سند لی ہے جس کو نسائی نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم
نے (ص) میں سجدہ کیا اور فرمایا کہ پیغمبر خدا داؤد نے توبہ کی طور پر یہ سجدہ کیا ہے
اور ہم شکر کے طور پر یہ سجدہ کیا کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے وجوب
سمجھا جاتا ہے اس سے بڑھکر نہیں کہ آنحضرت صلعم نے داؤد علیہ السلام
کے حق میں جو سبب سجدہ کا تھا اور جو سبب اس سجدہ کا ہماری نسبت ہے بیان
فرمایا ہے اس سجدہ کا شکر کے طور پر ہونا اُس کے وجوب کا مانع نہیں کیونکہ
کل فرائض اور واجبات صرف نعمتوں کے شکر ہی میں واجب ٹھیرے ہیں۔ رہا وہ
جو صحیحین میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ سورہ (ص) کا سجدہ عزیمت
(وجوب) والے سجدوں میں سے نہیں ہے اور پھر بھی میں آنحضرت صلعم کو
دیکھا ہے کہ اس سورے میں سجدہ کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کہکر یہ آیت پڑھی کہ (انبیاء) وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے
ہدایت کی تھی پس تم اُن کی راہ پر پیروی کرو اور فرمایا کہ داؤد انہیں لوگوں میں سے
ہیں جن کے باب میں یہ حکم وارد ہوا ہے پس تم پر لازم ہے کہ اُن کی اقتدا کرو یہ
یہ قول درحقیقت ہماری دلیل ہے۔ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صاف
کہدیا ہے کہ آنحضرت صلعم سورہ (ص) میں سجدہ کرتے تھے اور آپ کو داؤد کی
اقتدا کا حکم ہوا ہے اور اس قول میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس سے اس
اقتدا کا آنحضرت صلعم کے ساتھ ہی خاص ہونا سمجھا جاوے پس ہم بھی اس اقتدا کے
محکوم ٹھیرے اس صورت میں ان کے قول سے کہ عزیمت (وجوب) والے سجدوں میں سے
نہیں ہے یہ معنی ہوں گے کہ وہ سجدہ اُن امور میں سے نہیں جنکا حکم
عزم اور یقین کے طور پر وارد ہے کیونکہ اس میں احتمال کی بھی جگہ ہے پس اس سے
اس سجدہ کے فرض ہونے کی نفی ہوگی نہ وجوب کی نفی بھی جیسے ہمارا قول ہے

اور نہ سنیت کی نفی جیسے شافعیؒ کا قول ہے اور امام احمدؒ نے اور ابونعیمؒ نے (عبارت حدیث انہیں کے کتاب کی ہے) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا گویا میں کوئی سورہ لکھ رہا ہوں اور سجدہ کی آیت کو پہنچا تو ہر ایک چیز نے جس کو میں اسوقت دیکھتا تھا سجدہ کیا یہاں تک کہ تختی اور قلم اور دوات نے بھی پھر میں نبی صلعم کے پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا تو مجھکو اس آیت پر سجدہ کا حکم فرمایا پس اس حدیث میں صاف سجدۂ تلاوت کا حکم آیا ہے تو دوسری حدیثیں جنمیں سنیت استحباب کا احتمال ہے اسکے مقابل نہیں ہوسکتیں۔ امام مالکؒ کہتے ہیں کہ پچھلے تین سجدے یعنی سورۂ نجم اور سورۂ انشقاق اور سورۂ علق ان کے سجدے مسنون یا واجب سجدوں میں ہیں۔ اس حدیث کی سند سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آئی ہے کہ آنحضرت صلعم جب سے مدینہ طیبہ کو چلے آئے کسی مفصل سورے میں سجدہ نہیں کیا ہم کہتے ہیں کہ اس روایت کی سند ضعیف ہے بیہقی نے اس کو ضعیف ٹھیرایا ہے پس یہ حدیث اس حدیث کے مقابل نہ ہوسکے گی جسکو بخاری اور ترمذی نے صحیح ٹھیراکر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے سورۂ النجم میں سجدہ کیا اور آپ کیساتھ مسلمانوں اور

---

۱ قولہ پس اس حدیث میں صاف سجدۂ تلاوت کا حکم ہے اس کتاب کے باب دوم کے احادیث سے (ص) کے سجدہ کا صاف عدم وجوب ثابت ہے پس یہ حکم استحباب کیواسطے ہے علاوہ یہ کہ حکم (ص) کی آیت کی تعین سے ہنیں ہے اور کوئی سورہ کی آیت سجدہ نہ ہوگی اور ابوسعید خدریؓ کو کوئی سورہ کہا ہے سورہ (ص) کی سجدہ کے وجوب پر دلیل نہیں۔ باب دوم سورۂ (ص) کی فضائل میں کشف الغمہ سے حدیث نقل کی گئی ہے اس سے صاف صراحت سجدۂ (ص) کا واجب نہ ہونا ثابت ہے ۱۲ واللہ اعلم۔

مشرکوں اور جن وانس نے سجدہ کیا اور نہ وہ حدیث صحیحین کی اس حدیث کے مقابل
ہوسکتی ہے جس کو ابو رافع صائغؒ نے روایت کیا ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا
میں نے پوچھا یہ کیا سجدہ ہے فرمایا کہ میں نے اس سورہ میں ابو القاسم صلعم کے پیچھے
سجدہ کیا ہے پس میں اس سورہ میں سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کیا کروں گا یہاں تک کہ
آپ سے جا ملوں اور نیز وہ حدیث اس حدیث کے مقابل نہیں ہوسکتی جس کو
بخاری کے سوا اہل صحاح ستہ نے روایت کیا ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ہم نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم
ربک میں سجدہ کیا ہے علاوہ یہ کہ وہ دلیل جس میں کسی امر کو ثابت کرنا ہوتا ہے
اس دلیل سے اولیٰ ہوتی ہے جس میں اس امر کی نفی ہو۔ رہا یہ کہ سجدۂ تلاوت
کیلئے نماز کی سب شرطیں ضرور ہیں سو یہ بات اجماع سے ثابت ہے۔ ہاں
تکبیر تحریمہ شرط نہیں بلکہ دو تکبیریں مستحب ہیں تاکہ اگر یہ تکبیریں نہ کہے تو بھی سجدۂ
تلاوت صحیح ہو جاتا ہے اسی وجہ سے چاہیئے کہ سجدۂ تلاوت کی تکبیر کیساتھ
ہاتھ نہ اٹھائے کیونکہ آنحضرت صلعم نے ایسا نہیں کیا ہے اور اس سجدہ کیلئے
تشہد اور سلام بھی نہیں اسلئے کہ تحریمہ ہی نہیں ہے۔ یہ سجدہ تلاوت کرنیوالے
اور سننے والے دونوں پر واجب ہے۔ یہ سجدہ تلاوت کرنے والے پر
واجب ہونے کی سند تو پیشتر بیان ہو چکی ہے یہی حکم سننے والے پر
بھی ہے کیونکہ ان دونوں میں فرق نہیں ہے ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما کی روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سجدۂ تلاوت
اسی پر واجب ہے جس نے اس کو سنا ہو۔ مبسوط میں ہے کہ حضرت عثمان
اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت آئی ہے

کہ انہوں نے فرمایا کہ سجدہ اُس شخص پر ہے جس نے وہ آیت پڑھی
اور اُس پر ہے جس نے وہ آیت سنی اس باب میں وہ شخص جس نے
اس آیت کے سننے کا قصد کیا ہو اور جس نے قصد نہ کیا دونوں برابر ہیں کیونکہ
وجوب سجدہ کے دلیلیں مطلق ہیں (ان میں قصد اور غیر قصد کی کوئی تفریق
نہیں ہے) سجدۂ تلاوت مقتدی پر اُس کے امام کی تلاوت
کی وجہ سے واجب ہوجاتا ہے گو اُس نے اُسکو سنا نہ ہو کیونکہ امام
کی اقتدا مقتدی پر واجب ہے تا آنکہ اگر امام سجدۂ تلاوت نکرے
تو مقتدی بھی نہ کرے گو اُس نے سجدہ کی آیت امام سے سنی ہو کیونکہ
مقتدی کو امام کی پیروی کرنے اور اُس کا خلاف نہ کرنے کا حکم کیا گیا ہے
اگر مقتدی نے سجدہ کی آیت پڑھ لی تو سجدہ نہ اوس پر واجب ہوتا ہے
اور نہ اُس سے اُس کے سننے والے پر جو اُس کے ساتھ اُس
نماز میں ہو - اس مسئلے میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خلاف ہے وہ فرماتے ہیں کہ
وہ مقتدی اور جن جن نے سنا ہے نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرلیں کیونکہ
اسوقت کا امر مانع جاتا رہا یعنی امام سجدہ نہ کرنے کی صورت میں مقتدی کے
سجدہ کرنے سے امام کے مخالفت لازم آنا اور امام مقتدی سے سجدے
کی آیت سنکر سجدہ کرنیکی صورت میں متبوع (امام) کا تابع (مقتدی) ہوجانا -
مگر امام اعظم اور ابو یوسف رضی اللہ عنہما کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی
اُس نماز کے نظر کرتے جس میں اُس نے امام کی پیروی لازم
کر لی ہے سجدۂ تلاوت سے مجبور و ممنوع ہے اور مجبور و ممنوع کا
تصرف یعنی کارپردازی معتبر نہیں ہوتی برخلاف جنابت والے اور ایام
والی کے کہ اگر یہ دونوں سجدہ کی آیت پڑھدیں تو سننے والوں پر سجدہ

واجب ہوجائے گا بدستور جنابت والے پر بھی سجدہ واجب ہوگا اسلئے کہ ان دونوں کو سجدے کی آیت پڑھنے کی نہی اور ممانعت ہوئی اور جس کو کسی امر کی نہی ہوئی اور پھر وہ وہی کام کرے تو اس کا تصرف معتبر ہوگا جیسے جمعہ کی اذان کے وقت بیع کا مسئلہ یعنی اسوقت اگر بیع کرے تو بیع صحیح ہوگی یعنی اس بیع سے بچی ہوئی چیز بائع کی ملک سے نکل کر خریدار کی ملک تو ضرور ہی ہو جائے گی۔ اور وہ لوگ جنھوں نے مقتدی سے سجدے کی آیت سنی اور اس کی نماز میں اس کے ساتھ نہیں ہیں تو سب پر سجدہ تلاوت اجماعا واجب ہوجائیگا کیونکہ اُن کی حالت کے نظر کرتے انپر کوئی مجوریت نہیں ہے کیونکہ ان کے حق میں وہ مقتدی اُن لوگوں کے درجہ میں ہے جو نماز میں نہیں ہیں اگر مصلی نے سجدے کی آیت اُس شخص سے جو اوس کی نماز میں اُس کے ساتھ نہیں ہے سن لی تو نماز کے بعد سجدہ کرلے اور اور نماز کے اندر سجدہ نہ کرے اسلئے کہ اس صورت میں یہ سجدہ نماز سے الگ اور اجنبی ہے کیونکہ اس نماز کی قرأت میں اس سجدہ کی آیت داخل نہ تھی اور نماز میں وہ امر جو اُس سے الگ اور اجنبی ہو داخل نہیں ہو سکتا گو نماز کے اندرونی کاموں کی قسم میں سے کیوں نہ ہو کیونکہ اس سے نماز کے کسی حصہ کی تاخیر لازم نہیں آتی اور یہ بلاضرورت ممنوع ہے اور یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے اگر کہا جاوے کہ سامع کے حق میں سجدہ تلاوت کا سبب اس کا اُس آیت کو سن لینا ہے نہ اُس آیت کا پڑھنا اور اُس آیت کو سن لینا نماز میں واقع ہوچکا پس وہ آیت نماز سے اجنبی تو نہیں ہوئی پس سبب بھی اجنبی نہ ہوا۔ ہم جواب میں کہیں گے کہ اُس آیت کو سن لینا نماز کے کاموں سے نہیں ہے پس وہ ضرور نماز سے اجنبی ہوگا مگر آیت کی

تلاوت ایسی نہیں ہے یعنی اجنبی امر نہیں ہے اگر نماز میں کسی خارج نماز
سے آیت سجدہ سنکر نماز ہی میں سجدۂ تلاوت کرے تو نہ سجدہ
تلاوت اُس کے ذمہ سے ساقط ہوگا اور نہ نماز فاسد ہوگی۔ پہلی
بات کی وجہ یہ ہے کہ جب نماز میں اس سجدہ کی ممانعت ہوگئی
ہے بوجہ اس وجہ کے جس کا بیشتر ذکر ہوا ہے تو نماز کے
اندر اُس سجدہ کا ادا کرنا ناقص ادا ہے حالانکہ سجدے کو
کامل طور پر ادا کرنا واجب تھا اور جس امر کو کامل طور پر ادا کرنا
واجب ہو وہ ناقص طور سے ادا نہیں ہوسکتا۔ دوسری بات
کی وجہ یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت نماز کے اندرونی کاموں کی
قسم میں داخل ہے اور نماز ملیسے کام کی وجہ سے جو اسکی قسم
وجنس میں داخل ہو فاسد نہیں ہوسکتی بشرطیکہ اس سے کسی
فرض اندرونی نماز کا فوت ہوجانا لازم نہ آوے جس شخص نے
حیض والی یا نفاس والی سے یا کافر سے یا دیوانے سے یا بچہ سے
سجدۂ تلاوت کی آیت سن لی ہو اُس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا
یہی حکم ہے اگر سوتے ہوئے سے سجدہ کی آیت سن لے اور یہا
صحیح مذہب ہے کیونکہ سجدہ کا سبب جو آیت کو سن لینا ہے اس
سامع کے حق میں ثابت ہے اور اُس کا مانع بھی نہیں ہے کیونکہ
نماز کی تکلیف اُسکو نہیں دی گئی ہے اور اگر پرندے سے یا اُس آواز سے
جسکو صدا کہتے ہیں سجدۂ تلاوت کی آیت سن لے تو سامع پر سجدہ واجب
نہ ہوگا اسلئے کہ یہ نقل ہی قرأت کی اور تلاوت نہیں ہے اگر سجدۂ تلاوت کو ہجے کرے
تو سجدۂ تلاوت نہ اُس پر واجب ہوگا نہ اُسکے سننے والے پر کیونکہ یہ صرف حروف شماری ہے قرآن خوانی

عطیہ از مولوی...

نہیں ہے اسیوجہ سے کسی آیت کے ہجے کرنا نمازیں کافی نہیں ہے اسی طرح سجدہ کی
آیت کے تلاوت سے اور اس آیت کو بغیر مُونہہ سے پڑھنے کے صرف دیکھ لینے
سے بھی سجدہ تلاوت نہیں واجب ہوتا کیونکہ ایسے شخص نے نہ سجدہ کی آیت
پڑھی ہے نہ سنی ہے - اگر سجدہ کی آیت کو سواری کی حالت میں پڑھے
یا سنے تو اشارے سے سجدہ کر لینا جائز ہوگا اور اُس حالت میں کہ سوار نہ تھا
اُس آیت کو پڑھے یا سُنے اور پھر سوار ہوکر اشارے سے سجدہ
کرے تو جائز نہ ہوگا مگر جب ایسا عذر ہو جس سے سوار ہوکر فرض نماز کو
بھی اشارے سے ادا کر نا جائز ہو جائے چنانچہ یہ بات اُس کے موقع
پر پیشتر مذکور ہو چکی ہے - اگر تندرستی کی حالت میں جب کہ سجدۂ تلاوت
کی قدرت تھی وہ آیت پڑھے اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ بیمار ہو گیا اور
سجدے کی طاقت نہ رہی تو اشارے سے سجدہ کر لینا جائز نہ ہوگا اور پھر بعد
تندرستی کے اس سجدے کا اعادہ واجب ہوگا جیسے نماز کی قضا کا مسئلہ ہے
سجدۂ تلاوت کے لئے اُٹھنا مستحب ہے پس چاہیئے کہ کھڑے ہوکر سجدے
میں جاوے اس لئے کہ سجدے میں گرنے کے معنی اسی صورت میں زیادہ تر
پائے جاتے ہیں ظہیریہ میں ہے کہ سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد ہی کھڑے
ہو جانا مستحب ہے - مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنیوالا پیشتر ہو اور سامعین
اس کے پیچھے صف باندھے ہوئے ہوں اور اس کے پیشتر سر اٹھائیں تا
یہ امر نماز کے شبیہ ہو - اور اس کا خلاف بھی مکروہ نہیں ہے اسطور پر
کہ وہ جہاں ہوں سجدہ کر لیں گو تلاوت کرنے والے کے سامنے
ہی کیوں نہ ہوں یا اس سے پہلے سجدہ کریں یا اس سے پیشتر سر اٹھائیں
کیونکہ اس میں دراصل اقتدا نہیں ہے چنانچہ اگر تلاوت کرنے والے کا سجدہ

فاسد ہونا معلوم ہوا تو اُن کا سجدہ فاسد نہ ہوگا یہی حکم ہے اگر تلاوت کرنیوالا سجدہ نہ کرے اور سامع سجدہ کرنے لگے۔ تلاوت کرنیوالے کیلئے آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا مستحب ہے جبکہ سامع سجدہ کے لیئے آمادہ نہ ہو تو پکار کر پڑھنا مستحب ہوگا ۱۲ اور اگر آمادہ ہو
اور سجدۂ تلاوت فی الفور واجب نہیں ہوتا تا آنکہ اگر ایک سال یا اس سے زیادہ کے بعد بھی سجدہ کرے تو وہ سجدہ ادا ہی ہے نہ قضا کیونکہ اس سجدہ کیلئے وقت کی قید نہیں لگائی گئی ہے تلاوت کیلئے سجدے کی نیت ضروری ہے تعیین ضرور نہیں چنانچہ اگر اسپر کئی سجدے ہوں تو لازم یہ ہے کہ اتنے سجدے کرلے اور یہ لازم نہیں ہے کہ یہ تعیین کرے کہ یہ سجدہ فلاں آیت کا ہے اور وہ سجدہ فلاں آیت کا۔ نماز جن باتوں سے باطل ہوجاتی ہے جیسے قہقہہ اور بات چیت کرنے اور حدث سوال باتوں سے سجدۂ تلاوت بھی باطل ہوجاتا ہے اس کی بنا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے کہ سجدہ زمین پر سر رکھدینے سے پورا نہیں ہوتا بلکہ سر اٹھانے سے پورا ہوتا ہے اور یہی صحیح بات ہے جیسے پیشتر بیان ہوا مگر اسمیں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا خلاف ہے۔ اور جس نے سجدہ کی آیت کسی مصلی سے سنی اور اُسکی اقتدا کی اُس سے پیشتر کہ خود مصلی وہ سجدہ ادا کرے تو مقتدی بھی اُس کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر مصلی سجدہ کر لینے کے بعد اُس نے اقتدا کی ہے تو اگر اُس رکعت میں کی ہو جس میں مصلی نے سجدے کی آیت پڑھی بھی تو مقتدی سے وہ سجدہ ساقط ہوجائے گا اگرچہ رکوع ملا ہو کیونکہ وہ سجدہ اُس قرآن خوانی کا اثر ہے جس کو امام نے مقتدی کی طرف سے اپنے ذمہ لے لیا ہے اگر مصلی کیساتھ اُس نے وہ رکعت نہ پائی ہے یا اقتدا نہ کی ہو تو سجدۂ تلاوت ساقط نہ ہوگا پس ضرور سجدۂ تلاوت کرنا ہوگا کیونکہ اس

سجدے کو ساقط کرنیوالا کوئی امر نہیں ہے۔ تلاوت کا جو سجدہ نماز میں واجب
ہوا تھا سو اگر نماز میں ادا نہیں کیا گیا تو وہ سجدہ ساقط ہوجائے گا یعنی وہ سجدہ
مشروع نہ رہیگا کیونکہ اس سجدے کا موقع جاتا رہا۔ کیونکہ اگر نماز سے فارغ
ہوکر سجدہ کرے تو اس طور سے ادا کیا جو اس کے واجب ہونے کے
وقت کے طور سے ناقص تر ہے اور جو امر کامل طور پر واجب ہوا ہو سو
ناقص طور پر ادا کرنے سے ادا نہیں ہوسکتا اور اگر اس سجدے کو کسی
دوسری نماز میں ادا کرے تو بھی حکم ہے کیونکہ یہ نماز بالکل اس نماز سے
اجنبی و بے تعلق ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ مسئلہ کیونکر ذہن میں آسکے
حالانکہ تلاوت کا سجدہ نماز کے سجدہ میں ادا ہوجاتا ہے گو اس امر کی
نیت نہ کرے کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ یہ اس صورت میں ہے کہ سجدے
کی آیت کے بعد تین آیتیں یا اس سے زیادہ نہ پڑھے جیسے آگے
آتا ہے مگر جب اسقدر آیتیں پڑھ لی ہوں تو نماز کے سجدے میں وہ سجدہ
ادا نہ ہوگا پس اب وہ مذکور مسئلہ ذہن میں آسکتا ہے یا صورت پذیر ہوسکتا
ہے اگر سجدے کی آیت عربی میں پڑھی جائے تو سجدہ اس عجمی شخص پر
جس نے اس کو سنا ہے واجب ہوگا گو اس کو نہ سمجھے بشرطیکہ اس عجمی کو
معلوم کرا دیا جائے کہ وہ سجدہ کی آیت ہے یہ مسئلہ اجماعی ہے اگر سجدے
کی آیت فارسی میں پڑھی جائے تو اس شخص پر جس نے اسکو سنا ہو گو سمجھا نہ ہو
امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب ہے اس مسئلے
میں صاحبین رح کا خلاف ہے اور جس نے سجدہ کی آیت سنی نہ ہو گو تلاوت
کی مجلس میں ہو سجدہ واجب نہیں ہوتا یہی بات اس حصر سے سمجھی جاتی ہے
جو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول میں موجود ہے۔ سجدۂ تلاوت میں وہی کہے

جو نماز کے سجدہ میں کہتے ہیں یہی صحیح تر بات ہے ۔ کیونکہ اس سجدہ کی جنس میں جو نماز کا سجدہ ہے ۔ وہی ذکر خاص اور مقرر کیا گیا ہے شیخ کمال الدین کہتے ہیں بات یہ ہے کہ اوپر صحیح ٹھیرائی ہوئی بات عام نہ ہونی چاہیئے بلکہ بات یوں ہے کہ اگر سجدۂ تلاوت فرض نماز میں ہو تو وہی کہے جو نماز کے سجدے میں کہتے ہیں اور نفل نماز میں ماثور ذکروں میں سے جو چاہے اختیار کرے جیسے ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم سجدۂ تلاوت میں یہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَاَعْظِمْ لِي بِهَا اَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ خداوندا تو اس سجدے کو اپنے پاس میرا ذخیرہ ٹھیرا اور اس سجدے کی وجہ سے میرا اجر بڑھا اور مجھ پر سے گناہ کا بار اتار اور میرے اس سجدہ کو قبول فرما جیسے تو نے داؤد کے سجدے کو قبول فرمایا تھا اس حدیث کو ترمذی نے حسن اسناد کیساتھ روایت کیا ہے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح ٹھیرایا ہے اور بی بی عائشہؓ نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے سجدہ میں یہ کہتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ میرے چہرے نے اسکو سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کی صورت بنادی اور اس میں کان اور آنکھ کے شگاف رکھے اپنی پناہ اور اپنی قوت سے ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم کی روایت میں یہ لفظ زیادہ آئے ہیں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۔ پس اللہ کیا ہی مبارک ہے جو سب بنانیوالوں میں بہتر ہے اس زائد عبارت کو حاکم نے صحیح تبلایا ہے ۔ اور اگر سجدۂ تلاوت خارج نماز ہو تو کوئی سا ماثور ذکر جو اسے کو پسند ہو پڑھ لے از انجملہ ابن عمرؓ سے آیا ہے کہ وہ یہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِي وَبِكَ آمَنَ

فؤادی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عِلْمًا یَّنْفَعُنِیْ وَعَمَلًا یَّرْفَعُنِیْ خداوندا میرے بدن
نے تجھکو سجدہ کیا اور میرا دل تجھپر ایمان لایا خداوندا وہ علم جو بجھے فائدہ دے اور وہ عمل جو میرا
رتبہ بڑہا وے نصیب کر قتادہؒ سے آیا ہے کہ وہ یہ کہا کرتے تھے سُبْحَانَ رَبِّنَا
اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا کیا ہی پاک ہے ہمارا پروردگار بے شک ہمارے
پروردگار کا وعدہ پورا کر دیا جانیوالا ہے۔ اس ذکر کو ہمارے لوگوں میں سے بعض
متاخرین نے پسند کیا کیونکہ اللہ تعالے نے تلاوت کیوقت اس کے کہنے والونکی
مدح کی ہے۔ اگر سجدے کی ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھے
تو ایک سجدہ کافی ہے خواہ وہ سجدہ تمام تلاوت کے بعد کرے یا تھوڑی
تلاوت کے بعد استحسان سے ثابت ہوتا ہے اس کیوجہ اجماع کا اقتضا اور
ضرورت ہے۔ پہلی بات کی تفصیل یہ ہے کہ پڑھنے والا جو اپنا پڑھنا سنتا ہے
اُس پر اجماع کی روسے ایک ہی سجدہ لازم آتا ہے باوجود آنکہ تلاوت
ایک جداگانہ سبب ہے یا آنکہ اگر بہرے نے سجدے کی آیت پڑھی
اور اسکو سنا نہیں تو بھی اس پر سجدہ کرنا لازم ہوگا اور سننا جداگانہ سبب
ہے۔ دوسری بات کی تفصیل یہ ہے کہ تعلیم وتعلم کیوجہ سے ایک آیت کو
بار بار پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے پس اگر سجدہ بھی بار بار واجب ہو تو
ہرج لازم آتا ہے اور ہرج تو خود دفع کرنے کے قابل امر ہے پس تداخل
کا ماننا لازم آتا ہے اور یہ تداخل فی السبب ہوگا یعنی کئی سببوں کو ایک
سبب ٹھیرانا پس ایک ہی حکم واجب ہوگا اور جو بات حکم سے پیچھے
ہٹی ہوئی ہو سو اُس امر کے ساتھ لاحق ہو جائیگی جو اس سے پیشتر ہو
گو اصل یہ ہے کہ تداخل حکم میں ہوتا ہے یعنی کئی اسباب کے تعدد کو
باقی رکھتے ہوئے اُن اسباب کو ایک ہی حکم کے واجب کرنیوالا ٹھیرانا

پس ان میں سے جو امر حکم سے پیچھے ہٹا ہوا ہوگا سو پیشتر کے امر کے ساتھ لاحق نہ ہو سکے گا اور اس امر کو اصل ٹھیرانا اس نظر سے ہے کہ تداخل ایک حکمی امر ہے جو خلاف قیاس ثابت ہو گیا کیونکہ اصل یہ ہے کہ ہر سبب کے لئے ایک جداگانہ حکم ہونا چاہیئے جو احکام کے لائق ہو اور نیز اس لئے کہ جو امر جس سے ثابت ہو سو اس پر غیر ثابت کا لحاظ کرنا اس سے کہیں دور تر ہے کہ جو امر حکم میں ثابت ہو سو اس کو غیر ثابت لحاظ کریں لیکن اگر ہم عبادت میں اسی کو مدنظر رکھیں جیسے کہ عقوبات میں مدنظر رکھا تھا تو باطل ہو جائیگا اس لئے کہ عبادت وجوب اور عدم وجوب کے بیچ بیچ ہو تو احتیاط کی نظر سے وہ واجب ہی ٹھیرے گی کیونکہ عبادت کی بنا کثرت پر ہے۔ یعنی عبادتیں بہت سی ہونی چاہیئے کیونکہ ہم اس کے لئے پیدا ہوئے ہیں برخلاف عقوبات کے وہ ٹال دئے جانا چاہیئے وہ عقوبت ساقط ہی ہو جائیگی کیونکہ عقوبات کی بنا دفع اور عفو پر ہے پس اس نظر سے ہم نے یہاں سبب میں تداخل مان لیا ہے تاکہ ثابت ہو جائے اور ضائع نہ جائے اور نیز اس لئے کہ واقعی بات یہ ہے کہ مجلس کا اثر سبب اسباب میں ہو نہ احکام میں جیسے کہ بیع وغیرہ میں ہوا کرتا ہے اور یہاں جو تداخل کو مانا گیا ہے اس کو مجلس کی قید لگی ہوئی ہے پس مناسب یہ ہے کہ یہ تداخل صرف سبب میں مانا جائے اور اس فرق و امتیاز کا فائدہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کسی نے زنا کیا اور اس کو حد ماری گئی پھر اس نے زنا کیا تو دوبارہ بھی اس کو حد ماری جائے گی خواہ مجلس بدلے یا نہ بدلے کیونکہ یہ تداخل فی الحکم ہے اور اگر سجدے کی آیت پڑھے اور سجدہ کیا پھر دوبارہ پڑھے تو دوبارہ سجدہ کرنا لازم نہ ہوگا۔

ف عبادات کی بناء کثرت پر ہے اور عقوبات کی بناء دفع پر

اگر مجلس بدلگئی نہ ہو یا دوسری آیت پڑھی نہ ہو کیونکہ یہ تداخل فی السبب ہے
ہاں اگر دوسری آیت پڑھے تو تداخل نہیں ہے کیونکہ جنس سبب کے
ایک ہونے کی صورت میں تداخل ہوتا ہے نہ اُس کے مختلف ہونے کی
صورت میں اور ہر ایک آیت ایک جداگانہ جنس کی سی ہے اور نیز یہاں
وہ ضرورت بھی نہیں جس کا ذکر بیشتر ہوا پس اگر قرآن میں سے سجدے کی سب
آیتیں ایک مجلس میں پڑھ لے تو چودہ سجدے لازم ہوں گے یہی حکم ہے
جب مجلس بدل جائے اور آیت ایک ہو تو ہر ایک مجلس کی تلاوت کی صورت
میں ایک ایک سجدہ لازم ہوگا اسلئے کہ تداخل فی السبب وہیں صحیح ہوگا جہاں
ایک ایسا جامع امر ہو جو کئی سببوں کو جمع کر کے ایک سبب کا سا بنا دے اور
ایسا سبب صرف مجلس ہے۔ کیونکہ مجلس ایک ہونیکی وجہ سے ایجاب وقبول
باوجود فاصلہ حقیقی کے متصل سمجھے جاتے ہیں پھر جب مجلس ہی مختلف ہوجائے
تو حکم اپنی اصل کیطرف لوٹے گا یعنی یہ ضرور ہوگا کہ سبب کے مکرر ہونے
سے حکم بھی مکرر واقع ہو یعنی سجدۂ تلاوت مکرر ہونا چاہیئے گو ایک ہی آیت
مختلف مجلسوں میں پڑھی جاوے - یہ بھی معلوم رہے کہ اختلاف مجلس اور
اتحاد مجلس دونوں یا حقیقی یا حکمی۔ اختلاف حقیقی مثلاً یہ کہ صحرا سے مقام میں پہلے
جگہ سے تین قدم یا اس سے زیادہ آگے یا پیچھے یا اور اطراف میں نکل جائے
اور اختلاف حکمی مثلاً یہ کہ پہلے کام کو چھوڑ کر دوسرا کام کرے مثلاً تین نوالے
کھالے یا تین گھونٹ پانی پی لیوے یا تین کلمے کہہ لے بغیر اس کے اُس جگہ
سے اُٹھے اب رہا اتحاد حقیقی سو وہ تو ظاہر ہے اور اتحاد حکمی وہ ہے جو اس
چیز کے اجزا میں ہو جسکو عرف میں ایک مکان کہا جاتا ہے جیسے مسجد اور
گھر اور دوکان اور جیسے صحرا کے سے مقام میں تین قدم سے کمتر چل نکلنا

جب یہ معلوم ہو چکا تو اگر سجدے کی آیت کی تکرار کی صورت میں حقیقی یا حکمی اتحاد مجلس پایا جاوے تو تداخل سبب بھی پایا جائے گا پس ایک سجدہ کافی ہوگا ورنہ نہیں۔ اسی بنا پر فقہا نے کہا ہے کہ اگر ایک دو قدم چلے یا نوالہ دو نوالے کھالیوے یا گھونٹ دو گھونٹ پانی پی لیوے یا گھر اور مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلا آوے یا سلام کا جواب دے یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہے پھر دوبارہ اگلی آیت سجدہ پڑھے تو ایک سجدہ کافی ہوگا۔ برخلاف کپڑے کو درست و استوار کرنے اور خرمن کو بی اور باقی پھیرنے اور ایک شاخ کے پاس سے دوسری شاخ کے پاس جانے کے۔ یہی حکم ہے اگر کئی کلمے کہے یا کئی گھونٹ پانی پی جاوے یا نکاح اور بیع کا عقد کرے یا ایسا ہی کچھ کام کرے تو ایک سجدہ کافی نہ ہوگا کیونکہ کھانے کی مجلس جدا ہے اور تلاوت کی مجلس جدا ہے بدستور مجلس بیع وغیرہ بھی گو جگہ ایک ہی ہو اگر پہلی تلاوت کے بعد دیر تک بیٹھا رہے اور کوئی کام نہ کرے پھر اسی آیت کو دوبارہ پڑھے تو سجدہ کا وجوب مکرر نہ ہوگا اگر سوار چلتے ہوئے سجدہ کی ایک آیت کو مکرر پڑھے تو مکرر سجدہ واجب ہو جائے گا بشرطیکہ نماز میں نہ ہو کیونکہ سواری کی چال سوار کے طرف منسوب ہوتی ہے تا آنکہ سواری کے جانور کی تلف کی ہوئی چیز کا ضمان سوار پر لازم آتا ہے پس سواری کی جگہ سوار کی جگہ سمجھی جائے گی نہ صرف جانور کی پیٹھ۔ اگر سوار نماز میں سجدے کی ایک آیت مکرر پڑھے تو مکرر سجدہ واجب نہ ہوگا اسلئے کہ نماز کی حرمت سب مقاموں کو ایک مقام کا سا بنا دیتی ہے ورنہ اسکی نماز کیونکہ صحیح ہو سکے گی اس لئے کہ جگہ بدلنا نماز کی صحت کا مانع ہوتا ہے

اور اس بیان سے سمجھا جاتا ہے کہ ایک رکعت میں سجدہ کی ایک آیت کو مکرر پڑھنا یا اس سے زیادہ میں اسکو مکرر پڑھنا دونوں باتیں برابر ہیں یہی قول امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا ہے اور یہی صحیح تر ہے مگر امام محمد رض کو اس میں خلاف ہے اُن کے پاس یہ ہے کہ سجدے کی ایک آیت کو دو رکعتوں میں مکرر پڑھنے سے سجدہ بھی مکرر واجب ہوتا ہے اس لئے کہ یہاں تداخل کو ماننا دو رکعتوں میں سے کسی رکعت کو قرأت سے خالی ماننا ہے پس وہ رکعت جو قرأت سے خالی مانی گئی ہے فاسد ہوگی ہم کہتے ہیں کہ ایک حکم کے لئے کسی امر کے اتحاد کو ماننے سے دوسرے حکم کے لئے اُس امر کے تعدد کو ماننا باطل نہیں ہوجاتا پس نماز کے جائز ہونے کے باب میں قرأت کا تعدد باقی رہے گا مگر امام محمد رح کی توجیہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اُن کو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کیساتھ اس صورت میں خلاف ہے جبکہ نمازی نے فرض قرأت کی مقدار میں سجدے کی ایک آیت کو مکرر پڑھا ہو پس اگر فرض قرأت کی مقدار کے بعد اُس آیت کو مکرر پڑھے تو چاہیئے کہ ایک ہی سجدہ کافی ہو کیونکہ یہاں تداخل کا مانع مقتضی کے وجود کے ساتھ جاتا رہا اور کشتی گھر کے مانند ہے کیونکہ کشتی کا چلنا سوار کیطرف منسوب نہیں ہوسکتا برخلاف جانور کی سواری کے اگر سامع کی مجلس بدل جائے اور تلاوت کرنیوالے کی مجلس نہ بدلے (مثلاً کسی نے ایک جگہ بیٹھے ہوئے سجدۂ تلاوت کی آیت کئی بار پڑھی اور سننے والے نے اسکو پہلے ایک دفعہ سنا اور وہاں سے چلا گیا پھر لوٹ آیا اور وہی آیت سنی تو بالاجماع سننے والے پر سجدہ مکرر واجب ہوگا اور اگر تلاوت کرنے والے کی مجلس بدل جائے

نہ سا مع کی تو بعضوں کے پاس سامع پر بھی مکرر سجدہ واجب ہو گا کیونکہ سامع کے حق میں سجدہ واجب ہونے کا سبب تلاوت ہی ہے بشرطیکہ وہ سجدہ کی آیت اس سے اور بعضوں کے پاس سامع پر مکرر سجدہ واجب نہ ہو گا کیونکہ سجدہ اُس پر واجب ہونے کا سبب اُس کا اس آیت کو سننا ہے۔ کافی میں پہلی بات کو اور ہدایہ اور فتاوی قاضی خاں میں دوسری بات کو صحیح ٹھیرایا ہے ہنا بیع میں ہے کہ فتوی اسی پر ہے فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

معلوم رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جب لیا جاوے تو آپ پر درود پڑھنے کا حکم اس مذہب کے نظر کرتے کہ آپ پر درود پڑھنا واجب ہے سجدہ تلاوت کے حکم کا سا ہے کہ ایک مجلس میں کئی بار نام پاک لیا جاوے تو درود پڑھنا مکرر واجب نہ ہو گا اس کی وجہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کے باب میں پیشتر ہم نے ذکر کی ہے کہ اس سے ہرج لازم آتا ہے اس لیئے کہ آپ کا نام بار بار لینا آپ کی سنت کو جس سے شریعت کی استواری ہے محفوظ رکھنے کیلئے واجب ہے پس اگر ہر دفعہ درود واجب ہوجاوے تو اس سے ہرج پیدا ہو گا ہاں اُس صورت میں بار بار درود پڑھنا مستحب ہے مگر سجدہ تلاوت کا یہ حکم نہیں ہے اور فرق یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر درود پڑھنا خود مستقل ایک نیکی ہے جس سے قربت الٰہی حاصل کیجاتی ہے گو آپ کا نام مجلس میں نہ لیا جاوے برخلاف سجدۂ تلاوت کے صرف اس سجدے سے قربت حاصل نہیں کیجا سکتی جب تک آیت نہ پڑھی جاوے اگر کسی نے خارج نماز سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر اوس نے مجلس نہ بدل کر نماز شروع کر دی اور وہی سجدے کی آیت

اس نماز میں پڑھی اور سجدہ کیا تو یہ ایک سجدہ دونوں وقت کی تلاوت کیلئے کافی ہوگا اور اگر پہلے تلاوت کیساتھ جو خارج نماز تھی تلاوت کا سجدہ کیا ہوا اور پھر وہی آیت تلاوت کرکے سجدہ نہ کرے تو پہلا سجدہ دونوں وقت کی تلاوت کے لئے کافی نہ ہوگا یہ مسئلہ تداخل کی جزئیات میں داخل ہے اس لئے کہ یہاں بھی مجلس ایک ہی ہے کیونکہ نماز کیوجہ سے مجلس دوسری نہیں ہوگئی اس لئے کہ صرف نماز کو شروع کرنا عمل قلیل ہے مگر اس مسئلہ کو بالخصوص بیان کرنا اسوجہ سے ہے کہ اس صورت میں استتباع نہیں یعنی پہلا سجدہ دوسرے سجدے کو اپنا تابع نہیں کرسکتا ہے یعنی پہلی تلاوت سجدہ دوسری تلاوت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ پہلا سجدہ بہ نسبت دوسرے سجدے کے ضعیف ہے اور دوسرا سجدہ قوی ہے کیونکہ یہ سجدہ نماز میں واقع ہوتا ہے اور ضعیف قوی کو اپنا تابع کرلینا یعنی قوی کو ضعیف میں داخل کردینا اصول کو توڑ ڈالنا ہے غرض کہ اسی لحاظ سے اس مسئلہ کو خاص کرکے ذکر کیا ہے اگر دونوں تلاوتوں کے بعد اس نے سجدہ نہیں کیا بلکہ نماز سے خارج بھی ہوگیا تو دونوں سجدے ذمہ سے ساقط ہوجائیں گے کیونکہ اول تبلا دیا گیا ہے کہ نماز میں سجدے کی آیت پڑھکر نماز ہی میں سجدۂ تلاوت نہ کرے تو سجدہ ہی ساقط ہوجاتا ہے اور پہلی تلاوت کا سجدہ استتباع کے طور پر دوسرے سجدے میں داخل تھا۔ پس جب دوسرا سجدہ ہی ساقط ہوگیا تو پہلا سجدہ بھی جو اس میں داخل تھا ساقط ہوجائے گا اور یہاں عکس نہیں کیا گیا یعنی دوسرا سجدہ پہلے سجدے میں داخل ہونے کا حکم نہیں لگایا گیا کیونکہ ابھی اس کی وجہ بیان ہوئی ہے یہی جواب جامع کبیر اور اکثر کتابوں میں موجود ہے ابوسلیمان کے نوادر میں ہے کہ پہلا سجدہ

ساقط نہ ہوگا جب تک خارج نماز سجدہ نہ کرے پس جب تلاوت کے وقت
یہ سجدہ نہ کرے تو نماز کے بعد سجدہ کرنا لازم ہوگا خواہ اُس نے
دوسرے وقت کی تلاوت کا سجدہ کیا ہو یا نہیں مگر صحیح وہ ہے جو اکثر
کتابوں میں ہے اگر سجدے کی آیت پہلے نماز میں پڑھی اور سجدہ
کیا پھر اُس آیت کو سلام کے بعد پڑھے تو بعضوں کا قول ہے کہ دوبارہ
سجدہ کرے پہلا سجدہ کافی نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر اُس نے
نماز سے سلام پھیر کر وہ آیت پڑھی اور اُس کے درمیان بات نہ کی تو پہلا سجدہ
کافی ہوگا کیونکہ نماز کا سلام تھوڑا سا کام ہے جیسے نماز کو شروع کرنا اگر اُس نے
سلام پھیرنے کے بعد بات کی ہو اور پھر سجدے کی وہی آیت پڑھی جو
نماز کے اندر تلاوت کی تھی تو تلاوت کا سجدہ جو اُس نے نماز میں کیا تھا کافی
نہ ہوگا کیونکہ کلام سلام کیساتھ ملکر عمل کثیر ہو جاتا ہے اور اُس کا کلام
دو سلاموں کے ساتھ مل کر تین دفعہ سلام کرنے کے برابر ہوگا پھر یہ مجلس
کا حکمی تبدل ہے اگر سجدے کی آیت نماز میں پڑھکر سجدہ نہ کرے
یہانتک کہ سلام پھیر دیا اور پھر دوبارہ وہی آیت پڑھی اور ایک سجدہ کیا
تو پہلی تلاوت کا سجدہ اُس سے ساقط ہو جائے گا چنانچہ فتاوی قاضی خاں میں
ایسا ہی ہے اگر اُس نے سجدے کی آیت پڑھی پھر اُسی مکان میں
کسی اور سے وہی آیت سنی اور پھر دوسرے اور تیسرے سے غرضکہ
بہتوں سے وہی آیت پڑھتے ہوئے سنے تو اُس کو ایک ہی
سجدہ کافی ہوگا۔ خواہ وہ نماز میں ہو یا نماز کے باہر
یہی ظاہر روایت کا حکم ہے اور نوادر کی روایت کے
موافق سجدے اُس پر مکرر واجب ہوں گے۔ مگر

اس صورت میں کہ نماز میں سجدے کی آیت کو پڑھنا اور اس آیت کو غیر سے سننا ایک ہی وقت ہوا ہو چنانچہ خانیہ میں ایسا ہی ہے۔ اگر مسبوق نے امام کیساتھ سجدۂ تلاوت کیا اور پھر باقی نماز ادا کرتے ہوئے وہی آیت پڑھے تو دوبارہ سجدہ نہ کرے یہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا مقتضی ہے اور امام محمدؒ کا قول اس کے برخلاف ہے اگر مسبوق نے امام کیساتھ سجدۂ تلاوت نہ کیا اور نماز ادا کرتے ہوئے سجدے کی آیت پڑھی تو بالاتفاق اس کو سجدۂ تلاوت کرنا ہوگا۔

معلوم رہے کہ نماز کے رکوع میں سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے اگر اس نے اس رکوع میں سجدۂ تلاوت بھی ادا کردینے کی نیت کی ہو اور نماز کے سجدے میں بھی مطلقا ادا ہوجاتا ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ یہاں بھی نیت شرط ہے مگر ان سب باتوں میں شرط یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کا متصل ہونا جاتا نہ رہے بلکہ یوں ہو کہ بمجرد آیت سجدے کی تلاوت کے رکوع اور سجدہ کرلے یا اور ایک یا دو آیت پڑھنے کے بعد اگر سجدے کی آیت کے بعد چار آیتیں پڑھیں تو فوریت یعنی متصل ہونا رکوع اور سجدے کا جاتا رہا اس میں کسی کو خلاف نہیں اگر تین ہی آیتیں پڑھی ہوں تو بھی بعضوں کے قول سے یہی حکم ہے اسی طرف شیخ الاسلام خواہرزادہ مائل ہوئے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یوں نہیں اور اسی طرف شمس الائمہ حلوانی کا میلان ہوا ہے اور روایت کے نظر کرتے یہی قول صحیح تر ہے کیونکہ امام محمدؒ نے اسکو کتاب الصلوٰۃ میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ میں نے پوچھا کہ آدمی نماز میں سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدے کی آیت سورۃ کے اخیر میں ہے اور کچھ

آیتیں اس سورے میں باقی رہ گئی ہیں فرمایا اوس کو اختیار ہے چاہیے
رکوع ہی میں اس سجدے کو ملاے یا سجدہ ہی کرے میں نے کہا اگر وہ یہ چاہے
کہ سجدے کو رکوع میں ملاے تو کیا وہ سورے کو ختم کرکے رکوع کرسکتا ہے
فرمایا ہاں میں نے پوچھا اگر سجدے کی آیت ختم کرکے وہ سجدہ ہی کرنا چاہے
اور سجدہ کرے پھر اُٹھ کر سجدے کی آیت کے بعد جو اس سورے میں دو تین
آیتیں رہگئے ہیں پڑھے اور سورے کو ختم کرکے رکوع کرے تو یہ ہوسکتا ہے
فرمایا ہاں اگر وہ چاہے۔ اور اگر چاہے تو دوسرے سورہ کو ملا سکتا ہے انتہی۔
غرض کہ اسمیں تصریح ہے کہ سجدے کی آیت کے بعد دو تین آیتیں پڑھنا
سجدے کے متصل ہونے کو باطل نہیں کرتا ہے اور پڑھنے والے کو اختیار ہے
کہ سورے کو تمام کرے اور سجدے کو نماز کے رکوع میں یا نماز کے سجدے
میں داخل کرے یا بمجرد آیت سجدہ پڑھنے کے سجدہ کرکے اور پھر اُٹھ کر
سورے کو پورا کرلے لیکن یہی بہتر بات ہے کیونکہ اسمیں جدا گانہ
ادا کیا جاتا ہے پھر جب مستقل سجدہ کرے تو سجدے سے اُٹھکر جھٹ سے
رکوع کرنا اور اس سجدے کے بعد ایک دو آیت قیام میں نہ پڑھنا
مکروہ ہے خواہ وہ آیت سورے کے بیچ میں ہو یا اخیر میں یا یہ کہ
اس آیت کے بعد سورے کے ختم ہونے کو ایک دو تین آیتیں
رہ گئی ہوں اور یہ اسلئے مکروہ ہے کہ اس صورت میں سجدے پر رکوع
کی بنا لازم آتی ہے اس لئے چاہیے کہ سجدہ تلاوت سے اُٹھنے
کے بعد ایک دو آیت پڑھکر رکوع کرے پس اگر سجدے کی آیت ہی پہ
سورہ ختم ہوا ہو تو سجدے کے بعد دوسری سورت کے کچھ آیتیں پڑھے
اور اگر سجدے کی تلاوت کے بعد اُس سورے میں سے دو تین آیتیں

باقی رہ گئی ہوں جیسے سورۂ بنی اسرائیل ہے یا سورۂ انشقاق تو بھی چاہیئے کہ دوسرا سورہ اُن آیتوں کے ساتھ ملا لیا جاوے اور اگر نہ ملایا جائے تو مکروہ بھی نہیں مگر بدائع میں دوسرے سورے کو ملا لینے کی علت ایسی بیان کی ہے جس سے سمجھا جاتا ہے کہ دوسرے سورے کا ملا لینا صرف اُسی صورت میں ہے کہ بعد سجدے کی آیت کے دو آیتیں رہ گئی ہوں کیونکہ اُس نے یہ کہا ہے کہ سجدے کی آیت کے بعد اُس سورے میں تین آیتوں سے کمتر باقی رہ گیا ہے اس لئے اولیٰ یہ ہے کہ تین آیتیں پڑھے تا رکوع کی بنا سجدے پر لازم نہ آوے۔

معلوم رہے کہ رکوع میں سجدۂ تلاوت کو ادا کرنا اُن مسائل میں سے ہے جن میں قیاس کو استحسان پر مقدم کیا گیا ہے جیسے علم اصول میں بیان کیا گیا ہے شیخ کمال الدین بن الہمام نے فرمایا ہے اگر اعتراض کرو کہ سجدۂ تلاوت کو رکوع میں ادا کرنا قیاس کا مقتضی ہے اور استحسان یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جاوے اور قیاس استحسان پر مقدم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فقہا کے پاس استحسان سے وہ مخفی امور مراد ہوتے ہیں جن کے ساتھ شرعی امر وابستہ ہوتا ہے اور قیاس سے وہ امر مراد ہے جو ظاہر اور متبادر ہو یعنی جھٹ سے ذہن میں آوے پس یہاں سے ظاہر ہے کہ استحسان اس قیاس کا مقابل امر نہیں ہے جس کی تعریف اصول فقہ میں کی گئی ہے بلکہ یہاں استحسان قیاس سے عام ہے کیونکہ استحسان کبھی نص کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی ضرورت کیوجہ سے اور کبھی قیاس کیساتھ ہوتا ہے جبکہ دوسرا کوئی ایسا قیاس ہو جو جھٹ سے ذہن میں آتا ہو اور استحسان والا قیاس مخفی ہو مگر وہی صحیح ہو تو قیاس خفی بہ نسبت اس دوسرے قیاس کے جو واضح ہے استحسان کہلاویگا پس اس سے ثابت ہو گیا کہ بعض صورتوں میں

قیاس صحیح استحسان کہلاتا ہے اور اس کے مقابل قیاس کا نام قیاس باعتبار النسبہ ہوگا اور چونکہ یہ مقابل قیاس استحسان کے نظر کرتے ظاہر تر ہوتا ہے اس لئے محمدؒ بن سلمہ کو ظن ہوا ہے کہ نماز میں کا سجدہ سجدۂ تلاوت کے قایم مقام ہو جاتا ہے کیونکہ ایک سجدے کا دوسرے سجدے سے ساقط ہونا ظاہر تر بات ہے پس یہی امر قیاس کہلائے گا مگر استحسان میں یہ جائز نہیں ہو سکتا کیونکہ سجدہ اپنی جگہ آپ قائم ہے پس وہ غیر کے قایم مقام نہیں ہو سکتا جیسے رمضان کے کسی دن کا روزہ کہ وہ خود اپنی ذات اور نیز دوسرے دن کے قضا کے قایم مقام نہیں ہو سکتا پس یہ صحیح ہے کہ قیاس جو ایک ظاہر امر ہے یہاں استحسان پر مقدم ہے برخلاف اس کے کہ رکوع سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہوا اس بات کو قیاس رد کر دیتا ہے کیونکہ یہی ظاہر تر امر ہے مگر استحسان میں یہ جائز ہے اور یہ استحسان خفی ہے. پس اس صورت میں یہ مسئلہ استحسان کی تقدیم میں محسوب ہوگا نہ قیاس کی تقدیم میں لیکن اکثر علما کا قول ہے کہ رکوع سجدۂ تلاوت کے قائم مقام ہے چنانچہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب میں اسیطرح ذکر کیا ہے کہا ہے کہ میں نے پوچھا اگر چاہے کہ رکوع میں سجدے کو ملاوے تو کیا یہ اس کو کافی ہوگا فرمایا قیاس تو یہ ہے کہ اس باب میں رکوع اور سجدہ دونوں برابر ہیں کیونکہ یہ دونوں نماز کے ارکان ہیں لیکن استحسان یہ ہے کہ سجدہ کرنا چاہیئے۔ مگر ہم قیاس کو لیتے ہیں یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ہے قیاس کی وجہ یہ ہے جیسے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سجدے اور رکوع دونوں میں تعظیم کی حقیقت ایک ہی ہے پس اس بات میں کہ

دونوں سے تعظیم حاصل ہوتی ہے ان دونوں کی ایک ہی جنس ٹھیری اور خدا کی تعظیم سجدے سے کرنیکی ضرورت یا تو اُن لوگوں کی اقتدا ہے جنھوں نے اس طرح خدا کی تعظیم کی تھی یا اُن لوگوں کا خلاف ہے جنھوں نے سجدے سے تکبر کیا تھا پس ظاہر یہی ہے کہ رکوع میں سجدے کو ملا لینا جائز ہے اور استحسان کی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص انداز کی تعظیم واجب ہے جو سجدہ کہلاتی ہے اُس کی دلیل یہ ہے کہ اگر سجدے کی آیت پڑھتے ہی سجدہ نہ کرے تا آنکہ اُس آیت کے بعد قرأت لمبی ہو گئی پھر اُس نے رکوع میں نیت کی ہے کہ یہ رکوع سجدے کا بھی عوض ہو جائے تو یہ جائز نہ ہو گا مگر فقہا نے قیاس کو لیا ہے اِس لئے کہ اُس کی دلیل قوی ہے کیونکہ ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے آیا ہے کہ اس بات کو اُنھوں نے جائز رکھا ہے کہ نماز میں سجدہ تلاوت کو رکوع میں ملالیں اور دوسرے اصحاب سے ان دونوں صحابیوں کے برخلاف کوئی بات نہیں آئی ہے اس لئے قیاس مقدم رکھا گیا کیونکہ نہ تو قیاس خفی کو اُس کے خفی ہونے کی وجہ سے کوئی ترجیح ہو سکتی ہے اور نہ قیاس ظاہر کو اُس کے ظاہر ہونے کی وجہ سے بلکہ ترجیح کے باب میں اور باتوں کی طرف جو قیاس سے مقترن و وابستہ ہیں رجوع کیا جاتا ہے پس اگر قیاس خفی کو قوت حاصل ہو تو اسی کو لیتے ہیں یا ظاہر کو قوت حاصل ہو تو اُس کو اختیار کرتے ہیں ہاں بات اتنی ہے کہ جہانتک دیکھا گیا یہ ثابت ہوا ہے کہ قیاس متبادر کو اُس کے معارض قیاس خفی کے نظر کرتے قوت کم ہی حاصل ہوتی ہے اِس لئے فقہا نے قیاس کو استحسان پر مقدم کرنے کے مقامات کا حصر کر دیا ہے کہ دس سے زیادہ اور بیس سے کم ہیں جو اصول فقہ سے

معلوم ہوتے ہیں تمام ہوا شیخ کمال الدین کا کلام اور یہی تحقیق بات ہے ہاں
اُن کا یہ قول کہ اکثر مشائخ اس بات پر ہیں کہ رکوع ہی سجدے کے قایم مقام ہے
یعنی یہ حصر مناسب طور پر نہیں ہے کیونکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اکثروں کے
پاس نماز کا سجدہ سجدۂ تلاوت کے قایم مقام نہیں ہوسکتا حالانکہ بات ایسی نہیں ہے
جیسے سب کو معلوم ہے۔

امام کے حق میں مکروہ ہے کہ سریہ نمازمیں (جس میں قرأت آہستہ
ہوتی ہے) سجدے کی آیت پڑھے یہی حکم ہے جمعہ اور عید کی سی نمازوں
میں سجدے کی آیت پڑھنے کا کیونکہ اگر امام نے سجدے کی آیت ان نمازوں
میں پڑھ کر سجدہ نہ کیا تو ایک واجب کو چھوڑ دیا اور اگر سجدہ کرے تو مقتدیوں
کو شبہہ ہوگا ہاں اگر سجدہ سورے کے اخیر میں ہو یا سورے کے اخیر سے قریب
ہو تو رکوع میں یا نماز کے سجدے میں وہ سجدہ ادا ہو جا سکتا ہے جیسے
پیشتر گذرا۔

مکروہ ہے کہ نماز وغیرہ میں کوئی سورہ پڑھے اور اُسمیں سے سجدے
کی آیت کو چھوڑ دے کیونکہ یہ سجدے سے بھاگنے یا اس سے تنگ
کرنے کے شبیہ ہے اور یہ دونوں باتیں ایمانداروں کے اخلاق میں سے
نہیں ہیں۔

مگر اس کا عکس مکروہ نہیں ہے یعنی کسی سورت میں سے صرف سجدے کی
آیت پڑھ لیں اور باقی آیتیں چھوڑ دینا مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ سجدے کی
طرف پیشدستی کرنی اور اس امر میں جلدی کرنی ہے اور آیتوں میں سے
ایک آیت کو پڑھ لینا ایسا ہے جیسے سوروں میں سے ایک سورہ کو پڑھ لینا
اور چونکہ یہ جائز ہے تو وہ بھی جائز ہوگا۔

کہتے ہیں جس نے ایک مجلس میں سجدے کی سب پڑھ لیں اور ہر ایک
آیت کیلئے ایک ایک سجدہ کیا تو اللہ اس کو اس بات سے جس نے اُسے
فکر مند و رنجور کیا ہے بچالیگا۔ مستحب ہے کہ سجدے کے ساتھ اُسی سورے
کی کچھ آیتیں پڑھے فتاوی قاضی خاں میں ہے کہ اگر سجدے کی آیت کیساتھ
ایک دو آیتیں پڑھے تو نہایت اچھی بات ہے ذخیرہ میں بھی ایسا ہی ہے
کیونکہ اس سے یہ وہم کہ قاری نے سجدے کی آیت کو دوسری آیت
پر فضیلت دی ہے دفع ہو جاتا ہے کیونکہ سب طرح کی آیتیں اس لحاظ سے
کہ اللہ کا کلام ہیں ایک رتبہ کی ہیں گو کسی آیت کو اس سبب کے کہ وہ صفات
حق تعالی پر مشتمل ہے زیادہ فضیلت ہو اُس مضمون کے لحاظ سے جو اُس آیت
میں مذکور ہے۔ خلاصہ یہ کہ خدا کے ایک کلام کو دوسرے کلام پر فضیلت دینی
بغیر اس کے کہ خدا کے طرف سے اُس کا اذن اور علم آیا ہو مکروہ ہے اُس کے
برخلاف اُن آیتوں کے جنکی فضیلت زیادہ ہونے کی آگاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے ہو جائے کیونکہ آگاہی خدا سبحانہ کے اذن
سے ہوئی ہے۔ اور کسی سورے میں سے صرف سجدے کی آیت کو چھوڑنے
کی وجہ سے کراہت۔ بدائع میں اسیطرح بیان ہے کہ اس میں قرآن کی
بندش و ترتیب کا توڑنا اور مناسب جوڑ کو بدل دینا ہے۔ کیونکہ قرآن کی عبارت
اور اسکی بندش اور جوڑ کی پابندی ماموربہ ہے یعنی واجب اللہ نے فرمایا ہے
اور جب ہم قرآن پڑھ لیں تو اُس کے قرآن یعنی اُسکی جوڑ اور بندش کی
پیروی یعنی پابندی بھی کریں لیں اس جوڑ کو بدل دینا مکروہ ہوگا ابن الہمام فرماتے ہیں
کہ یہ وجہ اس بات کی بھی مقتضی ہے کہ سجدے کی سب آیتیں ایک مجلس میں پڑھنا
بھی مکروہ ہو مگر اس میں تامل ہے اس لئے کہ جوڑ اور ترتیب کو ساقط کرنا مقصود نہیں

ہوگا کہ بعض الفاظ کو یا سورے میں سے بعض آیات کو ساقط کردے یعنی نہ پڑھے
کسی آیت یا سورے میں سے اُس کے بعض الفاظ کا ذکر کرنا بھی قرآن کی بندش
اور ترتیب کو ساقط کرنا کہلائے گا چنانچہ پیشتر یہ گزر چکا ہے کہ آیتوں میں سے
ایک آیت کو پڑھنا ایسا ہے جیسے سوروں میں سے ایک سورے کو پڑھنا
پس جیسے قرآن میں سے متفرق سورتوں کے پڑھنے سے اُس کی جوڑ اور
ترتیب کی تبدیل نہیں لازم آتی اسیطرح ہر ایک سورے میں کچھ کچھ آیتیں
پڑھ لینے سے اُس سورے کی بندش اور ترتیب کی تبدیل نہیں لازم
آتی ہاں بدائع کی توجہ اس بات کی مقتضی ہے اگر سجدے کی آیت
کو جو سورے کے آخر میں ہے چھوڑ دے تو یہ مکروہ نہ ہوگا اور اس میں یا
جو کچھ خلل ہے سورے ہے اور نیز سجدے کی آیت کیساتھ اور کچھ آیتیں پڑھنا
مستحب ہونیکی وجہ بدائع میں یہ بیان کی ہے کہ اُس سے آیت کا مقصودی معنی
اچھی طرح سمجھ لیا جاتا ہے اور بھی ثابت ہوتا ہے کہ سجدۂ تلاوت کا واجب ہونا
قرآن خوانی کے حق کی وجہ ہے نہ کہ سجدہ خدا کی طرف سے واجب کردیا
جانے کے حق کی وجہ سے کیونکہ صرف سجدے کیلئے سجدے کی آیت
کو پڑھنا مستحب نہیں ہے پس چاہیئے کہ سجدے کی آیت کے ساتھ کچھ اور آیتیں
پڑھ لے تا یہ ثابت ہو کہ مقصود تلاوت ہے نہ دل کا قصد تلاوت قرآن کی طرف
ہے نہ سجدے کے واجب کئے جانیکی طرف۔

غلطنامہ ہدایۃ الترتیل لتلاوۃ التنزیل جلد اول

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
گیارہ سو	ایک سو گیارہ	۲	۱	الترتیل	التنزیل	۲۶	۵
کاامات	کلمات	۴	۱۲	الجدیث	الحدیث	۲۷	۱
×	پڑھکر	۹	۴	قضی	قُضِی	″	۱۸
تمباکو	تنباکو	۱۱	۵	تبلیس	تلبیس	۲۹	۱۱
زعہ	درجہ	″	۱۷	متار	منار	۳۱	۸
ڑانے	پرانے	۱۲	۱۲	تجویز	تجوید	″	″
سبب	مذہب	۱۴	۱	×	پر	۳۱	۱۷
جیسی	جی	″	۱۴	خوسی	خوشی	۴۰	۱۰
دل	گل	۱۵	۱۲	تصداا ء	تصدأ	۴۹	۱۲
عنک	عینک	۲۰	۱	بهافی	بماقی	۵۶	۱۹
القمد	القیمۃ	۲۱	۱۴	قادہ	تادہ	۶۴	۲۰
نتنزل	تتنزل	۲۲	۸	عوذ	اعوذ	۶۷	۲۱
راجن	رہتا	۲۳	۵	وقعتٌ	وقعتَ	۷۱	۱۲
بحروف	بحرف	″	″	لبنے	لگنے	۷۵	۱۷
تناکو	تنباکو	۲۴	۱	حداج	خداج	۹۰	۱۰
راجنا۔رہنا	رہتنا۔رہتا	″	۵	لہ	لو	۹۲	۱۰

غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر
وزن برابر	وزن پر	۱۰۴	۹	×	ذکر	۱۹۹	۹
علیما	علیہا	۱۰۸	۱۵	حیک	صبک	۲۰۰	۱۶
دِینہ	دَینہ	۱۰۹	۹	جبہ	چار	۲۳۹	۱۷
دُو	دَا	۱۱۱	۲۰	صاحد	مساجدا	۲۵۴	۲۰
دوام	داوم	۱۲۱	۱۰	البہا	الیہما	۲۶۰	۹
رت	رات	۱۲۲	۱۱	میرے	برے	۲۸۴	۴
طلغت	طلعت	۱۳۳	۸	×	حاص	۲۸۹	۶
تویہ	لربہ	۱۴۱	۹	انا	اناب	۳۱۷	۲۰
یمی عم تیساءلون	وعم یتساءلون	۱۴۵	۱۵	اراده	اعاده	۳۳۰	۱۶
من	امن	۱۵۱	۲۱	لوجہ	توجیہ	۴۱۲	۸
عود	عوذ	۱۵۵	۴				
عرس	عرق	۱۵۷	۶				
ادمت	اُدیت	۱۶۲	۱۸				
بین	تین	۱۶۹	۹				
ثلت	قلت	۱۸۰	۱۱				
جبیر	خیر	۱۸۸	۷				
خبیر الاجود	خیر الاسود	۱۹۰	۱۴				
جولی	جوکوئی	۱۹۲	۱۷				